بہشتی عورت یا کنواری لڑکی یا بڈھے مرد اور کالے اور بدصورت رہے ہونگے اور گورے
بدن پر سبز رنگ نہایت نفیس بیتاسی اور زیور سونے اور چاندی کے اوسے پہنین گی اور عورتین
اپنے مردونکی ساتھہ اور مرد اپنی عورتونکے ساتھہ خوشیان کرینگی اور اگر لڑکی کنواری
مری ہوگی اور بہشت مین جاویگی تو اللہ تعالی اوسکا بھی کسی بہشتی مرد سے نکاح کردیگا
اسی طرح بہشتی عورت کے مرد کو حورین بھی ملینگی اور مردونکے واسطے سوائے اپنی عورتون کے
اور بھی عورتین ستہری ستھری کشادہ چشم نیچی نگاہ والی اپنے مردونکی عاشق اور اونکو
کبھی کسی جن نے چھوا نہ کسی آدمی نے جیسا کہ لعل اور موتی ہوتا ہی اس نزاکت کے ساتھہ
اللہ تعالی نے اونکو وہان خیمون مین نگاہ رکھا ہی اور میوے بہشت کے ایسے ہین کہ کھانیوالا
اگر لیٹا یا بیٹھا یا کھڑا ہووے اور چاہے کہ ہم میوہ کھاوین میوے کا درخت سر جھکاوے
وہ درخت سے کھا لیوے اور خدمتگار بہشتیون کے لڑکے ہونگے سونیکے بالے کانونمین پہنے
ہوئے اور اگر تو اونکو دیکھے تو کہے کہ یہ موتی ہین صاف کیئے ہوئے گویا کہ اسی وقت
سیپ سے نکلے ہین اور کسینے ابھی تک چھوا بھی نہین ہے ایسے لڑکے کوزے اور آبخورے
اور پیالے شراب پاک اور میٹھے پانی سے بھر بھر لیے پھرینگے اپنے مالکون کے پاس اور
اونکو اوس شراب کے پینے سے سرور ہووے اور نہ بیہوش اور نہ بے عقل ہووین اور وہی
لڑکے خدمتگار میوے لیے پھرینگے جو جو میوے کہ اون بہشتی لوگون کو پسند آوینگے
اور جس جس میوے پر خواہش کرینگے اور مرغونکے گوشت جو نہایت نرم ہوتے ہین
جس قسم کا چاہینگے خواہ کباب خواہ شوربا دار وہ خدمتگار اونکے پاس حاضر کرینگے
اور پانی مین بہشت کے خوشبو کافور کی ہے اور بعضے مین سونٹھہ کی اور بعضے مین
مشک کی اور دودھہ بڑھکے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور اونکے پاس آوینگے
پیالے بڑے چاندی کے اور پیالیان چھوٹی چاندی کی اونکی پیاس کے موافق نہ تو
پانی کم ہووے کہ پھر مانگنے کی احتیاج ہووے اور نہ بڑھے کہ چھوڑنا پڑے اور وہ چاندی

ایسی صاف ہوگی کہ مثال شیشے کے اندر کی چیز باہر سے نظر پڑے غرض اس [illegible] کے
ساتھ بہشت میں تکیہ لگا کر تختوں پر بیٹھے رہینگے اور آرام کرتے اور بہشت میں نہ [illegible]
نہ جاڑا وہاں ہوا ایسی [illegible] اور روشنی آفتاب سے بڑھکر [illegible]
اللہ تعالیٰ کا دیدار جنتیوں کو نصیب ہوگا اور سب نعمتوں سے افضل [illegible]
معلوم ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اپنے کافر بندوں کو [illegible]
حکم سے منہ پھیرتے ہیں اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہیں لاتے اور نماز [illegible]
زکوٰۃ نہیں دیتے اور جن پر حج فرض ہے حج ادا نہیں کرتے اور روزہ [illegible]
اور جو حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں اوس سے باہر رہتے اور گناہوں میں [illegible]
میں ڈالیگا ایسی دوزخ کہ اونکے بدن کے چمڑے کو عذاب [illegible]
دوزخ کا عذاب بھی قابل بیان کے نہیں ہے غرض یہ کہ عذاب [illegible]
تھوڑا سا اوسکا بھی بیان کرتے ہیں جس میں کہ لوگ [illegible]
اور [illegible] ہو جاویں سو دوزخ کا احوال یہ ہے کہ دوزخ پر اللہ تعالیٰ نے [illegible]
متعین کیے ہیں اور اونمیں سے ایک کا نام مالک ہے وہ سردار [illegible]
ساتھ بیٹھا ہے وہ فرشتے اس قدر بڑے ہیں کہ اونکے ایک [illegible]
[illegible] کی راہ ہے اور اونکے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور اونمیں کا ایک فرشتہ
چاہے تو ایک ہاتھ سے ستر ہزار کافر کو دوزخ میں جس طرف چاہے پھینک دیوے اور تمام
آدمی اون میں سے ایک فرشتے کی دیکھنے کی طاقت نہ رکھینگے اون سے برابری یا
لڑائی کرنے کا تو کیا ذکر ہے اور وہ سب فرشتے جو دوزخ کے نگہبان ہیں اونکی بات
بہت کڑی ہے اور کام اون کے نہایت سخت نہ تو اون سے دوزخیوں ہی قوت ہے
لڑائی کی اور نہ اونکی مار سے مجال ہے بھاگنے کی اور نہ وہ سب رشوت لیوینگے کہ کچھ نرمی
کریں یا اللہ کا حکم ٹالیں اونکو جو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے وہی کیا کرتے ہیں اور کافروں کو

پکڑکے ستر ستر گزکی زنجیرون مین کستے اور اونکی ہاتھون کو گردنون پر باندھتے ہین اور دہکتی
آگ مین جھوک دیتے ہین اور اوس روز اونکا کوئی وہان حمایتی نہوئے گاکہ اونکی حمایت
کرے اور عذاب نکرنے دے اپنے طور پر باندھین گے اور جلاوینگے اور جس جس طرح
پاوین گے مارین گے کسی سے کچھہ بن نہ آویگی اور دوزخیون کو وہان کچھہ کھانا نہ ملیگا مگر پیپ
جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہے یا سینڈ کھانیکو پاوینگے تب اوسی سے شکم بھرین گے
مارے بھوک کے اللہ تعالی دوزخ مین اونپر بھوک کا عذاب بھی مقرر کریگا کہ ماری بھوک
کے سینڈ کھاجاوین گے اور اوسکے اوپر پانی گرم پیوین گے ایسا گرم پانی کہ اوسکی بھاپ
سے مُنہ کا گوشت پیالے مین گل کر گرپڑیگا اور اللہ تعالی اونپر ایسا عذاب پیاس کا غالب
کریگا کہ جس وقت وہی گرم پانی اونکو دکھلاوین گے مارے پیاس کے بہت سا پی جاوینگے
اور پیاس نجاویگی جس طرح بالو کی ریت پر کہ پانی پڑتا ہی اور سوکھہ جاتا ہے اوسی طرح
سے پانی گرم بہت سا پیوینگے مگر پیاس نجاویگی سو یہ تھوڑی سی بات ہی اس سے بھی بڑھکے
دوزخ کا عذاب ہی جہانکا کھانا پیپ ور سینڈ ہی اور پینا گرم پانی اور سایہ چاہین تو آگ
کے پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کے دھوئین کا جو نہایت گرم ہی نہ اوس سایہ مین ٹھنڈک ہی اور نہ آرام
اور اگر ہوا چاہین تو گرم ہوا ہی جسکی گرمی ناک مین گھس جاوے اور دماغ کو بھسم کر ڈالے اور
اگر آگ سے پناہ مانگین تو پانی مین ڈالے جاوین جو تمام بدن کو گلا ڈالے سو ایسے مکان کے
عذاب کا بیان کہان ہوسکتا ہی اسی طرح سی عذاب پر عذاب ورنج پر رنج ہی اب آدمیونکو
مناسب ہی کہ جس اللہ نے بہشت مسلمانون کیواسطے بنایاہے اور دوزخ کا فرون کے واسطے
سو اوس اللہ پر ایمان لاوین اور اوسکا حکم بجا لاوین اور اوسکی حمد کرین اب اللہ تعالے
کی حمد کے بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بھیجتا ہی اوسکے رسول مقبول پر جو بخشوانیوالے
امت کے ہین اور بتانے والے اچھی راہ کے اور امت پر مہربان جان اور دل سے اور پیدا
ہوا سب کے پہلے نور اونکا اور دنیا مین ہوا سب نبیونکے بعد ظہور اونکا اور اونکے بعد کوئی نبی

نہوگا اونھین کا دین قیامت تک جاری رہیگا اور اونکے چار یار پر درود و سلام جو حضرت
ابوبکر صدیق اور حضرت عمر خطاب اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی بن ابی طالب ہین
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ سب چارون صاحب سواے حکم اللہ اور رسول صلعم کے کچھ نہین
کرتے تھے اور ہمیشہ دین محمدی کو جاری کرتے اور جان و مال سے دین پر فدا رہتے اور اونکی آل
پاک پر جو حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما اور ان صاحبزادونکی والدہ جو
لڑکی ہین محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا اور حضرت کے
دونون چچا بزرگ یعنی حضرت حمزہ اور حضرت عباس یعنی رضی اللہ تعالے عنہما اور حضرت کے سب
اصحاب پر رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین **اب بعد اسکے** بیان کرتا ہے فقیر لشکر گنہگار اپنے
گناہون سے شرمسار اور اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار خاکسار **علی** حنفی جو
مشہور **کرامت** علی اللہ بخشے اوسکے گناہونکو جو اوسنے کیے ہون اور توفیق دے توبہ کی اور
اب گناہ نکرنیکی اور خوش رہے اللہ تعالے اوسکے والدین اور اوسکے اوستادون پر جنکے
سبب سے دین کا علم آیا اور اوسکے پیر پر جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کے
گھر کے چراغ روشن ہین حضرت سید احمد جسکے چہرے کی روشنی سے کفر کی تاریکی ایسی بھاگتی ہے جیسے کہ صبح
ہونے سے رات اور اونکی زیارت سے گناہ ایسے جھڑتے ہین جیسے کہ بیت جھاڑ سے درختونکے پتے اور
نگاہ پاک اوس ولی پاک کی دل کے میل چھوڑانیکے واسطے صابون کا خواص رکھتی ہے اور شغل تعلیم کرنا
اوس پیر عبادت کی میدان کا دل کے مورچے چھوڑانیکے واسطے مصقلہ ہے حق ہے اوس سے بہت بڑھکے
کہین زیادہ حضرت کا رتبہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہمکو بھلا اوس عارف ربانی کے درجے اور مرتبے پہچاننے کی
عقل اور صفت کونکی طاقت کہان اور خوش رہے اللہ اوسکے سب مریدونسے اور سب مسلمان مردون
اور عورتونسے اور سبھونپر رحمت کرے اور گناہ بخشے آمین یا رب العالمین اور وہ بیان یہ ہے کہ جب اس
فقیر عاجز نے جمعے کی نماز پڑھائی اور اپنی طاقت کے موافق معنی قرآن شریف اور حدیث کے بیان کرنی
شروع کیے تب اللہ تعالے کے کلام کی اثر سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کی برکت سے

بہت سے مسلمان دین پر مضبوط ہوئے اور اذان اور نماز خوب ہونے لگی اور مسلمانوں کی عورتیں بھی
بہت سی اللہ کی ہدایت سے نماز پڑھنے لگیں تب اس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک رسالہ چھوٹا سا جس میں
مسئلے ضروری روزے نماز کے سب ہووین زبان ہندی میں جو آسانی سے عورتوں اور مردوں کی
سمجھ میں آوین لکھا چاہیے اور اس میں انکو موجب بہتری اپنی کا اور پڑھنے والونکا سمجھ کے اس رسالے
کی تئیں معتبر کتابوں سے جس طرح شرح وقایہ اور فتاوی محیط اور ہدایہ اور فتاوی مختصر شافی اور مختصر
قدوری اور کنز اور شرح اور اد و غیرہ ہے خوب تحقیق کر کے ان کتابوں میں سے نکال کے اس رسالے
میں لکھا ہے اور اس رسالے کو نہایت ہندی سیدھی زبان میں جو عورت مرد کی سمجھ میں آوے
بیان کیا اور کچھ فقیر کو غرض ریختہ اور رنگینی سے نہیں ہے اور نہ فقیر شاعروں کی زمرے میں ہے اسواسطے
فقیر نے اپنے شہر کی زبان میں لکھا جس میں کسیکو مشکل نہ معلوم ہووے اور اس کتاب کا نام مفتاح الجنۃ
رکھا تو اب امید ہے بزرگوں کی عنایت سے کہ اس کتاب کے تئیں اپنے لڑکوں کو پڑھاوین اور اپنی عورتوں
کو اگر پڑھی ہووین تو انکے تئیں مرد پڑھاوین کیونکہ مرد سب بات کے محرم اپنی عورتوں کے ہوتے ہیں
اور اگر ایسی عورت نہ پڑھی ہووے تو مناسب ہے کہ اوس عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کر دے
اور جب وہ قرآن کی لفظیں آپ سے پڑھنے لگے تب اسمیں سے مسئلے جو عورتوں کی فائدے کی ہیں اور اوسکا
پوچھنا نہایت ضروری ہے خط قرآنی میں لکھکر پڑھاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقین ہے کہ اللہ کے فضل سے
کہ تھوڑے دن میں خبردار ہو جاوے اور دونوں فائدے پاوے ایک فائدہ قرآن پڑھنے کا اور دوسرا
مسئلہ جاننے کا اور غرض اس عاصی کی اس رسالے کے لکھنے سے یہی ہے کہ عورتیں ہندوستان کی
خصوصاً اس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے نہایت نادان ہیں
بلکہ ہرگز واقف بھی نہیں وہ واقف ہو جاوین سو مناسب ہے کہ اونکے مرد اون سبھوں کو
پڑھاوین تا کہ وہ سب خبردار ہو کے بخوبی اچھی طرح سے نماز اور روزہ ادا کریں اور اونکو سمجھا
دیوین کہ تم فراغت سے بیٹھو تب اپنے پڑوس کی عورتیں بڑھی اور جوان لڑکیوں کو جمع کر کے مسئلے
سنایا کرو کہ اسکا ثواب اللہ تعالیٰ تمکو بہت سا دیویگا اور اس بات میں اللہ و رسول کی خوشی ہے

اور عورتون کو خبردار کرنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اٹھائیسوین سیپارے
سورہ تحریم مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور اسکے معنی یہ ہین کہ اے مسلمانون نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنیکے سبب سے اور نگاہ رکھو
اپنی جورو اور لڑکونکی جان کو نصیحت کے باعث سے آگ سے کہ جسکی چیلیان آدمی اور کافر اور پتھر ہونگے
تو اب مسلمانو نکو مناسب ہے کہ آپ بھی گناہونکو ترک کرین اور اپنی جورو اور لڑکونکو بھی دین کی
باتین سمجھاوین جسمین وہ سب اور آپ بھی آگ سے بچے رہین اور بہشت مین جاکے بسین اور اگر پڑھا بھی
نہ سکین تو اس رسالے کے مسئلے پڑھ پڑھ کر اون عورتونکو سنایا کرین اور اس رسالے مین اکثر باتین
جنکا نام لینا زبان ہندمین کریہ معلوم ہوتا ہے اوسکی ہندی نہین کی زبان عربی مین لکھا اوسکی
ہندی پڑھانیوالے سمجھا دینگے اور اس رسالے کی تئین بہت مختصر کیا تا لکھنے پڑھنے مین مشکل نہ معلوم ہووے

باب پہلا

ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت مین اور اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی ایمان کے بیان مین

جانو تم سب اے یارو کہ ایمان سر ہے سب نیکیون کا اور جڑ ہے سب عبادتون کا اور کوئی
نیکی اور عبادت بغیر درستی ایمان کے درست نہین ہے اور ایمان کے دو رکن ہین اقرار کرنا
زبان سے اور دل سے سچ بوجھنا اون سب چیزونکو کہ پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ کے پاس سے لائے ہین کہ وہ سب سچ اور درست ہی اور ایمان دو طرح پر ہے ایمان مجمل اور
ایمان مفصل اور ایمان مجمل یہ ہے کہ کہے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ
قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اسکے معنی یہ ہین کہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نامون اور
صفتون کے ساتھ ہی اور قبول کیا مین نے اوسکے سب حکمونکو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قبول کیا
مین نے دین مسلمانی کو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے اور بیزار ہوا مین کفر اور کافری سے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے

اور دین مسلمانی حق ہی اور دین کفر جھوٹا اور کلمہ طیب اور کلمہ شہادت کا بھی یہی مطلب ہے کلمہ
طیب یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لائق
نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بھیجے ہین اور کلمہ شہادت یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی
دوسرا معبود بندگی کے لائق نہین جس حال مین کہ وہ اپنی صاحبی مین اکیلا ہی کوئی ساجھی نہین اور
مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے ہین اور اوسکے بھیجے اور ایمان مفصل یہ ہے
کہ کہے تو اٰمَنْتُ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ
بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین اللہ تعالےٰ پر اور اوسکے سب فرشتون پر اور اوسکی سب کتابون پر اور اوسکے سب
پیغمبرون پر کہ پہلے اونکے حضرت آدم صفی اللہ ابو البشر صلوات اللہ تعالےٰ علی نبینا وعلیہ اور آخری اونکے پیغمبر ہمارے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید البشر ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹے عبد اللہ کے ہین اور عبد اللہ بیٹے
عبد المطلب کے اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المناف کے اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم برحق تھے اور سب پیغمبرون سے افضل اور سب امت پر مہربان اور تمامی پیغمبرون کے سردار اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد
دعوی پیغمبری کا کرے تو جھوٹا ہی یہی دین قیامت تک جاری رہیگا اور ایمان لایا مین قیامت کے دن پر اور نیکی
اور بدی کے پیدا کرنے پر کہ سب کا پیدا کرنیوالا اللہ تعالےٰ ہی اسواسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب چیزونکا
پیدا کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے تو پھر بندون کے کام کا پیدا کرنیوالا بھی اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالےٰ
ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہی اور کفر اور گناہ سے ناراض اور مرنے کے بعد زندہ
کرنے پر ایمان لایا مین اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجمل ہی درست ہے مگر بعضون کے نزدیک
بغیر ایمان مفصل کے ایمان درست نہین سو بہتر یہ ہے کہ ایمان مفصل لاوے تاکہ سب کے نزدیک
ایمان درست ٹھہرے اور اس بات کو جاننا چاہیے کہ رکن اصلی ایمان کا دل مین یقین کرنا ہے
اون سب چیزون کو کہ محمد رسول اللہ صلعم خدا کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہین لیکن اقرار کرنا
زبان سے شرط جاری کرنے حکمون کی ہے دنیا مین پر اگر کوئی آدمی دل مین رکھے اور زبان سے

اقرار نکرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے نزدیک اور کافر ہووے خلق کے نزدیک اور جو
آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل مین یقین نرکھے تو وہ آدمی مومن ہووے خلق کے نزدیک اور
کافر ہووے اللہ کے نزدیک تو ایسے آدمی کو منافق کہتے ہین اور جو آدمی کہ دل میں یقین رکھتا ہی
اور زبان سے بھی اقرار کرتا ہے تو وہ آدمی مومن حقیقی ہے اور بے شبہہ وہ مومن پاک ہے تو
مناسب ہے آدمی کو کہ دل مین یقین رکھے اور زبان سے بھی اقرار کرے تا کہ مومن حقیقی ہووے اور
ایمان کی سب شرطون میں سے ایک شرط یہ ہے کہ اللہ پر اور قیامت کے احوال پر بنے دیکھے ایمان
لاتا اور یقین جانتا اور اللہ کے حلال کو حلال جانتا اور اللہ کے حرام کو حرام سمجھنا اور جو
آدمی کہ اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا
اور حکم ایمان کا یہ ہے کہ جب کوئی کافر ایمان لاوے تب جان مارنے اور غلام بنانے سے پناہ
پاوے اور کسیکو روا نہووے کہ اوسکی جان اور مال پر مزاحمت کرے اور اوسکو بے حکم شرع کے
رنج دینا حرام ہی اور عاقبت مین وہ دوزخ کے ہمیشگی عذاب سے خلاص پاویگا ❊

فصل دوسری نماز کی فضیلت مین

جان تو تم اے مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتونکی جڑ نماز ہے اور نماز دین کا کھمبا ہے
جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا
اَقَامَ الدِّیْنَ مَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ ہَدَمَ الدِّیْنَ اسکے معنی یہ ہین کہ نماز دین کی ستونی ہے
جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہے کہ اوسنے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک
کرے تو ایسا ہے کہ اوسنے اپنے دین کو خراب کیا سو مناسب ہے مسلمانون کے تئین کہ نماز
ادا کرین کہ جسمین دین قائم ہے اور نماز کی بزرگی ظاہر ہے زیادہ وہ بیان کرنے سے طول ہوگا
اور نماز بہشت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہی بغیر پاکی کے نماز درست نہین ہے اور پاکی کئی
قسم کی ہے سو قسمیں ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے

دوسرا باب طہارت کے بیان مین

اور اس باب مین تیرہ فصل ہین **پہلی فصل وضو کے بیان مین** جس وقت آدمی چاہیے کہ
نماز ادا کرے تو پہلے اگر وضو نہووے تو وضو کرلیوے اور اگر حاجت نہانے کی ہووے تو غسل کرلیوے
اور اگر وضو اور غسل نکرسکے کسی عذر سے تو تیمم کرلیوے ان سبکا آگے بیان آویگا صاف صاف
انشاء اللہ تعالے اب پہلے بیان وضو کا ہے وضو مین چار چیز فرض ہین اور جسکی گھنی داڑھی ہووے
تو اوسکے واسطے پانچ چیز فرض ہین پہلے مُنہ دھونا بال جمنے کی جگہہ سے ٹھڈی کے نیچے تک
اور کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک اور جسکی گھنی داڑھی ہووے تو اوسکے واسطے پانی
پہونچانا داڑھی کے بال کے نیچے فرض نہین ہے اور جس مقام پر زخم ہوا ور پانی خلل کرتا ہو اور
پٹی کے نیچے جو جراح نے فصد لیکر باندھا ہے اور ٹکٹی کے نیچے جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہے پانی
پہونچانا فرض نہین مسح کرے سو بیان اوسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالے اور آنکھہ کے اندر بھی پانی پہونچانا
فرض نہین بلکہ پلک کو دھونا فرض ہے دوسرے دونون ہاتھہ دھونا کہنیون تک اور تیسرے دونون پانو نکا
دھونا ٹخنون تک جسکو گٹے کہتے ہین اور بعضے مدھا کہتے ہین اور وہ ایک ہاڑ ہے پانون اور پنڈلی کے بیچ
جوڑ پر باہر او بھری ہوئی اور چوتھی مسح کرنا چوتھائی سر کا اور پانچوین داڑھی والیکے مسح کرنا چوتھائی
داڑھی کا اور مسح کے یہ معنی ہین کہ ہاتھہ کو تر کرکے ایک بدن پر پہونچانا اور سنت وضو مین بہت ہین ؛

فائدہ جو شخص کہ سوکے اوٹھے اوسکے تئین دونون ہاتھہ گٹی تک دھونا تین بار استنجا کرنیسے پہلے اور بعد استنجا
کرنیکے بھی سنت ہے اور دھوئے برتن مین ہاتھہ ڈالے صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر چھوٹا برتن ہووے جو ہاتھہ سے
اوٹھہ سکے جس طرح بدھنا یا لوٹا تو اوسکو بائین ہاتھہ سے اوٹھاوے اور داہنا ہاتھہ دھووے تین بار پھیر
داہنے ہاتھہ مین اوسکو لیوے اور بایان ہاتھہ دھووے تین بار اور اگر بڑا برتن ہووے کہ ہاتھہ سے
نہ اوٹھہ سکے جس طرح مٹکا تو اگر اوسکے ساتھہ کوئی چھوٹا برتن جس طرح بھرکا یا آبخورا ہے موجود ہووے
تو اوس سے پانی نکالے اور اسیطرح دونون ہاتھہ دھووے اور اگر چھوٹا برتن موجود نہووے تو اپنے
بائین ہاتھہ کی اونگلی خوب ملاکے جسمین پانی آسکے اوس برتن مین ڈالے اس طرح کہ ہتھیلی نہ ڈوبے
اور پانی نکال کے بائین ہاتھہ سے داہنے ہاتھہ پر ڈالے اور ایک اونگلی سے ایک کو ملے اسیطرح تین بار

کرے تب فراغت سے داہنے ہاتھ کو مٹکے مین ڈالے اور پانی نکال کے جو چاہے سو کرے اور یہ اوس وقت
مین ہے کہ جب ہاتھ مین کوئی ناپاکی نہ معلوم ہووے اور اگر ناپاکی ہاتھ مین معلوم ہووے تو
ایسا بچا کے دھووے کہ جسمین برتن ناپاک نہو جاوے خلاصہ یہ ہے کہ جس اونگلی مین ناپاکی
معلوم ہووے تو اوسکو نہ ڈوباوے یا کسی دوسری طرح بچاوے جسمین برتن وغیرہ ناپاک نہو جاوے
کیونکہ یہ بچانا فرض ہے یہ مسئلہ شرح وقایہ مین سے لکھا اب بیان سنت وضو کا کرتے ہین ۱ پہلے
دونون ہاتھ گٹے تک دھونا تین بار اور اوپر جو بیان کیا سو اسی کا بیان تھا اسمین ایک فائدہ
نکلا اور بات ایک ہی ہے اور ۲ دوسرے نام اللہ کا لینا وضو شروع کرنیکے وقت نام لینے سے
یہ مراد ہے کہ یہ لفظین کہے بِسْمِ اللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اِنَّ الْاِسْلَامَ
حَقٌّ وَالْكُفْرَ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْكُفْرُ ظُلْمَةٌ ۳ تیسرے مسواک کرنا اور مسواک تلخ درخت
کی ہووے اور لمبی ایک بالشت کی اور موٹی چھنگلیا کے موافق اور ۴ چوتھے کلی کرنا تین بار
۵ پانچوین غرغرہ کرنا یعنے اوسی پانی سے جو کلی کے واسطے منہ مین لیا ہے اور ۶ چھٹے
ناک مین پانی ڈالنا اور ۷ ساتوین داڑھی کا خلال کرنا صورت اوسکی یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے سے
اونگلی اوپر کیطرف لیجاوے اور اوپر سے نیچے کو نلاوے اور ۸ آٹھوین خلال کرنا ہاتھ اور پیر کی
اونگلیون کا اور ۹ نوین تین تین بار دھونا ہر بدن کا اور ۱۰ دسوین مسح کرنا تمام
سر کا ایک بار اور ۱۱ گیارھوین مسح کرنا دونون کان کا اوسی پانی سے جو سر کے مسح سے
بچا ہے ہاتھ مین دوسرا پانی نہ لیوے اور ۱۲ بارھوین نیت کرنا اور ۱۳ تیرھوین ترتیب
وضو کی نگاہ رکھنا یعنے پہلے منہ دھووے بعد اوسکے دونون ہاتھ تب بعد اسکے سر کا مسح بعد اوسکے
دونون پانون اور ۱۴ چودھوین ترتیب تر دھونا بدن کا یعنے ایک بدن دھووے وہ سوکھنے
نپاوے کہ دوسرا دھووے اور ۱۵ پندرھوین استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے اور پانی سے
دھونا افضل ہے اور فتوی یہی ہے کہ پانی سے دھونا سنت ہے اور یہ سنت اوس وقت ہے کہ
مکان بدرم شرعی سے کمتر ہووے اور اگر زیادہ تر ہووے تو اوس وقت اوس مکان کا دھونا فرض ہے اور اگر

اگر درم شرعی کے برابر ہوی تو اوس وقت دھونا واجب اور استنجا کرنے کی ترکیب اور درم شرعی کا
اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور مستحب وضو مین دو چیزین ہین پہلے داہنی
طرف سے بدن کا دھونا شروع کرنا اور دوسرے مسح کرنا گردن کا مکروہ وضو مین چار چیزین
ہین پانی منہ پر سخت مارنا اس طرح کہ چھینٹ پڑے اور بغیر بائین ہاتھ سے منہ مین پانی
ڈالنا اور دنیا کی بات کرنا وضو کے درمیان اور تین بار سے زیادہ بدن دھونا

دوسری فصل وضو ٹوٹنے کے بیان مین

جو چیز کہ دونون راہ سے باہر آوے یعنے آگے اور پیچھے سے تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی آگے سے
کیا چیز جس طرح پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور پتھری اور ہوا خواہ قبل سے نکلے خواہ
دبر سے **فائدہ** مذی ایک پانی ہے کہ شہوت کی حالت مین باہر آتا ہے اور اوسکے باہر آنے
سے شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی اوسکی اوبلتی ہے کہ اوسکے گرنے سے شہوت کم ہوتی
ہے اور ودی ایک پانی سفید ہے کہ پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہے اور پیچھے سے کیا چیز جس
طرح سے غلیظ اور ہوا اور کیڑا اور بدن سے خون اور پیپ اور پھوڑے کے پانی کا نکلنا اور
بہنا اوس مکان تک کہ جسکا دھونا غسل اور وضو مین فرض ہے وضو کو توڑتا ہے یہانتک
کہ اگر کسینے سوئی بدن مین گڑوئی اور لہو بھر آیا مگر بہا نہین تو وضو نہین ٹوٹا یا آنکھ مین خون
نکلا مگر آنکھ کے باہر نہ بہا تو وضو نہ ٹوٹے گا یا ناک مین سے لہو بہا ہو امسور کے دانے
کی طرح پر نکلے تو وضو نہ ٹوٹے گا اور قی کا آنا بھر منہ کے خواہ کھانا ہووے خواہ پت خواہ پانی اور
اگر خون بندھا ہوی گری منہ بھر کے تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون پتلا قی کرے تو اس حالت مین اگر خون
تھوک سے کم ہووے تو وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر خون اور تھوک برابر ہی تو وضو ٹوٹیگا اور اگر خون
تھوک سے بہت ہے تو خواہ نخواہ ٹوٹتا ہی اور اگر قے منہ بھر کے نہ کی خواہ بلغم قے کی تو وضو نہ ٹوٹیگا
اور نیند اوس شخص کی کہ لیٹا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اس طرح پر کہ اگر وہ چیز ہٹا لیوین
تو گر پڑے وضو توڑتی ہی اور نماز مین گر سو جاوے تو وضو نہین ٹوٹتا کھڑا ہو یا بیٹھا رکوع مین

یا سیجا یمن اور بیہوشی سے وضو جاتا ہی اور دیوانگی سے اور مستی سے جسکو ہندی میں نشہ کہتی ہین اور نشہ مین وضو تب ٹوٹتا ہی کہ اوسکی چال مین فرق آوے اور ہنستا قہقہہ مارکے نمازی بالغ کا جس نماز مین رکوع اور سجدہ ہے وضو کو توڑتا ہے اور اگر لڑکا نماز مین ہنسا تو وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر جنازے کی نماز مین یا تلاوت کے سجدہ مین کوئی ہنسا بالغ یا لڑکا تو وضو نہیں ٹوٹتا ہی بلکہ جسمین ہنسے وہ باطل ہو جاوے یعنے جنازے کی نماز اور سجدہ تلاوت کا باطل ہو جاوے اور ہنسی کی تین قسمین ہین پہلی قسم قہقہہ کہ آپ سنے اور جو اوسکے پاس ہے سو بھی سنے تو اس سے نماز باطل ہوتی ہے اور وضو بھی ٹوٹتا ہی اور دوسرا ضحک کہ آپ سنے اور اوسکے پاس کا آدمی نہ سنے تو اس سے نماز جاتی ہی اور وضو رہتا ہی اور تیسرا تبسم کہ نہ آپ سنے نہ دوسرا مگر دانت سفید ہوئین تو اوس سے نہ وضو جاوے نہ نماز باطل ہووے اور مباشرت فاحشہ وضو کو توڑتی ہی اور اوسکے یہ معنی ہین عورت اور مرد دونون ننگے ہووین اور مرد کا اندام نہانی عورت کی اندام نہانی کو چھوے اور اندر نجاوے اور نہ انزال ہووے تو اوس سے وضو ٹوٹیگا اور اگر مرد عورت کو چھوے یا عورت مرد کو یا زخم مین سے کیڑا گرے یا مرد کے پیشاب کے سوراخ سے کیڑا گرے یا زخم سے گوشت گرے یا عورت کے پستان مین سے دودھ نکلے یا کسیکے تھوک یا ناک یا آنسو یا پسینا نکلے تو اون سب صورتون سے وضو نہین ٹوٹتا ہے

تیسری فصل غسل کے بیان مین

غسل مین تین چیزین فرض ہین کلی کرنا اور ناک مین پانی کرنا اور تمام بدن کا دھونا یہانتک کے اگر کسیکو آٹا سانا اور آٹا ناخن کے اندر رہا اور غسل کیا تو درست نہین ہے کیونکہ اوس مقام مین پانی نہ پہونچا تو چاہیے کہ پانی ناخن مین بھی پہونچاوے اور اگر ناخن مین میل ہے یا مٹی سانی اور ناخن مین بھری رہے تو غسل درست ہے کیونکہ میل اوسی مقام سے پیدا ہی اور مٹی مین پانی پہونچ جاویگا اور اسی طرح اگر مہندی کا رنگ ہے یا تیل ملا ہی بدن مین اور غسل کیا تو درست ہی اور اگر کان مین بالی ہی اور جانا کہ بغیر بالی کے پھرائے پانی نہ پہونچیگا تو بالی کو پھراوے اور اگر جانے کہ بغیر پھرائے پہونچیگا

تو نہ پہیراوسے اور اگر بالی اوتار رکھی تھی اور اوسکا سوراخ بند ہوگیا مگر تہوڑا سا باقی ہے اس طرح
کہ اگر پانی پہونچاوے تو پہونچے اور اگر غفلت کرے نہ پہونچے تو پانی پہونچاوے اور زیادہ تکلف نکرے
کہ لکڑی یا دوسری چیز سے پہونچاوے اور اگر ہاتھ مین انگوٹھی تنگ ہووے تو اوسکو ہلاوے تاکہ پانی پہونچ جاوے
اور جسکا ختنہ نہوا ہووے تو وہ بھی پانی چمڑے کے اندر پہونچاوے اسی طرح اگر پیشاب پہیلا مگر چمڑے کے باہر نہو
تو وضو نوٹیگا اوس چمڑے کا حکم باہر کا ہے اور بدن ملنا فرض نہین ہے اور احتیاط کرے کہ تمام بدن
تر ہووے اگر ایک بال نہ تر ہوگا تو غسل درست نہوگا اور سنت ہے غسل مین دونون ہاتھ کہونٹوں تک دہونا
اور اندام نہانی غسل کے پہلے دہونا اور تن سے ناپاکی دہونا اگر لگی ہووے اور وضو کرنا جس طرح
نماز کے واسطے کرتا ہے مگر پانون نہ دہووے پہر جاری کرے پانی بدن پر تین بار تب پانونکو دہووے اوس
مکان سے ٹل کر یہ اوس وقت کا مسئلہ ہی کہ جب ایسی جگہہ پر ہووے کہ پانی جو بدن سے گرے تو وہان جمع ہو
اور اگر چوکی یا پتہر کے تختے پر ہووے تو پانون اوسی مکان پر وضو کے ساتھ ہی دہووے اور مستحب ہے غسل مین
بدن کا ملنا مسئلہ اور چوٹیکا کہولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا عورتونپر فرض نہین ہے جس وقت کہ بالکی جڑ
بہیگے کفایت ہے چوٹی کو نہ کہولے اور یہ حکم فقط عورتونکے واسطے ہے پیغمبر صلعم کے قول کے موافق کہ ام سلمہ کے
حق مین فرمایا تہا یکفیک اذا بلغ الماء اصول شعرک اسکے یہ معنی ہین کہ کفایت کرتا ہے تجکو جبکہ پہونچے
پانی تیرے بالونکی جڑ مین اور جس عورتکی چوٹی گندہی ہوئے تو اوس حالت مین اوسکو پانی پہونچانا تمام بال
فرض ہے اور اگر کوئی مرد چوٹی گوندہی ہووے اوسکو چوٹی کہولنا اور تمام بال مین پانی پہونچانا فرض ہے
اگر ایک بال خشک رہیگا تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہیگی اور موجب غسل کا جس سے غسل فرض ہوتا ہے نکلنا
منی کا کود کے شہوت کے ساتھ جاگنے مین ہو خواہ سوتے مین یعنی منی گرتے وقت شہوت ہوئی نہ کہ
اگر منی بے شہوت گرے تو غسل فرض نہووے اور سوتے مین جو ہوتا ہے اوسکو احتلام کہتے ہین اور احتلام
مین عورت اور مرد دونوکے واسطے ایک حکم ہے یعنے غسل فرض ہوتا ہے احتلام سے عورتونکو ہووے خواہ
مردکو اور غائب ہونا حشفے کا عورتکی اندام نہانی مین اگرچہ انزال نہووے عورت اور مرد دونوپر غسل فرض
کرتا ہے اور دبر مین غائب ہونے سے بہی دونوپر غسل فرض ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا اور دیکہنا منی یا

ندی کا اپڑ میں سوا اوسکے کہ غسل فرض کرتا ہے اور حیض و نفاس کے خون کا موقوف ہونا غسل فرض کرتا ہے اور حیض و نفاس کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور چار غسل سنت ہیں پہلے جمعے کا دوسرے عیدین کا تیسرے عرفہ کے روز کا چوتھے احرام کے وقت حاجیوں کو تیں اور دو غسل واجب ہیں پہلے مردوں کا غسل دینا زندونپر واجب ہے دوسرے غسل کرنا اوس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور اب مسلمان ہوا واجب ہے اور اگر پاک رہا ہو تو غسل واجب نہیں اور تین غسل مستحب ہیں جیکا فر مسلمان ہو اور وہ ناپاک نہ رہا ہو تو اوسکو غسل کرنا مستحب ہے اور اوس لڑکے کا غسل کرنا کہ نے نشانی بلوغ کے جس طرح احتلام وغیرہ ہے او سپر حکم بالغ ہونیکا دیا جاوے یعنی پندرہ برس کی عمر پہونچنے کے سبب سے اوسکو بالغ کا حکم دیویں اور غسل شب برات کا مستحب ہے ✤

چوتھی فصل پانی کے بیان میں جس سے وضو درست ہوتا ہے

وضو درست ہے مینہ کے پانی اور چشمے کے پانی اور برف سے جب اوس طرح پر ہو کہ اوسکے دھونے سے پانی چھوٹ جاوے یعنی ایسا پتلا ہو وے کہ پانی کی طرح بہے اور جمی بندھی برف سے وضو درست نہیں اور اگرچہ ان پانیونکی تینوں صفتوں میں سے کوئی صفت بدل گئی ہو وے بہت روز رہنے کے سبب سے یا کسی پاک چیز کے ملنے سے جس طرح سے مٹی یا زعفران یا صابون ہے تو وضو درست ہے اور تینوں صفتیں پانیکے یہیں رنگ اور بو اور مزہ اگر مٹی و یا زعفران یا صابون کے ملنے سے پانیکا رنگ بدل گیا یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہوگا اور مٹی کہنے میں جو چیز کہ زمین کی جنس سے ہے سب داخل ہو گئیں جس طرح سے بالو یا پتھر یا سیہ اور زعفران اور صابون کہنے سے یہ غرض ہے کہ وہ چیز آپ پاک ہو وے اور اوسکے ملنے سے کوئی چیز پاک کیجاوے اور بہتے پانی سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست پڑی ہو اور نجاست کے پڑنے سے بہتا پانی ناپاک نہیں ہوتا جبتک ناپاکی کا کوئی اثر اوس پانی میں ظاہر نہو وے اور اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ بہتے پانی میں معلوم ہو وے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے اوس سے وضو کرنا درست نہیں اور جو پانی کہ سست بہتا ہو وے مگر گھاس اور پتی کو بہا لے تو وہ بھی داخل ہے بہتے پانی میں اور جب ایسے پانی سے وضو کرے جو سست بہتا ہے تو اس طرح پر بیٹھے کہ غسالہ وضو کا پانی میں نہ گرے یا پانی کے اوٹھانے میں دیری

کرے یعنی غسالہ کو بہنے دیوے تب وے دوسرا پانی لیوے اور غسالہ کہتے ہین مینہ کے دھوونکو مسئلہ اور
جب چھوٹا حوض ہووے اس طرح کا کہ ایک طرف سے اوسمین پانی آتا ہے اور دوسری طرف سے بہتا تو اوس
حوض مین سب طرف سے وضو درست ہے مسئلہ اور درست ہے وضو اوس پانی سے کہ جسمین جانور پانیکا پیدا ہوا ہو
مر گیا ہووے جس طرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ اور اس کتے مین پانیکی رہنے والے جانور جو باہر پیدا ہوتے
ہین اور پانی مین آ کے رہتے ہین نکل گئے جس طرح بطے یا مرغابی اسواسطے کہ انکے مرنے سے
پانی نجس نہوگا اور جسکے بدن مین بہتا لہو نہین ہے جس طرح مچھر یا مکھی غیرہ تو انکے مرنے سے بھی
پانی نجس نہین ہوتا اور وضو نہین درست ہے اوس پانی سے کہ درخت یا پھل سے نچوڑا جاوے اور نہ اوس
پانی سے کہ اوس پانیکی طبیعت کسی دوسری چیز کے ملنے سے جاتی رہے اور طبیعت پانیکی کیا ہے پتلا ہونا
اور بہنا غذا اسکا یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز پانی مین ملے اور پانی پر غالب ہووے اس طرح پر کہ گاڑھا
ہو جاوے اور بہ نہ سکے اور نہ سرکے سے اور اوس پانی سے کہ پکنے سے گاڑھا ہو جاوے جس طرح شوربا مگر
گرم پانی سے درست ہے جو اکیلا پانی گرم کرین کچھ چیز نہ ملاوین اور نہ بندھے پانی سے جسمین نجاست
پڑی ہو مگر جب وہ دہ در دہ ہووے یعنی ناپنے مین سو گز ٹھہرے اور گہرائی اوسکی اس قدر ہووے
کہ چلو بھرنے مین زمین نہ کھلجاوے تو اس سے وضو درست ہے اگرچہ نجاست پڑی ہووے اوسکا حکم بہتے پانی کے
موافق ہے اور اگر اوس حالت مین نجاست کی طرف نظر پڑے تو دوسری طرف سے وضو کرے اوس طرف
وضو نکرے اور اگر کوئی نجاست اس طرح کی پڑی ہو کہ معلوم نہین ہوتی جس طرح پیشاب تو سب
طرف سے وضو درست ہے اسواسطے کہ اوسکا حکم بہتے پانیکا ہے تھوڑی سی نجاست پڑنے سے ناپاک نہین ہوتا مگر
جب اوسمین نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ معلوم ہوگا تب وہ بھی ناپاک ہو جاویگا اور یہی حکم بہتے پانیکا
لکھ چکے اور آب مستعمل سے وضو درست نہین اور آب مستعمل کہتے ہین وضو کرنیوالیکے بدن کے دھووں کو

پانچوین فصل کنوئین کے بیان مین

اگر کسی کنوئین مین کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور چھوٹا یا بڑا مر گیا اور پھول گیا خواہ
ریزہ ریزہ ہو گیا اوسمین آدمی یا بکری یا کتا مر گیا تو ان سب صورتون مین تمام پانی کنوئین کا

نکالا جاویگا اگر نکال سکین گے اور جس کنوئین مین نکال نہ سکینگے اس سببسے کہ اوسمین بڑا سوتا ہی اس قدر کا کہ پانی نکالا جاتاہے اور پھر چلا آتاہے تو اوس وقت مین اس قدر پانی نکالین کہ دو مرد جنکو پانی کا اندازہ معلوم ہووے وہ کہدیوین کہ پہلا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نے اوسکا اندازہ دوسو ڈول سے تین سو ڈول تک کہا ہی تو اگر کوئی کنوان اس طرح کا ہووے اور کوئی آدمی اندازہ نکر سکے تو دوسو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالے کنوان پاک ہو جاویگا اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلی مر یا اوسکے مانند کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ ڈول نکالنے کا حکم ہی اور اگر چوہا یا گوریا یا اوسکے مانند اور کوئی جانور مریگا تو بیس سے تیس ڈول تک نکالنے کا حکم ہی یہ اوس وقت مین ہی کہ نہ تو پھولی ہون نہ ریزہ ریزہ ہوئی اور اگر پھولے ہون یا ریزہ ریزہ تو اوسکا حکم دوسرا ہی جو لکھ چکے اور اوس جگہہ اوس ڈول سے مراد ہے کہ نہ چھوٹا ہووے نہ بڑا میانہ ڈول ہووے اور اوسکا اندازہ یہ ہے کہ ایک صاع کی برابر ہووے مسئلہ مکھی اور برین اور مچھر اور مینڈک اور مچھلی اور اوسکے مانند کا مرنے سے کے پانی مین رہتا ہو تہین ہے کنوان ناپاک نہین ہوتا مسئلہ اور کنوان نجاست گرنیکے وقت سے ناپاک ہوتا ہی اگر اوسکے گرنیکا وقت معلوم ہووے اور اگر اوسکے گرنیکا وقت معلوم نہووے تو اسکا یہ مسئلہ ہی کہ مثلاً مرا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کنوئین سے نکلا تو اگر وہ پھولا نہین ہے تو جس شخص نے اوس سے وضو یا غسل کیا ہووے تو وہ ایک رات دن کی نماز دوہراوے اور اگر پھولا ہی یا ریزہ ریزہ ہوا تو تین رات دن کی نماز دوہراوے اور یہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہی اور امام ابو یوسف و امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جس وقت سے کہ وہ جانور معلوم ہوا اوسی وقت کی نماز دوہراوے نہ تو دوہرانا کچھہ حاجت نہین ہے اسواسطے کہ احتمال ہے کہ اوسی وقت چیل یا کسی دوسرے جانور نے ڈالا ہو تو خلاصہ یہ ہے کہ پہلا مسئلہ احتیاط کے واسطے ہے اور دوسرا حرج کے دفع ہونیکے واسطے

چھٹی فصل جھوٹے کے بیان مین

جھوٹا آدمی اور گھوڑے کا اور جسکا گوشت کھایا جاتا ہی پاک ہی اور جھوٹا کتے اور خوک اور چار پائے شکار کرنیوالے کا ناپاک اور جھوٹا بلی اور مرغی کا اور جھوٹا پھرنی اور شکاری چڑیونکا اور تنھنی جانور

گھر مین گھسے رہتی ہین مکروہ ہی اور جھوٹا گدھے اور خچر کا مشکوک شکوک کے یہ معنی ہین کہ نہ تو پاک
کہہ سکین اور نہ ناپاک اگر مشکوک پانی کے سوائے دوسرا پانی موجود نہووے تو اوسی سے وضو کرے اور تیمم
بھی کرے خواہ وضو کے پہلے خواہ پیچھے اور اگر پانی مکروہ ہووے تو فقط وضو کرے

ساتوین فصل تیمم کے بیان مین

جب کوئی شخص پانی کی قدرت نرکھے اس سبب سے کہ اوس شخص سے ایک کوس کے فرق پر پانی
ہووے یا اوسکے پاس پانی ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر اوس پانی سے وضو کرے تو آپ یا جانور اوسکا
پیاسا رہے یا پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہے یا کوئی اس طرح کا جانور بیٹھا ہی کہ پھاڑ کھاوے
یا کنوان ہے مگر اوسکے پاس پانی نکالنے کا اسباب نہین یا کسیکے پاس پانی ہی اور وہ بے قیمت
نہین دیتا اور اوسکے پاس قیمت موجود نہین یا ہے اوسکے پاس مگر قیمت پانی کی اس قدر مانگتا
ہے کہ اوسمین اوسکا بڑا نقصان ہے یا اپنے گھر مین ہے اور پانی بھی موجود ہی مگر اوسکو بیماری ہے
اور جانتا ہے کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو بیماری زیادہ ہوویگی یا جاڑے کا ایام ہی اور جانتا ہے
کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو ضرر کریگا تو ان سب صورتون مین تیمم کریگا خواہ محدث ہووے خواہ جنب
محدث اوسے کہتے ہین کہ جسکو وضو نہووے اور جنب وہ ہی کہ جسکو نہانے کی حاجت ہووے خلاصہ یہ ہے کہ
تیمم مرد اور عورت دونون کیواسطے ہے وضو اور غسل کے بدلے مین اگر مرد ونکو حاجت غسل کی ہووے
یا اونکا وضو نہووے یا عورتون کو حاجت غسل کی ہووے یا اونکا وضو نہووے یا حیض و نفاس سے
صاف ہوئی ہین اور ان سبھونکو پانی کی قدرت نہووے اون عذرون کے سبب سے جو لکھ چکے تو
اوس وقت مین تیمم کرین اور عیدین اور جنازے کی نماز کیواسطے اگرچہ پانی موجود ہووے لیکن دہشت
ہووے اگر وضو کریگا وہ تو نماز نہ ملیگی تیمم درست ہے مگر بادشاہ کے تئین اور ولی ہے کے تئین پانی کے
ہوتے ہوئے تیمم درست نہین ہے اسواسطے کہ ان دونونکو نماز جانیکی دہشت نہین ہے لوگ انتظار
رہینگے اور جمعے کی نماز اور وقتی نماز کے فوت ہونیکی دہشت سے پانی کی قدرت رکھتے ہوئے تیمم درست
نہین ہے اسواسطے کہ اوسکا بدلہ موجود ہے جمعہ کا بدلہ ظہر اور وقتی کا بدلہ قضا اور صورت اوسکی یہ ہے

کہ پہلے نیت کرے تیمم کی اسواسطے کہ نیت تیمم مین فرض ہے تب دونون ہاتھونکو زمین پاک پر مارے
ایک بار اور مسح کرے تمام منہ کو بال جمنے کی جگہہ سے ٹھڈی کے نیچے تک اور ایک کان کی لہر سے دوسرے کان کی
لہر تک تب پھر دوسرے بار دونون ہاتھونکو مارے اور مسح کرے دونون ہاتھونکو کہنیون تک اس طرح
کہ پہلے بائین ہاتھ سے دہنے ہاتھ کو مسح کرے تب دہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کو مسح کرے اور اگر ذرا سا
کہین کوئی عضو باقی رہے تو تیمم درست نہوویگا اور بہتر یہہ ہے کہ اس طرح پر ہاتھونکو مسح کرے کہ پہلے بائین
ہاتھ کیواسطے … ہتھیلی سے دہنے ہاتھ کی پیٹھہ کو انگلیونکے سرے سے کہنی تک مسح
کرے تب دہنے ہاتھ کی پیٹھہ کو … اور … مسح کرے انگلیون کے سر تک اور اسیطرح سے دہنے ہاتھ
سے بائین ہاتھ کو مسح کرے اور تیمم مین بھی تین فرض ہین نیت کرنا اور منہ کا مسح کرنا اور دونون ہاتھونکا مسح
اور فقط دو بار ہاتھ … اور دو بار کفایت کرتا ہے لیکن … اگر … بار … نہوسکا
ہووے تو تیسری بار ہاتھ … اور انگلیونمین خلال کرے اور اگر ایک شخص کو حاجت نہانیکی ہووے اور
وضو بھی نہووے تو دونونکے واسطے ایک تیمم کرنا کفایت ہے مگر نیت دونونکی کرے اور اگر ایک ہی کے واسطے
نیت کی تو دوسرے کا تیمم نہوا مثلاً غسل کیواسطے نیت کی تو وضو کا تیمم نہوا یا وضو کے واسطے نیت کی تو
غسل کا تیمم نہوا تو مناسب ہے کہ دونونکے واسطے نیت کرے مگر تیمم ایک ہی کفایت ہے اور تیمم کرنا زمین پاک پر درست ہے
اور جو کچھہ کہ زمین کی جنس سے ہو اوس پر بھی تیمم درست ہے جس طرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہرتال اور چونا اور …
اور بھی محیط مین ہے مسئلہ تیمم کرنا پتھر پر درست ہے اگرچہ اوس پر گرد بھی نہووے اور گرد پر بھی
اور کچی اینٹ پر تیمم کرنا درست ہی اور جو چیز کہ زمین کی جنس سے نہین ہے اوس پر تیمم درست
نہین جس طرح چاندی اور سونا مگر جب تک کہ یہہ سب بھی گلائی نہووین اور مٹی مین ملی ہووین
تو تیمم درست ہی مسئلہ اور گیہون اور جو پر تیمم درست نہین ہے اور اگر انپر بھی غبار ہووے
تو درست ہی مثلاً ایک شخص نے دیوار گرائی یا گیہون ناپا اور اوسکے منہ اور ہاتھ پر گرد جمی
اوسنے تیمم کی طرح پر منہ اور ہاتھ کو اوسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہی اور اگر …
تیمم درست نہین اور ایک زمین پر پہلے نجاست تھی اور اب اوسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکھ گئی

تو اوس زمین پر تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہوگی اور اگر کپڑے پر یا اسباب پر یا دوسری چیز پر گرد
جمی ہو تو اوس سے تیمم درست ہے مسئلہ اور اگر کوئی شخص قید میں ہو اور پانی نپاوے وضو
کیواسطے مثلاً ایک قیدی ہو کہ اوسکو کافر وضو کرنے نہ دے یا ایک شخص ہے کہ اوسکو کسی نے
کہا ہے کہ اگر وضو کریگا تو تجکو قتل کرونگا تو اس صورت میں تیمم کرے اور نماز ادا کرے لیکن جس وقت
کہ ڈر اوسکا جاتا رہے یا منع دفع ہو جاوے تب نماز کو دوہراوے اور اگر قید ہو تو جس مکان میں ہو وہاں نہ پانی
ہے نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہے تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کھودے اور تیمم کرکے نماز ادا کرے اور اگر کھود
نسکے تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تب نہ پڑھے بلکہ پانی یا پاک مٹی کی انتظاری کرے اور
ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نمازیونکی مشابہت پر اشارہ سے نماز پڑھے اور جب عذر دفع
ہووے تب نماز دوہراوے اور یہ مسئلہ محیط میں ہے مسئلہ اگر کوئی آدمی اس طرح کے مکان پر جاوے کہ وہاں نہ تو
پانی ہے اور نہ خاک تمام کیچڑ ہے مثلاً پانی برسا ہے تو اس وقت رجوع ہے کہ وضو کرے اور نہ خاک باقی ہے کہ تیمم کرے
تو کپڑے یا بدن میں کیچڑ لگا دیوے جب سوکھ جاوے تب اوس سے تیمم کرے اور اگر کسیکو امید ہے کہ پانی ملیگا
تو مستحب ہے کہ نماز کی تاخیر کرے آخر وقت تک اور اگر اول وقت میں تیمم سے نماز پڑھ لی پیچھے پانی پایا
اور وقت باقی ہے تو نماز نہ دوہراوے اور جب کہ شبہ ہووے کہ پانی نزدیک ہے تو اوسکو ایک تیر کے
پہنچنے تک پانی ڈھونڈھنا واجب ہے اور پہنچے تیر کا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اور ابو یوسف
رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت کہ پانی ایسے مکان پر ہووے کہ اگر وہاں جاوے اور وضو کرے
تو قافلہ چلا جاوے اور اوسکی آنکھ سے غائب ہو جاوے تو اوس وقت میں تیمم درست ہے وہاں
نجاوے غرض یہ ہے کہ عاجزی کے وقت میں تیمم درست ہے اور تیمم کرنا نماز کے وقت میں
اور وقت ہونیکے پہلے درست ہے مسئلہ اور جس وقت بہت سا بدن جنب کا زخمی ہووے یا
بہت سا بدن محدث کا زخمی ہووے اور تھوڑا سا اچھا تو اوس حالت میں تیمم کرے اور اوس اچھے
بدن کو نہ دھووے اور اگر سب بدن اچھا ہووے اور تھوڑا زخمی تو تمام اچھے بدن کو دھووے
اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہووے خواہ وضو اور باقی مسئلہ زخم پر مسح کرنے اور پٹی پر مسح کرنیکا آگے لکھینگے

انشاء اللہ تعالیٰ **مسئلہ** اور جب تک کہ تیمم باقی ہے ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل جو چاہے سو ادا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے مثلاً بیمار تھا اور اب آرام ہوا یا جنگل میں تھا اب پانی ملا اوسکے کام کے موافق یعنے محدث تھا ہو تو وضو کے لائق اور جنب ہو تو غسل کے لائق واللہ اعلم بالصواب

آٹھویں فصل موزوں پر مسح کرنیکے بیان میں

مسئلہ جو شخص کہ موزہ پہنے ہوئے اوسپر پانوں کا دھونا فرض نہیں ہے پانوں دھونیکی جگہہ پر موزوں پر مسح فرض ہے اوس شخص کیواسطے **مسئلہ** اور مسح موزوں کا محدث کیواسطے ہے جنب کیواسطے نہیں یعنے کوئی کہ وضو کرتا ہے اس سبب سے کہ اوسکا وضو ٹوٹا ہے اوسکے واسطے مسح موزوں کا درست ہے اور جسکے تئیں حاجت نہانیکی ہے اوسکے واسطے مسح موزوں کا درست نہیں اور مسح موزوں کا ہاتھ کی تین انگلیوں کی برابر فرض ہے اور اسمین کمی درستی چیز فرض نہیں اور سنت اوسمین یہ ہے کہ پانوں کی انگلیوں کے سر سے شروع کرے اور پنڈلی تک کھینچ لیجاوے اور مسح کرے وقت ہاتھ کی انگلیونکو کھلی رکھے ملی نرکھے اور جب اوسمین یہ کرے انگلیونکا خط موزوں پر پڑتا ہے ہوو صورت اوسکی یہ ہے کہ سر کا مسح کرکے دوسرا پانی سے ہاتھ کو تر کرے دہنے ہاتھ کی انگلیونکو دہنے پانوں کے موزہ پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیونکو بائیں پانوں کے موزہ پر رکھے اور دونوں ہاتھوں کے تئیں پانوں کی انگلیوں سے پنڈلی تک کھینچے اور انگلیونکو کھلی رکھے اور مسح ایکبار کفایت ہے دوتین بار سنت نہیں اور موزوں کی اوپر کی طرف مسح کرے تلووں کی طرف نکرے اور موزہ اس طرح کا ہو کہ ٹخنونکو چھپاوے اور اگر موزوں کا منہ کشادہ ہو اس طرح پر کہ اوپر پانوں نظر پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن جب پانوں کی تین انگلی چھوٹیکے موافق ٹخنا کھلا ہو تو اوس موزہ پر مسح درست نہیں ہے اور جرموق پر بھی مسح درست ہے اگر چمڑے کا ہو اور جرموق اوسکو کہتے ہیں جو موزوں کے اوپر پہنا جاتا ہے اسواسطے کہ موزہ نجاست اور کیچڑ کے لگنے سے بچا رہے اور پائتابہ پر بھی جو سخت تیا ہو کہ بغیر باندھے پنڈلی پر کھڑا رہے اور گر نہ پڑے مسح درست ہے اور مسح موزوں کا تب درست ہوگا کہ جب پہننے کے وقت پورے وضو پر پہنا ہوگا گو کہ پہننے کے وقت پورا وضو نہو مثلاً ایک شخص نے پہلے پانوں

دھویا اور موزہ پہنا تب باقی بدن کو دھویا تو وضو پورا نہوا اور مسح درست ہوگا کیونکہ حدث کے
وقت مین پورا وضو پایا گیا پھر نیکے وقت مین پورا وضو ہونا شرط نہیں ہے کہ پورا وضو کرکے تب
موزہ پہنے اور مسح کی مدت مقیم کے واسطے ایک رات دن ہے اور مسافر کے واسطے تین رات دن جیسا کہ پیغمبر
صلعم نے فرمایا ہے یَمْسَحُ الْمُقِیْمُ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَّالْمُسَافِرُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھَا اسکے معنی یہ ہین کہ
مسح کرے موزون پر مقیم ایک رات دن اور مسافر تین رات دن اور مدت مسح کی حدث آنیکے وقت سے شمار کیجاویگا
مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضو کیا اور موزہ پہنا اور اوسکا وضو ظہر کے وقت تک رہا اور اوس
وضو سے ظہر پڑھی اور بعد ظہر کے اوسکا وضو ٹوٹا تو دوسرے روز کے ظہر تک اوسکی مدت ہے اور جب مسح
کی تمام ہوئی اور اوسکا وضو ہے تب پانوون دھونا فرض ہے فقط پانوونکو دھو ڈالے تمام وضو کرنا
ضرور نہیں اور مسح موزون پر صورت مرد و عورت دونون کے واسطے ہے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے مسح کو بھی توڑتی ہے
اور موزیکا اوتارنا خواہ دونون اوتارے خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہونا مسح کو توڑتا ہے اور دونون
پانوون بھی دھونا فرض کرتا ہے یعنی اگر وضو ٹوٹا اور موزہ نہین اوتارا ہے اور مدت تمام نہیں ہوئی ہے
تو اوس صورت مین وضو کرے اور مسح کرے موزون پر اور اگر موزہ اوتارا یا مدت تمام ہوئی تو اس صورت مین
اگرچہ وضو ہوگا مگر دونون پانوون کا دھونا فرض ہوگا فقط پانوون دھوویگا تمام وضو نہ دہراویگا اور اسیطرح
اگر پانی گیا دونون موزون میں خواہ ایک ہی کے اندر اس قدر کہ تمام پانوون دھو گیا خواہ بڑا حصہ پانوونکا تر ہوا
تو وہی حکم ہے یعنے دونون پانوون دھووے اور مناسب ہے اس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ اوتارا خواہ
ایک ہی موزہ مین پانی گیا اور سب پانوون خواہ بڑا حصہ پانوونکا دھولیا تو ان صورتون مین دونون
پانوون دھوویگا اور اگر موزہ مین پانی گیا اور اوسکا پانوون تر ہوا لیکن انگلیون برابر یا کم اوس سے
تو اس صورت مین مسح باطل نہوگا اور یہی محیط مین لکھا ہے اور بڑا حصہ ایڑیکا پنڈلی کی طرف باہر نکلنا
بھی حکم موزہ اوتارنیکا رکھتا ہے اور جو موزہ کہ پانوون کی چھوٹی تین انگلیون کے موافق پھٹا ہو
تو اوسپر مسح درست نہیں ہے اور اگر کم پھٹا ہو تو درست ہے اور اگر اسیطرح سے پھٹا ہے کہ اوسمین
چھوٹی تین انگلی پانوونکی ڈالیں سے جاوے مگر اوس سے اس قدر پانوون بغیر کھولے کھلا نہیں ہے تو اوسپر مسح جائز ہے

اور اگر اس طرح پر پھٹا ہو کہ ہر وقت بند رہے مگر چلتے وقت کھلے اوس قدر جیسے تین اونگلی کے برابر تو اوسپر مسح جائز نہیں ہے اور اگر ایک موزہ مین بہت جگہہ پھٹا ہو کہ جمع کرنے سے تین اونگلی کے موافق ٹھہرے تو اوسپر مسح درست نہیں اور اگر دونون موزے پھٹے ہوئے ہون اور دونونکو جمع کرکے اس قدر ٹھہری تو مسح درست ہے ایک موزیکا پھٹنا اس قدر مسح کو منع کرتا ہے اور عمامہ پر اور ٹوپی اور برقع اور دستانہ پر مسح درست نہین ہے

نوین فصل کھٹی اور زخم پر مسح کرنے کے بیان مین

مسئلہ مسح کرنا کھٹی پر جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہے درست ہے اور اگر کھٹی چنگے ہونیکے پہلے گر پڑے تو مسح باطل ہوو اور اگر زخم چنگے ہونیکے بعد کھٹی گرے تو اوس مقام کا دھونا فرض ہووے پھر اگر اوسکا وضو ہووے تو فقط اوسی مقام کو دھو ڈالے اور دوسرے مقام کا دھونا ضرور نہین اور اگر مسح کرنا کھٹی پر بھی ضرر کرے تو اوسکا ترک کرنا جائز ہے اور اگر ضرر نکرے تو مسح ترک کرنا جائز نہین ہے اور اسمین کچھ شرط نہین ہے کہ کھٹی طہارت کے وقت باندھی ہووے اگرچہ بے طہارت باندھی ہوو مسح درست ہے خواہ محدث ہووے خواہ جنب مثلاً ایک شخص غسل کرتا ہے جنابت کا اور اوسکے ہاتھ مین کھٹی بندھی ہے اور مسح کرتا ہے پانی کھٹی پر تو جائز ہے مسح کرنا اور یہی محیط مین ہے **مسئلہ** اور مسح کھٹی پر اوس وقت درست ہے کہ اوس عضو پر مسح نکر سکے خلاصہ یہ ہے کہ اگر اوس عضو کے دھونے سے ضرر ہووے تو مسح کرے عضو پر اور اگر عضو پر بھی نکر سکے اس سبب سے کہ اوسکو پانی ضرر کرے یا کھٹی بندھی ہووے اور اوسکا کھولنا ضرر کرے تو کھٹی پر مسح کرے اور جس وقت کہ سب عضو پر مسح کر سکے تو اوس وقت کھٹی پر مسح درست نہین **مسئلہ** اور جس کسیکا بدن پھٹا ہووے اور اوسکے دھونے سے عاجز ہوئے تو اوسپر پانی ڈھاوے اور اگر پانی بھی ڈھا نہ سکے تو مسح کرے اور اگر مسح بھی نکر سکے تو اوسکے گرد بگرد کو دھووے اوسکو چھوڑ دیوے اور کسیکا ہاتھ پھٹا ہووے اور وہ وضو سے عاجز ہووے تو کسی سے مدد چاہیے کہ وہ وضو کرا دیوے اور اگر مدد نچاہے اور تیمم کرے تو جائز ہے اور جب کسی نے پانوں کی بوائی پر دوائی لگائی تو وہ اوسی دوائی پر پانی ڈھاوے اور جب پانی ڈھا چکا دوا پر تب دوا گر پڑی تو اگر چنگے ہونے سے دوا گری تو اوس مقام کو دھووے اور اگر بغیر چنگے ہوئے دوا گری ہووے تو نہ دھووے اور جب کسی شخص نے

فصد لی اور اوسپر گدی رکھی اور پٹی باندھی تو اگر وہ شخص بغیر دوسرے کی مدد کے آپ ہی پٹی کھولے
اور باندھ سکتا ہی تو پٹی کھولے اور گدی پر مسح کرے پٹی پر جائز نہوگا اور اگر بغیر دوسرے کی مدد کے
کھولنے باندھنے نہین سکتا ہی تو اوسی پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کے نیچے جو اچھا
بدن ہے اوسکا دھونا زخم کو ضرر کرے تو پٹی ہی پر مسح جائز ہی اور اگر ضرر نکرے تو پٹی کو کھولے اور اچھے
بدن کو دھووے اور گدی پر مسح کرے اور اگر پٹی کا کھولنا ضرر نکرے مگر اوسکا اوٹھا لینا زخم کی جگہ
سے زخم کو ضرر کرے تو پٹی کو کھولے اور اوس جگہ سے نہ اوٹھاوے اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہے
اوسکو زخم کی جگہ تک دھووے تب پٹی کو باندھے اور زخم کی جگہ پر مسح کرے اور اگر اوسکا کھولنا
باندھنا مشکل ہووے جیسا کہ ہم لکھ چکے تو پٹی پر مسح کرے اور اس صورت مین جو بدن کہ اچھا ہے
کھولنے کی طرف پٹی کی گرہ کے نیچے اوسکا دھونا بھی ضرور نہین ہے اوسپر بھی مسح کفایت کرتا ہے
اسواسطے کہ اگر اوس طرف دھوویگا تو پٹی تر ہوگی اور اوسکی تری فصد کی جگہ پر پہونچے گی
اور لکڑی اور پٹی کے مسح مین یہ شرط ہے کہ تمام لکڑی اور پٹی پر مسح کرے اور جب پٹی یا لکڑی پر مسح کیا
پھر اوسکو کھولا اور اوٹھا لیا اوس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب ہے کہ مسح بھی پھیر کرے اور اگر
نکیا تو مضائقہ بھی نہین ہے اور اگر پٹی یا لکڑی زخم سے گر پڑی اور دوسری پٹی یا لکڑی اوسنے بدلی
تو بہتر یہی ہے کہ مسح بھی پھیر کرے اور اگر نکیا تو مضائقہ بھی نہین ہے اور تین بار اوسپر مسح کرنا کچھ
شرط بھی نہین ہے بلکہ ایک ہی بار کفایت کرتا ہے اور اوسکے واسطے کچھ مدت نہین مقرر ہے

دسوین فصل حیض اور نفاس اور استحاضہ اور معذور کے بیان مین

مسئلہ حیض وہ خون ہے کہ عورت بالغ کے رحم سے بغیر درد کے نکلتا ہی اور وہ عورت سن ایاس کو نہ پہونچی ہووے
اوسکا بیان صاف صاف لکھتے ہین انشاء اللہ تعالی عورت بالغ کے یہ معنی ہین کہ وہ عورت نو برس کی ہووے
اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے تو وہ حیض نہین ہے مثلاً چھ برس کی لڑکی یا سات برس کی خون دیکھے تو وہ
حیض نہین ہے بلکہ بیماری ہی اور جب نو برس کی لڑکی نے خون دیکھا تب وہ حیض ہے اور وہ بالغ ہوئی مسئلہ

اور جو خون کہ رحم سے نہ ہووے تو وہ حیض بھی نہین ہے اور اسی طرح جو خون کہ رحم سے مرض کے سبب سے آوے
مثلاً درد ہووے تو وہ بھی حیض نہین ہے اور حیض کا آنا مقرر کیا ہے سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ یہ ہے کہ
عورت ساٹھ برس کی ہووے پھر اگر سن ایاس کے بعد کچھ دیکھے تو وہ حیض نہین ہے مگر جب سیاہ رنگ خون یا خوب
سرخ رنگ خون دیکھے گی تب وہ بھی حیض ہوگا اور اگر زرد یا سبز یا مٹی کے رنگ خون دیکھے گی تو وہ استحاضہ
ہے اور بہت کم مدت حیض کی تین دن اور اوسکی راتین ہین اسکے یہ معنی ہین کہ تین روز کے گذرین جو رات
آتی ہووے اور یہ معنی نہین ہین کہ تین ہی رات اور تین ہی روز ہووین مثلاً ایک عورت نے شنبے کی فجر کو
خون دیکھا اور دوشنبے کے روز آفتاب ڈوبتے وقت خون موقوف ہوا اور اوسمین تین روز اور دو ہی
رات ٹھہری تو یہ حیض ہے اور بہت زیادہ مدت اوسکی دس دن ہین جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے اقل الحیض للجاریۃ البکر والثیب ثلثۃ ایام ولیالیھا واکثرہ عشرۃ ایام
اسکے معنی یہ ہین کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کیواسطے خواہ مرد نہ دیکھی ہووے خواہ مرد دیکھی ہووے تین روز
اور تین رات اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز طہر حیض سے پاک ہونیکو طہر کہتے ہین اور بہت کم مدت
طہر کی پندرہ روز ہین اور زیادہ کی حد نہین ہے اور طہر کہتے ہین اوس پاکی کو کہ عورت دو حیض کے بیچ مین
دیکھے مثلاً ایک عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسوین کو وہ صاف
ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہ بیس روز دو حیض کے درمیان مین گذرے
ہین اسکو طہر کہتے ہین مسئلہ حیض والی عورت حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکھے سوا
سفیدی خالص کے تو وہ حیض ہے اور حیض کے خون کے چھ رنگ ہین سرخ اور سیاہ اور زرد اور
سبز اور تیرہ رنگ اور مٹی کے رنگ تیرہ اوسکو کہتے ہین کہ سفیدی مائل ہووے اور مٹی کے رنگ
اوسکو کہتے ہین کہ سیاہی مائل ہووے مسئلہ حیض کی مدت مین دو خون کے بیچ مین جو پاکی دیکھے
تو وہ بھی حیض مین داخل ہے مثلاً ایک عورت کی عادت ہے کہ اوسکو چھ روز حیض آتا ہے
اور اوسنے دو روز خون دیکھا اور دو روز پاک رہی تب پھر دو روز خون دیکھا تو وہ دو روز
بیچ مین پاک رہی ہے وہ دو روز بھی حیض مین داخل ہین اور اوسکو طہر متخلل کہتے ہین اور حیض کا

یہ حکم ہے کہ عورت حیض والی نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے مگر جب پاک ہووے تب جتنے روزے روزہ
نہیں رکھا ہو اوتنے ہی روز قضا کا روزہ رکھے اور جو نماز اوس حالت مین قضا ہوئی ہے اوسکی
قضا نہ پڑھے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت آدم صلوات اللہ علیہ اور حوا رضی اللہ تعالی عنہا
جہان مین آئے تب حوا نماز مین تھین کہ حیض دیکھا اور حوا نے بہشت مین حیض نہ دیکھا تھا اور جب
حوا کو نماز مین حیض آیا تب حوا نے حضرت آدم صلوات اللہ علیہ سے پوچھا کہ نماز ادا کرون یا نہین حضرت
آدم نے حضرت جبرئیل سے پوچھا حضرت جبرئیل نے اللہ تعالی سے پوچھا حکم ہوا کہ نماز نہ ادا کرے بعد چند روز کے
پھر حیض آیا تب حوا نے حضرت آدم سے پوچھا کہ روزہ رکھون یا نہین حضرت آدم نے کہا روزہ مت رکھو پھر
جب حوا حیض سے پاک ہوئین تب حضرت جبرئیل نے اللہ کا حکم پہونچایا کہ حوا سے کہو کہ روزہ قضا کا رکھے
تب حضرت آدم نے مناجات کی کہ بار خدایا نماز مین تو قضا کا حکم نہوا جواب آیا کہ نماز کو تو نے فرمایا تھا
کہ مت پڑھ پھر اوسکی قضا بھی نہ پڑھی اور روزہ کو تو نے کہا کہ مت رکھ پھر اوسکی قضا رکھے اور
حیض والی عورت مسجد مین نجاوے اور طواف کعبے کا نکرے اور اوس عورت کے بدن سے جو ازار کے
نیچے ہے ناف سی لیکے زانو تک فائدہ لینا مرد کو حرام ہے اور بوسہ لینا اور جو بدن کہ ازار کے
اوپر ہے اوسکا چھونا حلال **مسئلہ** شوہر کے تئین اپنی عورت سے اور مولے کے تئین اپنی لونڈی سے
حیض کی حالت مین جماع کرنا حرام ہے اور جو شخص کہ حلال جانے تو وہ کافر ہووے **مسئلہ** اگر کسی
شخص کے تئین غلطی سے یا نادانی کے سبب سے حیض کی حالت مین اپنی عورت سے اتفاق
جماع کا پڑا تو واجب ہے اوسپر کہ اوس دن استغفار کرے اور مستحب ہے کہ ایک دینار یا آدھا دینار
صدقہ دیوے اوسکا کفارہ اور عورت حیض والی قرآن نہ پڑھے جنب اور نفسا کی طرح بخلاف
محدث کے کہ وہ قرآن بغیر چھوئے پڑھے اور عورت حائض و نفسا قرآن بھی نہ چھوئے محدث
اور جنب کی طرح مگر جزو دان مین ہووے تو چھوئے چارون چھو سکین یعنے محدث اور جنب اور
حائض اور نفسا محدث اور جنب کے معنی تو لکھ چکے ہین اور حائض اوس عورت کو کہتے
ہین جو حیض مین ہووے اور نفسا اوسکو کہتے ہین جو نفاس مین ہووے اور نفاس کا بیان آگے ہے

لکھتے ہین انشاء اللہ تعالیٰ اور مکروہ ہے قرآن شریف کا چھونا اوسکے تئین جسکو حیض ہے اور
نفاس وہ خون ہے کہ لڑکا پیدا ہونے کے پیچھے آتا ہے اور اوسکی کم مدت کی حد نہین ہے اور اوسکی
بہت زیادہ مدت کی حد چالیس روز ہین اور اگر جوڑا لڑکے پیدا ہووین ایک پہلے اور ایک
پیچھے تو پہلے لڑکے پیدا ہونے کے بعد سے نفاس ہے اور اگر حمل گر پڑے اور بعضا عضو اوسکا بنا
ہووے تو وہ بھی لڑکا ہے اور وہ عورت نفاس والی ہے اور حیض و نفاس کا ایک ہی حکم ہے جیسا کہ
لکھ چکے ہین حیض کے واسطے ویسا ہی نفاس کے واسطے بھی ہے اور جس عورت کا خون موقوف ہوا
حیض اور نفاس کی بڑی مدت کے بعد یعنی دس روز کے بعد حیض موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد
نفاس موقوف ہوا تو اوس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست ہے اور جو عورت دس روز سے کم مین
حیض سے صاف ہوئی اور چالیس روز سے کم مین نفاس سے صاف ہوئی تو اوس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہین ہے
مگر جب اوس پر وقت گذر جاوے اوتنا کہ غسل کر سکے اور تحریمہ نماز کا باندھ سکے تو اتنی دیر کے بعد اوس سے جماع
درست ہے اگرچہ غسل نکیا ہو اور جو اتنا نہ گذرا ہے تو بے غسل درست نہین ہے اور جب کسی عورت کا خون موقوف
ہووے عادت سے پہلے یعنی تین یا چار یا پانچ یا چھہ یا سات یا آٹھہ یا نو روز مین اور اوسکی
عادت سے کم ہووے مثلاً اوسکی عادت تھی ظہر کے وقت تک اور یہ خون موقوف ہوا دوپہر کے وقت
تو اوس عورت پر واجب ہے کہ غسل مین دیری کرے نماز کے آخر وقت تک اسواسطے کہ شاید
پھر خون آجاوے کیونکہ اوسکی عادت سے پہلے موقوف ہوا اور اتنی دیری نکرے کہ وقت مکروہ
ہو جاوے بلکہ وقت مستحب تک دیری کرے اور اگر خوف نماز جانے کا ہووے تو غسل کرکے نماز
پڑھ لے ایسا نکرے کہ نماز فوت ہو جاوے مسئلہ اگر ایک عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ
مین پاک ہوئی تو اوسکو چاہیے ہے کہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر نرہے کہ چالیس روز
گذرین اور جو بعضی عورتین چالیس روز سے کم مین پاک ہوتی ہین اور نماز نہین پڑھتی
ہین جب تک کہ چالیس روز نہین گذرتے ہین یہ اونکی نہایت غلطی ہے ایسا ہرگز نکیا
چاہیے مسئلہ اور جو خون کہ حیض کی کم مدت یعنی تین روز سے کم مین بند ہوا یا اوسکی بڑی مدت

یعنی دس روز سے زیادہ ہوئے یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہوئے یا حاملہ عورت خون
دیکھے تو یہ سب استحاضہ ہے یا جو عادت اوسنے حیض اور نفاس کی پہچان رکھی ہے اوس سے
زیادہ ہو وے تو وہ بھی استحاضہ ہے مثلاً ایک عورت کی عادت حیض کی سات روز تھی اور دس تئے
بارہ روز خون دیکھا تو یہ پانچ روز جو سات روز کے بعد ہین استحاضہ ہے اور وہ سات روز
حیض اور ایک عورت ہے کہ اوسکی عادت نفاس کی تیس روز تھی اور اوسنے سینتالیس روز خون
دیکھا تو یہ بیس روز جو تیس روز کے بعد ہین استحاضہ ہے اور وہ تیس روز نفاس ہے اور یہ حکم
معتادہ کیواسطے ہے معتادہ اوسکو کہتے ہین کہ جسکے تیئن حیض اور نفاس ہوا ہووے اور جو عورت
ایسی ہے کہ اوسکو کبھی حیض اور نفاس نہین ہوا تھا اور وہ بالغ ہوئی تو استحاضہ ہین یعنی اوسکا
خون زیادہ روز تک جاری رہا تو اوسکے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز ہین اور جو خون کہ
دس روز سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے اور نفاس اوسکے واسطے چالیس روز ہے اور باقی
روز جو چالیس سے زیادہ ہین وہ استحاضہ ہے اور استحاضہ کا یہ حکم ہے کہ جس عورت کو استحاضہ ہووے
وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اوسکا شوہر جماع کرے **مسئلہ** عورت استحاضہ والی اور
جس شخص کے زخم ہو وے اس طرح کا کہ اوسمین سے خون یا پیپ بہی جاوے یا کسی شخص کے پیشاب بہا
جاوے یا ناک سے خون بہا جاوے یا اوسکے شکم سے بے اختیار ہوا چلی جاوے اور اوسکو قدرت ضبط کی
نہووے یا اس طرح کا دوسرا آزار ہووے تو ان سبکا یہ حکم ہے کہ یہ سب ہر نماز کے وقت مین وضو کرین اور اسی
وضو سے فرض نفل جو چاہین سو ادا کرین جبتک کہ وقت نماز کا باقی ہے ان سبھونکا وضو بھی باقی ہے
اور جب وقت گذر جاوے ان سبھون کا وضو بھی ٹوٹ جاوے دوسری جو نماز آنے والی ہے
اوسکے واسطے دوسرا وضو کرین اور ان سبھونکا وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہے اور
وقت کے آنے سے نہین یعنی اگر ظہر کے وقت آنے کے پہلے معذور نے وضو کیا اور وضو کے
بعد ظہر کا وقت آیا تو اوسکا وضو نہ ٹوٹا اور اگر ظہر کے وقت مین وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا
تو اوسکا وضو بھی جاتا رہا اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہین اور یہ کوئی خیال کرے کہ اوسکا

وضو وقت جانیکے پہلی ٹوٹتا ہی نہین اسکے یہ معنی ہین کہ معذور کا وضو اوس عذر کے سبب سے جو رکھتا ہی نہین ٹوٹتا جب تک کہ وقت باقی ہے اور دوسری چیز سے تو ٹوٹنا چاہیے مثلاً ایک شخص کے زخم سے خون جاری ہے اور اوسنے وضو کیا تو جب تک کہ وقت باقی ہو اوس خون بہنے سے وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر دوسری چیز وضو کی توڑنیوالی آویگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اوسکا وضو ٹوٹیگا اگرچہ وقت باقی رہیگا اور عذر کی ثابت ہونیکی حد یہ ہے کہ وہ عذر یعنی استحاضہ خواہ ہوا وغیرہ ایک وقت نماز کا تمام الیوے اس قدر کہ تمام وقت مین وضو اور نماز کی وہ شخص فرصت نپاوے اور عذر کے باقی رہنے کی یہ شرط ہے کہ ہر وقت پایا جاوے اور جب ایک وقت نماز کا اوس حدث سی خالی گذرے تو وہ شخص عذر سے باہر آوے وہ معذورین مین داخل ہووے اور اگر ایک شخص کے تئین ایک نماز کے بیچ وقت مین کوئی حدث جس طرح سے ہوا یا خون زخم کا یا ناک کا یا دوسرا کوئی آوے اور وہ حدث جاری ہوجاوے تو وہ شخص توقف کرے اور انتظار کرے کہ وہ حدث موقوف ہوتا ہے یا نہین اور اگر وہ حدث موقوف نہووے اور نماز کا وقت آخر ہونے لگے تب اوسی حدث کی حالت مین وضو کرکے نماز ادا کرے پھر اگر وہ حدث دوسری نماز کے وقت کو بھی الیوے تو وہ شخص معذورین مین داخل ہووے اور وہ نماز جو اوسنے پڑھی تھی وہ درست ہوئی اور اگر دوسری نماز کے وقت کو نہ لیا اور حدث موقوف ہوا تو اوس شخص کا عذر ثابت نہوا اوس نماز کو دوہراوے اسواسطے کہ وہ حدث آدھے ہی وقت تک رہا اور عذر ثابت ہونیکی یہ شرط لکھ چکے ہین کہ ایک وقت نماز کا تمام لیوے اور یہان اوس شخص کو بیچ وقت مین حدث ہوا تھا اور دوسرے وقت کو نہ لیا تو اوس صورت مین آدھا ہی وقت ٹھہرا اس سبب سے وہ شخص معذور نہوا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسیکے ہر وقت پیشاب جاری رہے یا زخم سی خون جاری ہی یا عورت کو استحاضہ ہووے یا کسیکی ناک مین خون جاری رہے یا کسیکے پیشاب کے مقام سے خون یا پیپ جاری رہے یا دوسرا کوئی حدث مین گرفتار ہووے تو وہ شخص نماز اوسی حالت مین پڑھے مگر پانچون وقت تازہ تازہ وضو کیا کرے فائدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسکے عورت حیض والی سے نماز کرے

وقت مین ستر دفعہ استغفر اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ ہزار رکعت کا ثواب دیوے اور ستر گناہ اوسکے
بخشے اور ستر درجے بہشت مین دیوے اور استغفار کی لفظ کے ہر حرف کے بدلے مین ایک نور دیوے
اور جتنے بال کہ اوسکے بدن مین ہین ہر بال کے شمار کے موافق ثواب حج اور عمرہ کا لکھے اور
جب حیض سے پاک ہووے اور غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد
تین بار قل ہو اللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اوسکے تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ گذرے ہوے بخشے
اور دوسرے حیض تک اوسپر گناہ نہ لکھے اور وہ عورت ستر شہید کا ثواب پاوے اور بہشت مین
اوس عورت کے واسطے محل درست کرین اور اوسکے سر مین جتنے بال ہین ہر بال پیچھے اوس
عورت کے تئین ایک نور دیوین اور اگر دوسرے حیض کے پہلے مرے تو شہید مری ہووے **فائدہ**
مستحب ہے حیض والی عورت پر کہ ہر نماز کے وقت مین وضو کرے اور سبحان اللہ کہا کرے اس قدر کہ
کہ اوس قدر دیر مین اگر نماز پڑھتی تو پڑھ چکتی اور بہت فائدہ ہے کہ اوس عورت سے نماز کی عادت نہ جاتی رہے

گیارھوین فصل نجاست کے پاک کرنیکے بیان مین

جو نجاست کہ نظر آتی ہے یعنے خشک ہونے کے بعد نشان معلوم ہوتا ہے جس طرح خون وغیرہ ہے
تو اوس نجاست سے نمازی کا بدن اور جا نماز اور کپڑا پاک ہوتا ہے پانی کے دھونے سے اور
اوس چیز کے دھونے سے جو بہنے والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے سے
جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ جاوے جس طرح پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے
سے جو کچھ لگا ہووے جس طرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہے اور پاک ہوتا ہے دھونے سے جب کہ
اوس نجاست کا نشان مٹ جاوے جب اس طرح کی نجاست ہووے کہ اوسکا داغ چھوٹنا پانی
سے بغیر صابون کے مشکل ہووے جس طرح سے مینہدی کا رنگ یا تیل ناپاکی ملا ہووے یا دوسری
چیز اس طرح کی لگی ہووے تو اس صورت مین فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہے اگرچہ داغ نہ چھوٹے
کیونکہ دھونے مین اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہگیا تو کیا مضائقہ اور وہ جو بہنی اوپر بیان کیا کہ
جو چیز بہنے والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اوسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ

جاوے تو اس طرح بیان کرتے ہیں شراب اور پیشاب وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب اور پیشاب بہنے والا ہے مگر پاک نہیں اور دودھ اور تیل وغیرہ بھی نکل گیا کیونکہ یہ سب بہنے والے بھی ہیں اور پاک بھی ہیں اور پاک انکے دھونے سے جو کچھ لگا ہوگا تو نہ چھوٹیگا مسئلہ اور جو نجاست کہ نظر نہ آوے یعنے خشک ہونیکے بعد اوسکا نشان معلوم نہووے جس طرح شراب اور پیشاب وغیرہ تو اس طرح کی نجاست اگر بدن مین لگی ہووے تو تین بار دھونا کفایت ہے اور اگر کپڑے مین لگی ہووے تو تین بار دھوئے اور ہر بار نچوڑے اور یہ شرط ہے کہ تیسری بار خوب سا نچوڑے اپنی قوت کے موافق اور جو چیز کہ نچوڑنے کے قابل نہووے جس طرح چٹائی اور جاجم وغیرہ تو اوسکے تین دھووا ور دھوکے چھوڑ دے اس قدر کہ سب پانی ٹپک جاوے اور جب ٹپکنا موقوف ہو جاوے تب پھر دھووا ور چھوڑ دیو یہانتک کہ ٹپکنا موقوف ہو جاوے اسی طرح تین بار کرے مسئلہ اور موزہ اور جوتہ زمین پر ملنے سے پاک ہوتا ہے اگر اوسمین تندار ناپاکی لگی ہووے مثلاً غلیظ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اس قدر ملے کہ ناپاکی سب چھوٹ جاوے اور اگر تندار ناپاکی نہووے جس طرح پیشاب وغیرہ تو فقط دھونے سے پاک ہوتا ہے مسئلہ اگر کپڑا یا بدن یا دوسری چیز مین منی لگجاوے تو دھونے سے پاک ہووے خواہ منی خشک ہووے خواہ تر اور خشک ملنے سے بھی پاک ہوتی ہے اور جسمین ناپاکی نہ اثر کرے جس طرح شمشیر اور چھری اور آئینہ اور تانبے کی دیگ اور جو چیز کہ مثل اسکے ہی زمین پر ملنے سے پاک ہووے یا دھونے سے اور زمین اور اینٹ کا فرش سوکھ جانے سے اور نجاست کا اثر مٹ جانے سے پاک ہووے اور اوسپر نماز پڑھنا درست ہے مگر تیمم درست نہیں اور درخت اور گھاس جب تک زمین پر کھڑی ہین تب تک اگر نجس ہو جاوین تو سوکھنے سے پاک ہوتین اور جب کاٹی جاوین تب اگر نجس ہو جاوین تو بغیر دھوئے پاک نہووین

بارھوین فصل نجاست کی قسم اور اوسکے حکم کے بیان مین

اور نجاست دو قسم ہے غلیظہ اور خفیفہ مسئلہ غلیظہ کہتے ہین بہت ناپاک کو جس طرح شراب اور آدمی کا پیشاب اور غلیظ اور منی اور قے اور خون اور سب لید اور سب گوبر یہ نجاست غلیظہ ہے اور صاحب محیط

اور صاحب شرح وقایہ کا بھی یہی قول ہے اور فتاوی مختصر شافی مین بھی یہی ہے مسئلہ اور جس جانور کا گوشت حرام ہے اوسکا پیشاب اور گوہ نجاست غلیظہ ہے جس طرح گدھا اور بلی اور چوہا وغیرہ اور مرغی کا پیخال اور بط کا بھی غلیظہ ہے اگرچہ انکا گوشت حلال ہے مسئلہ اور خفیفہ کہتے ہین کم ناپاک کو گھوڑے کا پیشاب اور جسکا گوشت حلال ہے اوس جانور کا پیشاب جس طرح گاے اور بکری اور اونٹ وغیرہ اور پیخال اون چڑیونکا بھی جنکا گوشت حرام ہے جس طرح باز وغیرہ خفیفہ ہے مسئلہ اور پیخال اون چڑیونکی جنکا گوشت حلال ہے تو وہ مگر جس پیخال مین بدبو آتی ہو ناپاک ہے جس طرح پیخال مرغی اور بط کی جیسا کہ ہم لکھ چکے مسئلہ اور کبوترا ور تیتر اور مور اور گوریّا وغیرہ کا پیخال پاک ہے مسئلہ اور نجاست غلیظہ سے درم شرعی کے موافق معاف ہے اور اگر درم شرعی سے زیادہ ہووے تو نہین یعنی اگر نجاست غلیظہ درم شرعی کے برابر لگی ہووے اور نماز پڑھ لیوے تو معاف ہے اور زیادہ مین نہین معاف اور درم شرعی کا اندازہ ہتھیلی کے غار برابر ہے یعنے ہتھیلی جب کشادہ کرے اور پانی لیوے تب جہانتک پانی ٹھہرا رہے وہی غار ہتھیلی کا ہے مسئلہ اور نجاست خفیفہ کپڑے کے چوتھے حصے سے کم تک معاف ہے اور جب کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک ہووے تب نہین یعنے جب تک کپڑا ناپاک ہے چوتھے حصے سے کم تب تک نماز اوس کپڑے سے درست ہے اور جب چوتھا حصہ پورا ناپاک ہوا تب نماز درست نہین مسئلہ اور مچھلی کا خون ناپاک نہین ہے مسئلہ اور گدھے اور خچر کا لعاب پاک چیز کو ناپاک نہین کرتا ہے اسواسطے کہ وہ مشکوک ہے اور پاک چیز کی پاکی شک سے نہین جاتی مسئلہ اور پیشاب کرتے وقت جو سوئی کی نوک برابر چھینٹ پڑے تو وہ کچھ چیز نہین ہے مسئلہ اور جس کپڑے کا استر ناپاک ہووے تو اوسکے ابرے پر نماز درست ہے مسئلہ اور جس بچھونے کا ایک کنارہ ناپاک ہووے اوسکے دوسرے کنارے پر نماز درست ہے خواہ اوسکے ایک کنارے کے ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ وہ بچھونا بجاے زمین کے ہے اور یہ مسئلہ فتاوی مختصر شافی مین ہے اور یہی شرح وقایہ مین بھی ہے مسئلہ اور اگر ایک کپڑا پاک ہووے اور اوسمین ناپاک کپڑا بھیگا ہوا لپیٹا گیا ہو اور اوس ناپاک کپڑے کی تری اس پاک کپڑے مین آگئی ہووے مگر اس قدر تری آئی ہووے

کہ نچوڑنے سے نہ نچڑے تو اوس پاک کپڑے کے اوپر نماز درست ہی اور اگر ایک کپڑا پاک بہیگا ہوا سوکہی
مکان پر جو مٹی اور گوبر سے لیپا ہے رکھا گیا تو اوس کپڑے پر نماز درست ہی اور اگر کسی شخص کے کپڑیکا
ایک کنارہ ناپاک ہوگیا اور اوس شخص کو سہو ہوا اور اوس شخص نے کوئی کنارہ اوس کپڑیکا
بغیر ٹھہرائے ہوئے دھو ڈالا تو وہ کپڑا پاک ہے کیونکہ اس مسئلے کی طرح مثلاً ایک شخص نے گیہون پر
گدھے دنوری چلائے اور گدھے نے اوسپر پیشاب کیا اور اوس گیہون کے دو حصے ہوئے اور اس
گیہون کے مالک دو شخص ہین دونون شخصون نے اپنا اپنا حصہ لے لیا مثلاً دو من تہا ایک ایک من
لے لیا تو اس صورت مین دونون حصے پاک ہین اسواسطے کہ احتمال ہے دونون کے تئین کہ دوسرے
حصے مین نجاست ہوگی یا اوسمین سے کچھ فقیر کو دیا تو اس صورت مین بہی سب پاک ہے
اسواسطے کہ احتمال ہی کہ نجاست اوسمین گئی اور اوس پاکی کا اعتبار ضرورت کیواسطے ہی تاکہ حرج نہووے

تیرہوین فصل استبرا اور استنجا اور استنقا کی بیان مین

پیشاب کے بعد تین بار کہنکاری اور اوس عضو کی نیچے کے پاس سے نرم نرم تین بار دوہے گلے کی
پستان کی طرح اور اوس عضو کے سوراخ کو زمین یا کلوخ پر مسح کرے جسمین جو پیشاب باقی ہو وے وہ
نکلجاوے اور کلوخ لیکر ٹہلے مسئلہ اور شرح اور اد مین فتاوی حجت سے لکہا ہی کہ مناسب ہے کہ وضو
کرنیوالیکو ٹہلنے کے بعد استنجا کرے اسواسطے کہ شاید اوسکے پیشاب کی مکان سے کچھ نکلے تو پہر وضو
دوہرانیکا محتاج ہووے مسئلہ اور اس ٹہلنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ چار سو قدم ٹہلے اور
بعضے تین سو قدم اور بعضے دس قدم اور بعضے کہتے ہین کہ جتنے برس کی اوسکی عمر ہووے اوتنے قدم اور
بعضے کہتے ہین کہ زمین پر پانون مارے اور کہنکارے اور دہنے پانونکو بائین پانو مین اور بائین
پانونکو دہنے پانو مین نیچے خواہ اونچے بہی سے نیچے کو اوترے لیکن صحیح یہ ہے کہ آدمیونکی طبیعت مختلف ہی
پہر جسمین جسکی تسلی ہو جاوے کہ اب ہم پاک ہوئے ہی معتبر اور درست ہی کہ وہ اسی طرح استنجا کرے اسواسطے
کہ ہر ایک آدمی اپنے احوال سے خوب خبر رکہتا ہی مسئلہ بعد اوسکے پانی سے تین مرتبہ اوس عضو کو بائین
ہاتہہ سے دہووے اور تین یا دس مرتبہ بائین ہاتہہ کو بہی دہووے کہ نکہ یہ مستحب ہے اور اگر پانی میسر نہووے تو استنجا

فقط کلوخ سے کفایت ہے اور اوسکو استبرا کہتے ہیں اور یہی فتاوے مختصر شافی میں بھی لکھا ہے کہ
اوسکو استبرا کہتے ہیں یعنی جو پیشاب باقی ہے اوس سے پاکی طلب کرنا اور غائط سے فراغت ہونیکے
بعد نجاست پاک کرنیکو استنجا کہتے ہیں اور غائط کہتے ہیں جا ضرور کو صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر احتیاج
غائط کی رکھتا ہوئے تو پہلے آستین اوٹھا لیوے بعد اوسکے بائیں ہاتھ میں کلوخ یا کم یا زیادہ
لے لیوے اور جا ضرور میں آوے اور جب جا ضرور میں جاوے تب پہلے بایان پاؤن رکھے اور بیٹھتے
پھرتے وقت قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نکرے اور جس چیز پر خدا تعالی کا نام لکھا ہوئے یا قرآن میں سے
کچھ لکھا ہوئے تو اوسکو اپنے ساتھ نہ لیجاوے اور جا ضرور کے پہلے کلوخ درست کر لیوے اور ننگے سر
نجاوے اور جا ضرور میں آنیکے پہلے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالی کے ساتھ پناہ مانگ
اور کہے أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور جا ضرور بیٹھتے
وقت بائیں پاؤن پر زور کرے جسمین جلدی فراغت ہوئے اور جس جگہ جا ضرور بیٹھے اوس جگہ پانی
سے استنجا نکرے اور اگر میدان میں ہوئے تو آدمیون سے دور جاوے جسمین کسیکی نظر نہ پڑے اور جس جگہ پر
بیٹھیگا وہان پہونچنے کے پہلے ستر نہ کھولے اور آدمیون کے بیٹھنے کی جگہ پر اور میوہ دار درخت کے نیچے
جا ضرور پھرنے نہ بیٹھے اور ہوا کے مقابلے پر اور بلندی کی طرف پیشاب نکرے اور آفتاب اور
مہتاب کی طرف بھی نہ دیکھے فرشتون کی تعظیم کی سبب سے جو اوسپر مقرر ہیں اور جب جا ضرور
پھر چکے تب کلوخ لیوے اس طرح پر کہ مرد ہوئے تو گرمی کے دنون میں پہلے کلوخ کو آگے سے
پیچھے کو لیجاوے اور دوسرے کلوخ کو پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرے کلوخ کو پھر آگے سے
پیچھے کو لیجاوے اور اگر زیادہ کی حاجت ہووے تو زیادہ لیوے اسواسطے کہ استنجا کرنا تین کلوخ
سے سنت ہے اور اسمین کچھ عدد نہیں مقرر ہیں خواہ تین سے کم میں صفائی ہوئے خواہ زیادہ
میں غرض صاف ہونے سے ہے اور کلوخ اس طرح پر لیوے کہ پاک بدن پر نہ پہونچے اور گرمی
کے دنون میں اسواسطے آگے سے پیچھے کو لیجانا کہا کہ خصیہ گرمی میں لٹک آتا ہے اوسمین کچھ
لگ نجاوے اور جاڑے کے دنون میں گرمی کے اولٹے کرے یعنی پہلا کلوخ پیچھے سے آگے کو لاوے اور

دوسرا آگے سے پیچھے کو پہونچاوے اور پھر تیسرا پیچھے سے آگے کو لاوے کیونکہ جاڑے مین خصیہ نہین لٹکتا ہے اوسمین لگنے کا خوف نہین ہے اور پہلا کلوخ پیچھے سے آگے کو لانے مین زیادہ صفائی ہوتی ہے اور اگر عورت ہووے تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگے سے پیچھے کو لیجاوے اسواسطے کہ اوسکے اندام نہانی مین نہ لگے اور دوسرا پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرا آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور عورت کیواسطے کلوخ لینے مین گرمی جاڑا برابر ہے ہمیشہ اسی طرح پر کیا کرے اور کلوخ کے بعد پانی سے آبدست کرنا ادب ہے جب چاہے کہ پانی سے استنجا کرے تب کشادہ ہوکے بیٹھے اور پہلے ہاتھ کو دھوئے تب بعد اوسکے اونگلی کے پیٹ سے آبدست کرے خواہ ایک اونگلی خواہ دو خواہ تین مگر اونگلی کی نوک سے آبدست نکرے کیونکہ اوس سے بواسیر ہوتی ہے اور جب آبدست کرچکے تب پھر دوسری بار ہاتھ دھووے **مسئلہ** اور بہت زیادہ عدد استنجے کے سات مرتبہ ہین اور بہت کم تین مرتبہ اور پانچ مرتبہ بھی ہے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ اس قدر دھوئے کہ اوسکے دل کی تسلی ہوجاوے اور بائین ہاتھ سے آبدست کرے **مسئلہ** جس وقت نجاست درم شرعی سے زیادہ اوس مقام کے گرد بگرد لگی نہوئی تو اوس وقت استنجا کرنا پانی سے سنت ہوئے اور اگر درم شرعی سے زیادہ لگی ہوئے تو اوس وقت استنجا کرنا پانی سے فرض ہوئے اور اگر درم شرعی کے برابر لگی ہو تو اوس وقت استنجا کرنا پانی سے واجب ہے لیکن فضل اسی مین ہے کہ پانی ہی سے استنجا کرے مگر جو مقام ایسا ہو وے کہ وہانپر پانی سے آبدست کرے تو آدمیون کی نظر اوسکی عورت پر پڑے اور اوس سے بدن چھپ نسکے تو اوس مقام مین کلوخ پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تا کہ بدن کھولنے سے فاسق نہوئے **مسئلہ** اور استنجا کرنا پتھر اور مٹی کے ڈھیلا اور خاک اور ریگ اور لکڑی اور نمدی اور روئی اور پورانے کپڑے سے روا ہے اور ہڈی اور ٹھیکری اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گھاس اور کوئلے سے اور اوس چیز سے کہ ناپاک ہے جس طرح گوبر اور اوس چیز سے کہ کھانے کی ہے جس طرح نمک اور داہنے ہاتھ سے اور کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے اور اچھے کپڑے سے اور لکڑی اور تیز پتھر سے مکروہ ہے مگر وہ ضرورت کے وقت سوا گوبر اور کاغذ کے ان سب چیزون سے

اور داہنے ہاتھ سے درست ہی **مسئلہ** کنز العباد میں لکھا ہے کہ کاغذ سے اگرچہ سفید ہووے استنجا نکرے اسواسطے کہ کاغذ کی تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہی اور آبدست کے بعد تھوڑی کپڑے سے پانی کو پونچھے تاکہ زانون پر نہ ٹپکے اور یہ آداب ہی اسکو استنقا کہتے ہین ؀

تیسرا باب نماز کی بیان مین

اور اس باب مین تینتیس ۳۳ فصلین ہین

پہلی فصل نماز کے وقتونکے بیان مین

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق ہے اور صبح ایک چوڑی سی سفیدی ہے کہ وہ آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوتی ہے اور اوس وقت سے جب تک کہ آفتاب نکلے وقت باقی رہتا ہے اور دراز سفیدی جو ظاہر ہوتی ہے اوسکو صبح کاذب کہتے ہین وہ رات مین داخل ہے فجر کی نماز کا وقت نہین ہے اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جبتک کہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اوسکا دونا ہووے یہ ایک روایت مین ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے اور دوسری روایت مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے یون ہے کہ جبتک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اوسکے برابر ہووے اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور سایہ اصلی کے معنی انشاء اللہ تعالی بیان کرتے ہین **مسئلہ** جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہچانے تب ایک جگہہ برابر زمین پر ایک لکڑی کھڑی کرکے گاڑے اور اوس لکڑی کے سائے کے سر پر ایک نشان کر دیوے پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا ہے تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر نہین آیا اور جب کہ سایہ نہ کم ہووے اور نہ زیادہ تب اوسکے تئین استوا کہتے ہین اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہی اور فتاوی مختصر شافی اور شرح ہدایہ مین بھی لکھا ہی اور ملک العلما قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اوس سائے کو کہتے ہین کہ جہان سے کم ہوتا سایہ کا موقوف ہووے اور زیادہ ہونا شروع ہووے اور یہ وہی مضمون ہے جو لکھ چکے خلاصہ یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا ہو سایہ اصلی چھوڑ کے اور دوسری روایت کے بموجب

جب ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہو سوا اصلی چھوڑ کے تب ظہر کا آخر وقت ہے پھر اوس وقت
عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے تبک کہ آفتاب نہین ڈوبتا اور جب آفتاب
ڈوبتا ہے تب مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ شفق غائب نہین
ہوتی اور شفق کہتے ہین اوس سرخی کو جو آفتاب ڈوبتے وقت کے بعد پچھم طرف ظاہر ہوتی
اور اوسکو ہندی مین [illegible] کہتے ہین یعنی جب تک کہ سرخی رہتی ہے مغرب کا وقت بھی
رہتا ہے اور جب سرخی مٹ جاتی ہے تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہے اور اوس وقت سے
عشا کا وقت شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق نہووے اور وتر کا وقت
عشا پڑھنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک کہ صبح صادق نہووے
مسئلہ اور وتر اور عشا کا وقت ایک ہے لیکن ان دونون مین ترتیب لازم ہے
کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے اسواسطے وتر کو چاہئے پیچھے پڑھے

بیان وقت مستحب کا

اور مستحب ہے فجر کی نماز شروع کرنا اوس وقت کہ صبح روشن ہوئے مگر ایسے وقت شروع
کرے کہ چالیس آیت یا زیادہ اوس سے یا قرات پڑھ سکے اور اگر اوسکے وضو مین فساد
ہووے تو پھر وضو کرکے اوسی قدر دوبارہ [illegible] جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ روشنی مین ادا کرو فجر کی نماز کے تئین بیشک روشنی مین ادا کرنا
فجر کا بزرگ زیادہ ہے مزدوری اور ثواب کیواسطے اور مستحب ہے ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنونمین
جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ جس وقت
سخت ہووے گرمی پس سرد کرو نماز کو یعنی نماز ظہر مین تاخیر کرو تاکہ گرمی کم ہوجاوے اور صحیح بخاری
مین بالصلوۃ کی جگہہ پر بالظہر ہے معنی ایک ہی ہین یعنی سردی کرو نماز ظہر مین فَاِنَّ شِدَّۃَ
الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ اسواسطے کہ سختی گرمی کی دوزخ کے جوش کرنے سے ہے اور مستحب ہے تاخیر عصر کی [illegible]
مگر اس قدر تاخیر نکرے کہ آفتاب کا رنگ بدل جاوے اور آنکھ مین چوندھی لگے کیونکہ اس قدر تاخیر

مکروہ ہے اور مستحب ہے عشا کی ثلث رات تک یعنی رات کی تہائی تک اور آدھی رات تک تاخیر عشا کی مباح ہے اور بعد آدھی رات کے تاخیر کرنا بغیر عذر کے مکروہ اور مستحب ہے تاخیر وتر کی آخر رات تک اوس شخص کیواسطے جو اپنے جاگنے پر اعتماد رکھتا ہے اور جسکو جاگنے کا اعتماد نہیں ہے وہ سونیکے پہلے ادا کرے اور مستحب ہے ظہر کی نماز جاڑے کی فصل میں اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہے ہمیشہ اول وقت ادا کرنا مگر بدلی کے روز اور مستحب ہے بدلی کے روز اول وقت ادا کرنا عصر اور عشا کا اور باقی نمازوں کی تاخیر کرنا

بیان اون وقتوں کا جسمیں نماز درست نہیں ہے اور مکروہ ہے

مسئلہ آفتاب نکلتے وقت اور جب آفتاب سر پر آوے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اور آفتاب ڈوبتے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی درست نہیں ہے مگر اوسی روز کی عصر اگر کسی قدر تاخیر ہوئی ہو کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہو تو آفتاب ڈوبتے وقت درست ہے لیکن اس قدر تاخیر نکیا چاہیے کیونکہ اس قدر تاخیر مکروہ ہے جیسا کہ لکھ چکے مسئلہ جسنے ایک رکعت عصر کی پائی اوسنے عصر پائی ولیکن اور سب نمازیں ان تینوں وقتوں میں نہیں درست ہیں اور مکروہ ہے نفل پڑھنا جب امام جمعہ کا خطبہ پڑھنے کو اوٹھے اور بعد صبح صادق کے جب تک کہ آفتاب نکلے اور بعد عصر کی نماز پڑھنے کے بعد سے جبتک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکروہ ہے مگر دو رکعت سنت فجر کی اور جو نماز فوت ہوئی ہے اوسکا ادا کرنا اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی درست ہے اون دونوں وقتوں میں یعنی بعد صبح صادق کے اور بعد عصر پڑھنے کے مغرب پڑھنے تک لیکن جب امام خطبے کو اوٹھے تب اوس وقت یہ سب بھی مکروہ ہے اور دو فرض ایک وقت میں نہیں ادا کیے جاتے ہیں بغیر حج کے دو فرض کے یہ معنے کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ایک وقت میں ملاکے پڑھے اور جو نماز کہ فوت ہے اوسکو جس قدر چاہے ادا کرے اوسکا ذکر نہیں ہے اس مقام میں مسئلہ اور جو عورت کہ پاک ہوئی حیض یا نفاس سے عصر کے وقت میں تو وہ عصر پڑھے اور عشا کے وقت میں تو وہ عشا پڑھے مسئلہ اگر ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت میں اور وقت باقی نہیں ہے مگر اس قدر کہ تحریمہ باندھے تو اوس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا اون دونوں پر واجب ہے اور اگر ایک عورت کے تئیں آخر وقت میں حیض ہوا تو اوسپر اوس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا نہیں واجب ہے سوا اس مسئلہ کے [illegible]

اللہ تعالی نے فرض کی آٹھ رکعت دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کی وقت
کرنا تو دن میں ہے اور نہ رات میں جواب دن کی آٹھ رکعت کے سبب سے آٹھ پہر دن اور رات کے
گناہ دہوتے ہیں اور رات کی سات رکعت کے سبب سے ساتوں پہر رات کے دور ہوتے ہیں اور صبح کے بیچ کی ہیں اور
فجر کی دو رکعت کے سبب سے دن کے گناہ اور رات کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور فقط ... ہیں

دوسری فصل اذان اور اقامت کے بیان میں

مسئلہ اذان کہنا پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے سنت موکدہ ہے مردوں کے حق میں اور
عورتوں کے حق میں سنت نہیں اور نفلوں کیواسطے اور جنازے اور عیدین کی نماز کیواسطے سنت نہیں
اور اذان کہنا نماز کے وقت میں سنت ہے وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت نہیں ہے اور اگر وقت
کے پہلے کوئی اذان کہے تو اوسکو پھیر دوہرا لیوے اور امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک
فجر کی نماز کیواسطے اخیر آدھی رات میں اذان کہنا روا ہے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہووے
تاکہ ثواب اذان کہنے کا پاوے اور اذان کہتے وقت قبلے کی طرف متوجہ ہووے اور اپنی دونوں
اونگلیاں دونوں کانوں میں کرے اور جب حی علی الصلوۃ پر پہونچے تب مُنہ دہنی طرف
پھیرے اور جب حی علی الفلاح پر پہونچے تب مُنہ بائیں طرف پھیرے اور لفظیں اذان کی مشہور
ہیں اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے اور اذان
کی لفظ جدا جدا کہے اور ٹھہر ٹھہر کے اور راگ سے نہ کہے اور کوئی حرف اذان میں کم نکرے اور اذان
کے درمیان میں کوئی حرف زیادہ نکرے اور حرف کا زبر اور زیر اور جزم اور مد وغیرہ راگ
کیواسطے زیادہ کم نکرے ولیکن خوش گلا اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہے مگر جب کہ
اذان کی لفظیں کچھہ نہ بگڑیں اور قدم ایک ہی جگہہ پر رکھے رہے مسئلہ اور اگر اذان کا مکان
اس طرح کا ہووے کہ اگر حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہنے میں دہنے بائیں منہ پھیرے بغیر پانوں کو اوٹھائے
تو اعلان نہووے تو پانوں اوٹھائے مثلاً ایسا اذان کا مکان اس طرح کا ہووے کہ اوسمیں کھڑکی ہووے اور
اوسمیں سے آواز باہر نہ آوے اگر پانوں ایک جگہہ پر رکھے رہے تو اوس وقت پانوں اوٹھاوے اور دہنی

کھڑکی میں سر نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ تب پھر جاوے بائیں کھڑکی کی طرف اور اپنا سر کھڑکی میں نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی حاصل ہووے اور اعلان کے معنی نماز کیواسطے خبر کرنا۔
مسئلہ اور اقامت مثل اذان کے ہے ولیکن اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہے اور حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوۃ کہے دو بار اور منہ قبلے کی طرف کرے اذان کی طرح اور اذان کہنے کے بیچ میں اور اقامت کہنے کی بیچ میں بات نہ کرے یعنی اذان اقامت کہتے ہوئے نہ بات کرے
مسئلہ اور متاخرین لوگون نے تثویب کو پسند رکھا ہے سب نماز کیواسطے اور قدیم لوگون کے نزدیک مکروہ ہے مگر فجر کے وقت مکروہ نہیں اور روایت ہے مجاہد سے اونھون نے کہا کہ مین عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد مین گیا اور اوسمین اذان ہوچکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے تھی کہ اوسمین نماز پڑھین جب موذن نے تثویب کہی پھر عبداللہ بن عمر مسجد سے نکلے اور مجھسے کہا کہ آنکل میرے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے اور اوس مسجد مین نماز نہ پڑھی اور عبداللہ بن عمر نے تثویب کہنے والونکو مکروہ جانا اسواسطے کہ لوگون نے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسکو نکالا یہ جامع ترمذی میں ہے اسی حدیث سے قدیم لوگون نے مکروہ جانا اور تثویب کے معنے اعلان کے بعد اعلان کرنا مثلاً الصلوۃ الصلوۃ خواہ قامت قامت یا مانند اسکی دوسری لفظ کہنا مسئلہ موذن اذان اور اقامت کے درمیان مین چار رکعت کے موافق بیٹھے مگر مغرب کے وقت نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی سی دیر کرے تب اقامت کہے مسئلہ ایک نماز فوت ہوئی ہووے تو اوسکے واسطے اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر بہت سی نمازین فوت ہوئی ہووین تو پہلے نماز کے واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازون مین مختار ہے چاہے دونون کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے مسئلہ محدث کی اذان جائز ہے اور اقامت اوسکی مکروہ ہے اور اگر وہ اقامت کہے تو دوہرائی بھی نجاوے اور جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ ہین اگر وہ اذان کہے تو دوہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دوہرائی نجاوے اسواسطے کہ شرع مین دوبار اقامت کہنا نہین آیا ہے کیونکہ اقامت حاضر لوگونکی خبر

لیکے واسطے ہے تو بس ایک ہی کفایت ہی اور اذان غائب لوگون کو خبر کیواسطے ہی تو اسمین شبہ ہے کہ بعضون نے سُنا ہوگا اور بعضون نے نہ سُنا ہوگا تو پھر ہر ایک نئے سیرے سے کہنا مفید ہی مسئلہ جنبی اور عورت اور مست اور دیوانے کی اذان مکروہ ہے اور اگر یہ سب اذان کہین تو مستحب ہے کو پھر دوہرالیوی مسئلہ مسافر اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر دونون ترک کرے تو مکروہ ہے ولیکن اگر اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہی اور جو شخص کہ جماعت کی مسجد مین نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر دو ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنے گھر مین نماز پڑھے اور اوسکا گھر شہر مین ہووے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ دونون ترک کرے تو جائز ہے اوسکے تئین اذان اور اقامت محلے کی مسجد کی کفایت ہی جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی نے کہا ہی اذان الحی یکفینا یعنے اذان محلے کی کفایت کرتی ہی ہمارے تئین اور یہ حکم اوس وقت ہی کہ اوسکے محلے کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہو اور اگر گانو مین گھر ہووے اور وہان کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہووے تو وہانکی نمازی کا حکم شہر والے نمازی کا ہے جیسا کہ اگر یعنے دونون ترک کرے تو جائز ہی اور اگر وہانکی مسجد مین اذان اور اقامت نہوتی ہووے تو وہان جو شخص کہ اپنے مکان مین نماز پڑھی اوسکا حکم مسافر کا ہے یعنی اگر فقط اقامت کہے تو جائز ہے اور اگر دونون ترک کرے تو مکروہ ہی مسئلہ اور جب اقامت مین حی علی الصلوٰة کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہوجاوین اور جب قد قامت الصلوٰة کہے تب امام نماز شروع کرے

تیسری فصل نماز کی شرطونکے بیان مین

اور شرطین نماز کی چھہ ہین وے سب نماز کے پہلے فرض ہین پہلی شرط یہ ہی کہ نمازی کا بدن پاک ہووے یعنی اگر محدث ہووے تو وضو کر لیوے اور اگر جنب ہووے تو غسل کر لیوے اور اگر بدن مین کوئی نجاست لگی ہووے تو دھو لیوے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین انکا بیان دوسری شرط یہ ہے کہ کپڑا پاک ہووے اگر کوئی شخص ناپاک کپڑا پہنے نماز پڑھ لیوے بغیر عذر کے تو نماز باطل ہووے مسئلہ جس شخص کا تین حصے کپڑا ناپاک

ہووے اور ایک حصہ پاک ہو اور اوسکے پاس دوسرا کپڑا نہووے اور کپڑا پاک کرنیوالا موجود نہووے جیسے
طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اوسی کپڑے سے نماز پڑھے اور تہبند دوہرا ہووے اور اگر اوس کپڑے
نہوتے ہوئے ننگا پڑھے تو درست نہیں ہے اگر تین حصے سے زیادہ ناپاک ہے اور ایک حصے سے
کم پاک تو افضل ہے اوسی کپڑے سے پڑھنا اور اگر ننگا بھی پڑھے تو درست ہے اور اگر تمام کپڑا ناپاک
ہووے اور ننگا پڑھے تو درست ہے لیکن اوسی کپڑے سے پڑھے تو بہتر ہے جسمین اوسکا بدن بہت
چھپاتا ہے اور جو شخص کپڑا نپاوے تو وہ ننگا نماز پڑھے اشارے سے خواہ کھڑا خواہ بیٹھا مگر مستحب ہے کہ
بیٹھ کر پڑھے اشارے سے اسواسطے کہ اندام نہانی بیٹھنے کے وقت چھپا رہتا ہے اور یہی افضل ہے
تیسری شرط نماز کا مکان پاک ہووے اس قدر کہ دونون پانؤن اور دونون زانون اور سر ٹیکنے کی
اور سجدہ کرنے کے اگر اوسکے سوا اور باقی جگہہ ناپاک ہووے تو نماز درست ہے **مسئلہ** اگر مصلے چھوٹا
ہووے اس طرح کا اگر دونون پانؤن رکھے تو سر تک نہ پہونچے اور زمین ناپاک ہے تو اس حالت مین مصلے پانؤن کے
نیچے رکھے سجدے کی جگہہ پر نہین کیونکہ نماز مین پانؤنکا پاک جگہہ پر ہونا معتبر ہے جب پانؤن پاک جگہہ پر ہوا نماز
درست ہوئی اور عوام لوگ اس طرح کا مصلے سجدے کی جگہہ پر رکھتے ہین اور پانؤنکی جگہہ خالی رکھتے ہین ایسا
نکیا چاہئے **مسئلہ** اگر مریض کے نیچے بچھونا نجس ہووے اور مریض کا حال اس طرح پر ہے کہ اگر دوسرا کپڑا اوسکے
نیچے بچھا دین تو اوسی وقت پھر ناپاک ہو جاوے تو اس صورت مین وہ مریض اوسی نجس کپڑے پر نماز ادا کرے نماز
اوسکی درست ہے اور اگر کوئی مریض اس طرح کا ہے کہ بچھونا بدلنے سے اوس مریض کو ایذا ہوتی ہے اگرچہ دوسرا
بچھونا ناپاک نہین ہوتا ہے تو اس صورت مین بھی وہ مریض اوسی بچھونے پر نماز پڑھے **مسئلہ** اور اگر بالکل زمین
ناپاک ہے یا تمام کیچڑ ہے اور کہین خشک نہین ہے تو اس صورت مین کھڑے ہوکر نماز اشارے سے ادا کرے یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام
سے لکھا ہے **چوتھی شرط** نماز کی عورت کا چھپانا ہے اور عورت کہتے ہین اوس بدن کو جسکا چھپانا فرض ہے اوسکا ہم
بخوبی بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی **مسئلہ** عورت مردونکے واسطے ناف کے نیچے سے زانونکے نیچے تک ہے اور ناف
عورت مین داخل نہین ہے اور زانو عورت مین داخل ہے اور لونڈیون کیواسطے عورت مرد کی طرح ہے مگر اوسکے
واسطے پیٹھ اور پیٹ بھی عورت ہے اور آزاد عورتون کیواسطے تمام بدن عورت ہے منھ اور دونون

ہتھیلی اور دونوں قدم کے سوا اور یہ تینوں عضو نماز کے حق میں عورت نہیں ہیں اگر نماز میں یہ کھل رہیں گے تو نماز درست ہو گی لیکن شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق میں یہ عضو بھی عورت کا حکم رکھتے ہیں یعنی بیگانہ مرد کے تئیں منہ اور دونوں ہتھیلیاں دونوں قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے مسئلہ جو بدن کہ عورت میں داخل ہے اوس میں سے ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً آزاد عورت کی پنڈلی اور پیٹھ اور ران اور زہار اور فرج انمیں کسی عضو کا چوتھا حصہ کھلا ہو گا تو نماز درست نہو گی اسی طرح بال جو سر سے لٹکتا ہی چوتھا حصہ کھلا ہو گا تو نماز درست نہو گی کیونکہ سر دوسرا عضو ہے اور بال جو لٹکتا ہی سو دوسرا عضو ہی خلاصہ یہ کہ عورت میں ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہی اسمیں پیٹھ بھی اور دوسرے عضو بھی سب آگئے یا مرد کا ذکر یا خصیہ چوتھا حصہ کھلیگا تو نماز درست نہو گی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہی اور خصیہ دوسرا عضو اس طرح دوسرے عضو کا کھلنا جو عورت میں داخل ہی اور یہی طرح لونڈیکا حکم ہے مسئلہ عورت چھپانا دوسرے آدمی سے فرض ہے اپنا دیکھنا منع نہیں ہے مثلاً کوئی شخص اپنے تئیں نماز میں ننگا دیکھے تو نماز درست ہے اور اگر دوسرا دیکھے تو نماز درست نہو گی مسئلہ اور جو شخص کپڑا نپاوے تو ننگا بیٹھکے رکوع سجدہ سے نماز ادا کری اور یہ کھڑی ہو کے ادا کرنے سی بہتر ہے جیسا کہ اوپر لکھ چکے پانچویں شرط قبلے کی طرف منہ کرنا مگر جو شخص قبلے کی طرف منہ نہ لا سکے دشمن کے خوف سے کہ دشمن قبلے کی طرف ہو وی یا کوئی جانور پھاڑنیوالا قبلے کی طرف ہووے اوسکے خوف سے قبلے کی طرف منہ نہ لا سکے تو اس صورت میں جس طرف سکے اوس طرف نماز پڑھی خواہ کھڑی خواہ بیٹھے خواہ لیٹ کی مسئلہ اگر کوئی اس طرح کے مکان میں جا پڑے کہ اوسکو قبلے کی طرف معلوم نہووے تو اوس جگہہ جو شخص کہ حاضر ہووے اوس سے پوچھے اور نماز ادا کری اور اگر بغیر پوچھے نماز پڑھی اپنے دل میں ٹھہرا کی تو درست نہیں ہے اگرچہ قبلے کی طرف پڑھی ہووے اور اگر اوس جگہہ کوئی نہووے کہ اوس سے پوچھے تو اپنے دل میں تحری کری جس طرف کہ اوسکے دل کو یقین ہووے اوسی طرف نماز پڑھے اور بعد نماز کے اگر معلوم ہوا کہ قبلہ طرف دیگر تھی تو نماز اوسکی درست ہوئی اور پھیر نہ دوہراوے اگرچہ دوسری طرف پڑھی ہووے اور تحری کے معنی دل میں ٹھہرا لینا مسئلہ ایک شخص نے تحری کرکے نماز شروع کی اور اوسکی ایک رکعت پڑھنے کی بعد معلوم ہوا

کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوسی طرف پھر جاوی اور باقی نماز اسی طرف ادا کری اور اگر ایک رکعت
دوسری طرف پڑھی اور پھر اوسکے تئین معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اوسی طرف پھر جاوی اور
باقی اوسی طرف ادا کری اسی طرح اگر چار رکعت چار طرف پڑھی تو درست ہی مسئلہ اور اگر کوئی
شخص بغیر تحری کے نماز شروع کری تو نہیں درست ہی اگرچہ اوسنے قبلے کی طرف پڑھی ہووے کیونکہ
جس مکان مین قبلہ معلوم نہووے تو اوس مکان مین قبلہ تحری کی طرف ہی اور اوسنے تحری نکی مسئلہ
اگر اندھیری رات مین ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھی اور ہر ایکنے ایک طرف قبلہ ٹھہرا لیا اور اپنی اپنی
تحری کی طرف ہر ایکنے منہ کیا اور اونمین سے کسیکو معلوم نہین ہے کہ امام کس طرف منہ کیے ہی مگر سب
کوئی یہ جانتا ہی کہ امام ہمارے پیچھے نہین ہے تو سب کی نماز درست ہوئی لیکن اگر اونمین سے کسینے نماز مین جانا
اوس طرف کے تئین کہ جس طرف امام منہ کیے ہی اور اوسنے جانکر اوس طرف منہ نکیا تو اوس شخص کی
نماز درست نہوگی اور اسی طرح اوسکی نماز بھی درست نہوگی جسنے معلوم کیا کہ امام ہمارے پیچھے ہے
اور قبلے کی طرف ہمارے دیار مین دو مغرب کے بیچ مین ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ جاڑے مین جب سب سے چھوٹا
دن ہووے تب اون دنون مین آفتاب ڈوبنے کی جگہہ معلوم کری اور گرمی مین جب سب سے بڑا دن ہووے
تب اون دنون مین آفتاب ڈوبنے کی جگہہ معلوم کرے اوسی دونو کے بیچ مین قبلہ ہے اور اگر ان دونوں
طرفون کے باہر پڑھے تو نماز درست نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ داہنی طرف دو حصہ چھوڑی اور
بائین طرف ایک حصہ اور بیچ مین نماز ادا کرے چھٹی شرط نیت کرنا ہی اور نیت کی معنی دل مین قصد
کرنیکے ہین یعنی دل مین جاننا کہ یہ کون نماز ادا کرتا ہے اور نیت کرنا دل مین فرض ہے اور زبان سے
مستحب ہے کہ اگر نیت کرنے والا دل مین جانے کہ یہ فجر کی نماز ہے مثلاً تو یہ نیت درست ہوی اور اگر
زبان سے نیت کرے اور دل مین نیت نکرے تو نماز درست نہین ہے تو بھی افضل یہی ہی کہ دل مین قصد کری
اور زبان سے بھی اوسکی لفظ کہے مسئلہ نفل اور تراویح اور سب سنتون کے واسطے اگر مطلق نماز
کی نیت کرے تو درست ہے یعنے اگرچہ صلوۃ النفل یا صلوۃ السنۃ یا صلوۃ التراویح نہ کہی فقط
یہی نیت کرے کہ مین اللہ کی نماز ادا کرتا ہون تو درست ہے اور فرض کے واسطے شرط ہی کہ نیت

مین مقرر کرے کہ فلانے وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہون جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ ہی اور دو رکعت ہو مثلاً
فجر کی تو رکعتی صلوٰۃ الفجر کہے اور اگر چار رکعت ہووے مثلاً ظہر کی تو اربع رکعات صلوٰۃ الظہر کہے اور تین رکعت
ہون مثلاً مغرب کی تو ثلاث رکعات صلوٰۃ المغرب کہی **مسئلہ** اگر مقیم نے ظہر کے وقت فقط صلوٰۃ الظہر
کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اوسکی نماز درست ہوئی اسواسطے کہ ظہر کی نماز چار رکعت ہی جب اوسنے
ظہر کی نیت کی گویا چار رکعت کی نیت کی اور رکعات کے عدد کی نیت کرنا کچھہ شرط نہین ہے اگر اوسنے
اربع خواہ ثلث نہ کہا تو نماز ہوجاویگی **مسئلہ** امام کے تئین امامت کی نیت کرنا شرط نہین ہے
مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوسرا شخص آیا اور اقتدا کیا نماز مقتدی
کی درست ہوگی مگر مقتدی کیواسطے نیت اقتدا کی شرط ہے اگر مقتدی نیت اقتدا کی نکرے تو نماز
اوسکی درست نہووے اور اقتدا کے معنے تابعداری کرنا **مسئلہ** اگر امام رکوع مین جاتا ہے اور
مقتدی تمام نیت زبان سے کہہ نہین سکتا اس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے کہی تو اوس
رکعت کو نپاوے تو اسطرح کہے دَخَلْتُ فِي صَلٰوۃِ هٰذَا الْاِمَامِ خواہ ہندی مین کہے داخل
ہوا مین اس امام کی نماز مین **مسئلہ** اور نیت نماز کی ہندی مین یا جو زبان کہ اوسکی ہووے اوس
زبان مین درست ہی **مسئلہ** اگر دل مین جانے کہ ہم نماز ظہر کی پڑھتے ہین اور نیت کرتے وقت اوسکی
زبان سے عصر نکلجاوے تو ظہر کی نماز درست ہوگئی اور زبان کا سہو کچھہ زیان نہین کرتا ہی اسواسطے
کہ نیت دل کی معتبر ہے اور اوسکے دل مین نیت نماز مین تحریمہ کہنے سے ملتی ہی تو نیت کی شرط
یہہ ہے کہ نیت اور تحریمہ مین فرق نکرے یعنے نیت اور تحریمہ کے درمیان مین کوئی کام نکرے کہ نیت اور
تحریمہ جدا ہوجاوے بلکہ نیت کی پاس ہے تکبیر تحریمہ کی کہے اور تحریمہ کا بیان آگے لکھتے ہین انشاء اللہ تعالے

چوتھی فصل نماز کی صفت کے بیان مین

نماز کے اندر سات فرض ہین اور اون فرضونکو نماز کی صفت کہتے ہین پہلا فرض نماز کا تحریمہ ہی
اور تحریمہ کہتے ہین پہلی تکبیر کی تئین اسواسطے کہ جو کچھہ کہ نماز کے پہلے مباح ہی جس طرح کھانا پینا اور بات کرنا وغیرہ
تحریمہ کہنے کی ساتھہ ہی وہ سب حرام ہوجاتا ہی اور تحریمہ کیا ہی کہ جس لفظ مین اللہ کی تعظیم نکلے اوس

لفظ سے نماز شروع کرنا جس طرح اَللہُ اَکْبَرُ یا اَللہُ اَجَلُّ یا اَللہُ اَعْظَمُ یا اَلرَّحْمٰنُ یا سُبْحَانَ اللہِ

یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور مانند اسکے جو لفظین ہین اور جس لفظین دعا اور سوال ہی جس طرح

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا اَسْتَغْفِرُ اللہَ اور مانند اسکے تو اس لفظ سے شروع کرنا درست نہین مسئلہ

مناسب ہے کہ تکبیر بغیر مد کے کہے یعنے اللہ کی لفظ مین جو ہمزہ ہے اوسپر مد نکرے اسواسطے کہ اوسکے

معنی اسطرح پر ہوجاتے ہین کہ اللہ بزرگ ہی یا نہین اگر اس معنی پر معتقد ہووے تو کافر ہووے

لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواہ معتقد ہووے خواہ نہین اور اگر اکبر کی بے کے بعد الف کہے یعنے

اکبار کہے تو اوسکی نماز باطل ہووے اور اگر اوسکی معنی پر معتقد ہووے تو کافر ہووے اسواسطے کہ

اکبار نام شیطان کا ہے مسئلہ اگر مقتدی نے امام کے پہلے تکبیر تحریمہ کی کہی تو وہ مقتدی امام کی

نماز مین نہین داخل ہوا اور صحیح یہ ہے کہ اپنی نماز مین بھی داخل نہین ہوا اور دوسرا فرض نماز کا

قیام ہی اور قیام کے معنی کھڑے ہوجانے کے ہین مسئلہ کھڑے ہوکے نماز پڑھنا فرض ہے اور قیام

اوس قدر فرض ہے کہ قراءت فرض اوسمین پڑھ سکے اور یہ قیام بغیر عذر بیماری کے ترک نہین

کرسکتا ہی اور قیام فرض نماز مین فرض ہے اور نفل اور سنت مین فرض نہین اگر نفل سنت یا

بیٹھکے پڑھے تو درست ہی مگر فجر کی نماز کی سنت بیٹھکے درست نہین ہے اسواسطے کہ فجر کی سنت واجب کے

قریب ہی اور تیسرا فرض نماز کا قراءت ہے اور قراءت کہتے ہین قرآن پڑھنے کو مسئلہ

اور نماز مین ایک آیت دراز جس طرح آیۃ الکرسی یا آیت قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ یا مانند

اسکے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک

اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ایک آیت پڑھنا فرض ہے چھوٹی ہووے خواہ بڑی

جس طرح طٰہٰ یا صٓ یا قٓ یا مُدْھَامَّتَانِ اور شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ ایک

آیت پڑھنا فرض ہے مگر جو شخص ایک ہی آیت پر کفایت کرے تو وہ شخص گنہگار ہووے واجب

ترک کرنیکے سبب سے اسواسطے کہ فقط قراءت فرض ہی مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہی اور سورہ ملانا

بھی فاتحہ کے ساتھ واجب ہے جیسا کہ آگے لکھینگے انشاء اللہ تعالی مسئلہ قرآن پڑھنا فرض نماز مین دو رکعت

مین فرض ہے اور نفل اور سنت اور وتر مین سب رکعات مین فرض ہے **مسئلہ** امام جمعہ اور عیدین
مین اور فجر کی نماز مین اور پہلی دو رکعت مغرب مین اور پہلی دو رکعت عشا مین ادا ہووے خواہ قضا قرآن جہر سے
پڑھے اور تراویح کی نماز اور تینون رکعت وتر مین بھی رمضان کے مہینے مین جہر کرے اور جہر کے معنے
بلند آواز سے پڑھنا اور باقی سب نمازون مین خفی پڑھے اور خفی کے معنے آہستہ پڑھنا اور جہر کی حد یہ ہے
کہ اگر بہت کم جہر کرے تب بھی دوسرا کوئی سنے اور خفی کی یہ حد ہے کہ اگر کم خفی کرے تب بھی آپ سُنے اور
اکیلا نمازی اگر ادا نماز پڑھتا ہے تو اوسکو اختیار ہے چاہے جہر پڑھے اور چاہے خفی اور اگر قضا پڑھتا ہے تو
واجب ہے اوسکو خفی پڑھنا اور سنت قرأت کی سفر مین دو طرح پر ہے ایک ضرورت کی حالت مین
جس طرح سے دشمن کا خوف یا چور کا خوف ہووے تو اس طرح پڑھے کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے
پڑھے اور دوسری غیر ضرورت کی حالت مین جب امن ہووے اور ایسا خوف نہووے تو اس صورت
مین فجر اور ظہر کی نماز مین فاتحہ کے بعد سورہ بروج اور اذا السماء انشقت پڑھے اور عصر اور
عشا کی نماز مین فاتحہ کے بعد دوسری پڑھے جو سورہ بروج سے چھوٹی ہووے اور مغرب کی
نماز مین نہایت چھوٹی سورت پڑھے اور سنت قرأت کی حضر مین بھی دو طرح پر ہے پہلی طرح یہ فراخی
کے وقت فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے اور
مغرب کی نماز مین قصار مفصل پڑھے اور طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ بروج تک ہین
اور سورہ بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل ہین اور لم یکن سے آخر قرآن تک قصار مفصل ہین
اور دوسری طرح یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جس طرح وقت تنگ ہے تو اس صورت مین اوس قدر
پڑھے کہ وقت نجاوے اور حضر کہتے ہین اوسکے مقیم ہونے کی جگہہ کو اور مکروہ ہے کسی سورہ
کا مقرر کرنا نماز کے واسطے یعنے اس طرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھے تب اوسکے سوا دوسری
سورت نہ پڑھے **مسئلہ** اور مؤتم قرآن نہ پڑھے بلکہ اس سے چپ رہے اور مؤتم کہتے ہین اسکو
جو پہلی رکعت سے امام کی نماز مین ملا ہووے اور مؤتم اسواسطے کہا کہ معلوم ہووے کہ جو پہلی
رکعت سے نملا ہوگا تو وہ امام کے فراغت ہونیکے بعد اپنے اوپر کی نماز پڑھنی چاہیے اور اوسکا

بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی غرض یہ ہے کہ امام کے پڑھتے وقت مقتدی چپ رہے اور سنے
جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور
جب پڑھا جاوے قرآن نماز میں تب سنو تم سب اوسی قرآن کے تئیں اور چپ رہو جبتک کہ امام
تلاوت کرتا ہے شاید کہ تم سب رحمت کیے جاؤ اور جمعے کے روز جب امام خطبہ پڑھے تب بھی چپ
رہے اور سنے اسواسطے کہ خطبے میں قرآن کی آیت شامل رہتی ہے اور کہا گیا ہے کہ جہاں کہیں
قرآن پڑھا جاوے وہاں سنو اور یہ آیت سورہ اعراف میں ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ
امام نہیں کیا گیا ہے مگر اسواسطے کہ اقتدا کیا جاوے اوسکے ساتھ اور اوسکی پیروی کیجاوے تو
چاہیے کہ اوسکی موافقت اور متابعت کرے فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا پھر جب
تکبیر کہے امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑھے امام تب خاموش رہو تم سب اور سنو اوسکی
قراءت کے تئیں اور اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے خلاصہ یہ ہے
کہ مقتدی سنے اور چپ رہے یہانتک کہ اگر امام خواہش دلانے یا دہشت دلانیکی آیت پڑھے یا خطبہ
پڑھے اور نبی صلعم پر درود بھیجے تب بھی چپ رہے مگر جب خطبہ پڑھے اور یہ آیت پڑھے
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا تب آہستہ سے نبی صلعم پر درود بھیجے مسئلہ اگر
ایک شخص نے عشا کی پہلی دونوں رکعت میں فاتحہ پڑھا اور سورہ نہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں فاتحہ کے
بعد سورہ پڑھے اور جہر سے پڑھے اون دونوں رکعتوں کو اگر امام ہووے اور اگر کسی نے پہلی دونوں رکعت میں
فاتحہ پڑھا تو آخری دونوں رکعت میں اوس فاتحہ کا بدلہ نہ پڑھے کیونکہ آخری دونوں رکعت میں فاتحہ
پڑھیگا تو اگر اوس فاتحہ کا بدلا بھی پڑھیگا تو ایک رکعت میں دو فاتحہ ہوجاوینگی اور غیر مشروع ہے
اور چوتھا فرض رکوع ہے اور رکوع کے معنے پیٹھ خم کرنا مسئلہ اگر کوئی شخص کوزہ پشت ہووے یعنی کبڑا
ہووے اور اوسکی پیٹھ کا خم رکوع کرنیکے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کیواسطے سر سے اشارہ کرے اور پانچواں
فرض نماز کا سجدہ ہے اور سجدہ کے معنی زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں لگاوے اور

اگر سجدہ فقط پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگاوے تو درست ہے اور اوسکے اوٹھے درست نہیں مگر جبکہ پیشانی میں زخم ہے تب اگر فقط ناک سے سجدہ کرے درست ہے اور سجدہ کرنا سات بدن پر سنت ہے یعنے دونون پانوون اور دونون زانون اور دونون ہاتھ اور پیشانی پر اور سجدہ کرنا پیشانی اور دونون پانوون سے فرض ہے یہانتک کہ اگر سجدہ میں کوئی شخص زمین سے دونون پانوون اوٹھالیوے تو اوسکی نماز باطل ہووے **مسئلہ** اگر ایک شخص پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرتا ہے یا اوسکا کپڑا جو زیادہ ہے اوسپر سجدہ کرتا ہے مثلاً اوسکا اوڑھنے یا پہرنیکا کپڑا اوسکے سجدہ کی جگہہ پر جا پڑے اور وہ اوسپر سجدہ کرے تو درست ہے اور اگر کسی جسم دار چیز پر سجدہ کرتا ہے مثلاً سنگریزہ پر تو اگر اوسکی پیشانی زمین پر پہونچتی ہے تو درست ہے اور اگر نہیں پہونچتی ہے تو نہیں اور اسی طرح اگر ازدحام ہووے اور جگہہ کم ہووے تو نمازی کی پیٹھہ پر سجدہ کرے اور وہ نمازی ہی نماز پڑھتا ہووے جو یہ پڑھتا ہے درست ہے اور جو شخص کہ دوسری نماز پڑھتا ہے یعنے یہ ظہر پڑھتا ہے وہ عصر یا یہ ادا پڑھتا ہے وہ قضا یا یہ جماعت پڑھتا ہے اور وہ جماعت سے بے نصیب ہے اکیلا پڑھتا ہے تو اوسکی پر در پیٹھہ پر سجدہ درست نہیں ہے اور اسی طرح جو شخص کہ نماز پڑھتا ہی نہیں اوسکی پیٹھہ پر بھی درست نہیں ہے **سوال** اسمین کیا حکمت ہے کہ نماز مین ایک رکوع فرض ہے اور سجدے دو **جواب** اسمین دو وجہ ہین ایک یہ کہ جب فرشتون کے تئین حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتون نے سجدہ کیا اور ابلیس علیہ اللعنۃ نے سجدہ نکیا پھر جب فرشتون نے سر اوٹھایا اور ابلیس کے تئین دیکھا کہ لعنت کا طوق اوسکے گلے مین پڑا ہے تب شکرانہ کیا کہ حق تعالی نے ہمکو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دی اور سجدون نے پھر دوسرا سجدہ کیا اسواسطے دو سجدے فرض ہوئے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پہلے سجدے مین اشارہ ہے کہ ہم خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور خاک پر سر رکھتے ہین اور دوسرے سجدے مین یہ اشارہ ہے کہ پھر ہم خاک مین جاوینگے تو خاک پر سر رکھینگے اور یہ کافی مین لکھا ہے اور عمدۃ الاسلام مین منافع سے لکھا ہے کہ پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کے واسطے اور دوسرا سجدہ ایمان کے باقی رہنے کے واسطے اور **چھٹا** فرض نماز کا قعدہ اخیرہ ہے اس قدر کہ تشہد پڑھ سکے

اور قاعدہ کے معنی بیٹھنے کے ہین اور ساتوان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا نماز سے اوس کام کے سبب سے جو نماز کا تباہ کرنیوالا ہے مثلاً ایک شخص نے قعدۂ اخیرہ کے بعد کوئی بات کہی یا قہقہہ مارکے ہنسا تو وہ شخص نماز سے باہر آیا ولیکن سلام کی لفظ کے ساتھہ نماز سے باہر آنا واجب ہے

پانچوین فصل نماز کے واجبون کے بیان مین

واجب ہی نماز مین پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا اور دوسرے فاتحہ کے ساتھہ سورہ خواہ تین آیت چھوٹی خواہ ایک آیت بڑی کا ملانا اور تیسرے مقرر کرنا قرأت کا پہلی دو رکعت مین یعنی قرأت دو رکعت مین فرض ہی ولیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت مین پڑھے خواہ پچھلی مین مگر دو رکعت مین پہلے پڑھنا واجب ہے چوتھے نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنی ہر فرض اور واجب کو اوسکے مقام پر ادا کرنا پانچوین تعدیل ارکان کی اور تعدیل ارکان کے معنی ٹھہرنا رکوع اور سجدہ مین ایکبار تسبیح کہنے کے موافق چھٹے پہلا قعدہ یعنی پچھلا بیٹھنا چار رکعت والی نماز یا تین رکعت والی نماز مین فرض ہووے خواہ نفل خواہ سنت ساتوین تشہد پڑھنا دونون قعدہ مین اور تشہد کہتے ہین التحیات کو جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ تشہد پڑھایا کہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور محیط اور شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری مین اسی کو تشہد لکھا ہے اور اسی طرح مشہور بھی ہے آٹھوین نماز سے باہر آنا لفظ سلام کی کہکر نوین دعاء قنوت پڑھنا وتر مین دسوین عیدین کی نماز مین تکبیرون کا کہنا گیارھوین بلند پڑھنا جسمین بلند پڑھا جاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھ چکے مسئلہ اور امام کے تئین بلند پڑھنا واجب ہے اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہی اوسکے تئین بلند پڑھنا مستحب ہے بارھوین آہستہ پڑھنا جسمین آہستہ پڑھا جاتا ہی یعنی ظہر اور عصر مین فائدہ جانو تم کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع اسلام مین سب نماز دو دو

بلند پڑھتے تھے اور مشرکین ایذا کرتے اور گالی دیتے اللہ اور رسول کو تب حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا کہ رات کی نماز وں میں بلند پڑھو اور دن کی نمازوں میں آہستہ تب ظہر اور عصر کی نمازمیں حضرت آہستہ پڑھتے تھے اسواسطے کہ کافر اوس وقت ایذا دینے کے واسطے مستعد رہتے اور مغرب کے وقت کافر کھانے پینے میں مشغول رہتے اور عشا اور فجر کے وقت سوتے رہتے سو اون وقتوں میں حضرت بلند پڑھتے تھے اور یہی حکم باقی رہا ہے اگرچہ وہ عذر مسلمانوں کے غلبے کے سبب سے جاتا رہا اور سوا ان فرض اور واجب کے جو کچھ کہ نماز میں ہے وہ سنت ہے یا مستحب

چھٹی فصل نماز کی سنتوں کے بیان میں

اور سنت ہے نماز میں دونوں ہاتھ اوٹھانا تحریمہ کی تکبیر اور دعا قنوت کی تکبیر اور عیدین کی تکبیر کے واسطے کان کی لہر تک اور عورتیں کندھے تک اوٹھاویں اور ہاتھ اوٹھاتے وقت اونگلیوں کو مٹھی سے کھلا رکھنا یعنے مٹھی بندھی نرکھے اور یہ نہ کوئی خیال کرے کہ اونگلیوں کا پھیلانا سنت ہے بلکہ اونگلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے نہ پھیلاوے نہ سمٹاوے اور یہی شرح وقایہ میں ہے اور امام کے تینوں تکبیریں بلند کہنا اور ثنا پڑھنا تحریمہ کی تکبیر کے بعد فرض نماز ہووے یا سنت یا وتر یا نفل اور امام ہووے یا مقتدی یا اکیلا اسمیں سب برابر ہیں اور ثنا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ مسئلہ اور ہدایہ میں آیا ہے کہ جل ثناؤک فرض نماز میں نکہے اور قاضی شہاب الدین ملک العلما نے لکھا ہے کہ جل ثناؤک مشہور روایت میں نہیں آیا ہے اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہے فائدہ صاحب عمدۃ الاسلام نے ثنا ہان میں سے لکھا ہے کہ توبہ حضرت آدم کی ثنا پڑھنے کی برکت سے قبول ہوئی ہمارے تئیں حکم ہوا کہ پہلے ہم ثنا پڑھیں جب میں نماز ہماری قبول پڑے فائدہ اور ثنا التحیات اون فرشتوں کی جو عرش اوٹھائے ہیں ایک فرشتہ کہتا ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ دوسرا کہتا ہے تَبَارَكَ اسْمُكَ تیسرا کہتا ہے تَعَالٰی جَدُّكَ چوتھا کہتا ہے لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ تو پھر جو

شخص کہ ثنا پڑھتا ہے تو ثواب پاتا ہے اون چاروں فرشتوں کا جو عرش اوٹھاتے ہیں اور
تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم آہستہ کہنا اکیلا ہو خواہ امام اور مسبوق کے
لیے نہ اوس شخص کو جو پیچھے امام کے نماز پڑھتا ہے کیونکہ تعوذ قرآن پڑھنے کے واسطے ہے اور مسبوق قرآن
پڑھیگا اسواسطے وہ کہیگا جب اپنی باقی نماز کے پڑھنے کو اوٹھے تب پہلے تعوذ پڑھ کر قرات
شروع کرے اور مقتدی یعنی شریک نماز امام کا نہ کہے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھیگا
اور شرح وقایہ اور ہدایہ میں یہی لکھا ہے مسئلہ اور عیدین میں بعد تکبیروں کے
بعد تعوذ کہے یعنی قرآن پڑھنے کے نزدیک کہے اور تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم
آہستہ کہنا اور الحمد اور سورت کے بیچ میں نہ کہے اور یہی صحیح ہے شرح وقایہ میں لکھا ہے امام ہو خواہ
اکیلا اور فاتحہ کے پیچھے آہستہ سے آمین کہنا امام ہو خواہ اکیلا اور مقتدی کیواسطے جہری
نماز میں سنت ہے یعنی جب امام ولا الضالین پڑھے تب مقتدی آہستہ سے آمین کہے اور
آمین کے معنی قبول کر ہے اور مردوں کیواسطے رکھنا ہاتھ نیچے ناف کے
اور عورتوں کو چھاتی پر ہاتھ رکھیں اور رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہنا اور رکوع میں دونوں ہاتھوں سے
دونوں زانو پکڑنا اور زانو پکڑتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا مسنون ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ
رکوع میں جاوے تب دونوں زانو دونوں ہاتھ سے پکڑے اور انگلیوں کو کشادہ کرے اور سنت ہے
ولیکن سجدہ میں انگلیوں کو ملی رکھے اور اوسکے سوا اور حالت میں انگلیوں کو اپنی عادت پر چھوڑے
یعنی اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا تین بار اور قومہ یعنی سیدھا کھڑا ہونا رکوع
کے بعد اور جب رکوع سے سر اوٹھاوے تب سمع اللہ لمن حمدہ کہنا امام کیواسطے سنت ہے اور
مقتدی کیواسطے ربنا لک الحمد کہنا سنت ہے اور شرح وقایہ میں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو شخص
اکیلا پڑھتا ہو تو وہ دونوں کہے یعنی سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد اور سمع اللہ
لمن حمدہ کے یہ معنی ہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوس شخص کے سراہنے کو جو اوسکو سراہتا ہے
اور سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا اور سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھ اور دونوں زانو دونوں کو زمین پر

رکھنا اور پیشانی اور دونوں پاؤں رکھنا تو فرض ہے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سجدے میں کہنا
تین بار اور [illegible] کیواسطے سنت ہے اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھانا اور اوسی پر بیٹھنا اور داہنا
پاؤں کھڑا رکھنا اور عورتوں کو سنت ہے بائیں چوتڑ پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں داہنی طرف نکالنا اور
اسکو عربی میں تورک کہتے ہیں اور دو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود پڑھنا اور دعاے ماثورہ پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعاء ماثورہ کہتے ہیں اوسکو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہو یا قرآن کے موافق ہووے اور وہ دعا نہ پڑھے جو آدمی کے کلام میں ملتی ہووے مثلاً
اللہ تعالیٰ مجکو بہت سا مال دے یا فلانی عورت کے ساتھ میری شادی ہووے اس طرح نکیا چاہیے اور دونوں طرف سلام پھیرنا

ساتویں فصل نماز کے مستحب کے بیان میں

اور اسی کو آداب کہتے ہیں مستحب ہے نماز میں سجدے کی جگہہ پر دیکھنا قیام میں اور رکوع میں پشت
پاؤں پر دیکھنا اور سجدے میں ناک کی طرف دیکھنا اور قعدے میں گودی کی طرف دیکھنا اور یہ
حکم فرض نفل سب میں برابر ہے اور جمہائی آتے وقت منہ بند کرنا اور تحریمہ کی تکبیر کہتے وقت دونوں
ہتھیلیاں آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا دفع کرنا اپنے مقدور بھر اور جب موذن اقامت میں
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہونچے تب نماز کیواسطے کھڑے ہوجانا اور جب موذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
تک پہونچے تب امام کے تئیں نماز شروع کرنا اور ترتیل قرآن پڑھنے میں اور ترتیل کے معنی حرفوں کا
ادا کرنا اور وقفوں کا نگاہ رکھنا اور وقف کہتے ہیں ٹھہرنے کو یعنے جہاں رکاؤ ہووے وہاں ٹھہر
جاوے اور رکوع میں سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا اور سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں زانو رکھنا
بعد اوسکے دونوں ہاتھ بعد اوسکے ناک بعد اوسکے پیشانی اور اوٹھتے وقت اسکی اولٹی کرنا
یعنے پہلے سر اوٹھاوے تب ہاتھ تب زانو اور سجدے میں دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھنا
اور ہاتھ اور پاؤں کی اونگلیونکو قبلے کی طرف متوجہ کرنا اور قیام میں دونوں پاؤں کے بیچ میں
چار اونگل کا فرق رکھنا اور قعدہ میں دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھنا اور منہ داہنی اور
بائیں پھیرنا سلام میں اور رکوع اور سجدے کی تسبیح تین مرتبہ سے زیادہ کہنا اس شرط پر کہ طاق ہے

جفت شکر کہی اسواسطے کہ پیغمبر صلعم طاق پر ختم کرتے تھے یعنے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کہے اور یہ حکم اکیلے کے واسطے ہے اور اگر امام ہووی تو اس طرح پر زیادہ نکرے تا مقتدیون کو رنج ہووی یہانتک کہ بھاگ بھاگیے کرین کیونکہ یہ مکروہ ہے اور محیط اور قنادے مختصر شافی مین لکھا ہے کہ امام کو چاہیے کہ پانچ مرتبہ کہے تا کہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہہ سکین اور سجدہ مین بازؤن کو کشادہ رکھنا شکم سے اور شکم کو ران سے اور ران کو پنڈلی سے اور پنڈلی کو زمین سے اور عورت ہووے تو اوسکی اولٹی کرے یعنی خوب سمٹی ہوئی سجدہ کرے اور پیٹ کو ران مین چھپا دے اور مسبوق کے تئین منتظر رہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کیواسطے کھڑا ہووے اور فجر کی نماز مین پچاس آیت پڑھنا تیس آیت پہلی رکعت مین اور بیس آیت دوسری رکعت مین اور ظہر کی نماز مین دونون رکعت مین تیس ۳۰ آیت کے موافق پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز مین بیس آیت کے موافق اور مغرب مین چھوٹی سورتین اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک ہے اور یہ حکم اختیار کی حالت مین ہے اور ضرورت کی حالت مین جو کچھ ہو سکے وہ پڑھے اور اوسکا بیان ہم اوپر لکھ چکے ہین

اٹھوین فصل نماز کے ادا کرنے کے قاعدے کے بیان مین

اس فقیر عاجز نے جب فرض اور واجب اور سنت اور مستحب نماز کے بیان کیے تب اسکے دل مین یہ خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنیکی ترکیب بھی بیان کیا چاہیے کہ جسمین صاف صاف ہر ایک لوگونکو معلوم ہو جاوے اور وہ لوگ ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب کو اوسکے مقام پر ادا کرین سو وہ بیان یہ ہے کہ جب نماز پر کھڑا ہووے تو دل کو خوب جمع کرے اور دنیا کے اندیشے دل سے دور کرے اور یہ معلوم کرے کہ مین اللہ تعالے کو دیکھتا ہون اور اگر مین نہین دیکھتا تو اللہ تعالی تو مجکو دیکھتا ہے جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے اَن تعبُدَ اللّٰہَ کاَنکَ تَرَاہُ اسکے یہ معنی ہین کہ تو عبادت کر اللہ تعالی کی اس قدر کہ گویا تو اوسکو دیکھتا ہے اور اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہووے گا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم اور شرم کے ساتھ سر جھکائے ہوئے نہایت خوف اور شوق اور محبت سے کھڑا رہیگا فَاِن لَم تَکُن تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ پھر اگر تو اللہ تعالی کو نہین دیکھتا ہے تو اوسنے تجکو

تو سمجھا دیکھتا ہی تو جو شخص کہ یہ جانیگا کہ اللہ تعالی مجکو دیکھتا ہے تو وہ شخص بہت نہایت ادب اور
احتیاط سے کھڑا رہیگا اور دل اپنا بائیں نہ پھیریگا اسکو خیال کیا چاہیے کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کے
روبرو کھڑا ہووے اور بادشاہ اوسکے احوال کو دیکھتا ہو کہ یہ شخص کیسی طرح کا کام کرتا ہے تو اوس
شخص کو یہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی طرف دیکھے یا ادھر ہلے یا کسی سے بولے یا سنے اور خدائے تعالی
اللہ تعالے کے روبرو کھڑا ہونا اور وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا
اور سب پر غالب اور جو چاہے سو کر ڈالے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے لازم ہے
کہ جب نماز پر کھڑا ہووے تب اوس معبود کے سوا کسیکا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز میں مشغول ہووے
اور نماز کی یہ ترکیب ہے کہ پہلے قبلے کی طرف کھڑا ہووے اور دونوں پاؤنکے درمیان میں چار انگل کا
فرق چھوڑے اور دونوں ہاتھ لٹکا دے اور پڑھے اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ پھر نیت کرے اور دونوں ہاتھ کان تک اوٹھاوے اس طرح پر کہ
دونوں انگوٹھے کان کی لو میں چھو جاویں اور تکبیر تحریمہ کہے یعنے اللہ اکبر اور اگر عورت ہووے
تو کندھے تک ہاتھ اوٹھاوے اور تکبیر تحریمہ کہے اور تکبیر کے بعد داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے
ناف کے نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھ رکھے اور رکوع کے قومہ میں اور عیدین کی تکبیرون
میں ہاتھ چھوڑے رہے خلاصہ یہ ہے کہ جس قیام میں کہ دراز ذکر ہووے یعنے بہت پڑھنا ہووے تو اوس میں
ہاتھ باندھے رہے مثلاً نماز میں قران پڑھتے وقت یا دعاء قنوت پڑھتے وقت یا جنازے کی نماز
میں اور جس قیام میں ذکر دراز نہیں ہے یعنے بہت پڑھنا نہیں ہے تو اوس میں ہاتھ چھوڑے رہے
مثلاً رکوع کے قومہ یا عیدین کی تکبیرون میں اور قومہ کہتے ہیں رکوع کے بعد کھڑے ہونیکو اور
ہاتھ باندھنے کی یہ ترکیب ہے کہ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی اونگلی سے حلقہ باندھے اور
بائیں ہاتھ کو ویسی ہی پکڑے اور باقی تین اونگلی بائیں ہاتھ کے اوپر رکھے اور ثنا پڑھے تب تعوذ پڑھے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تب سورہ فاتحہ پڑھے ایک مرتبہ پھر آہستہ سے آمین کہے اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملاوے
اور اگر ایک ہی آیت ملاوے مثلاً مُدْهَامَّتَانِ تب بھی درست ہے تب سورت ملا چکے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے

اس طرح سے کہ اللہ کے الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو رکوع مین تمام کرے اور دونون
ہتھیلی سے دونون زانون پکڑے اور انگلیونکو کشادہ رکھے اور پیٹھ خوب بچھاوے اس قدر کہ اگر اوسپر
پانی رکھا جاوے تو ٹھہرا رہے اور سر نہ اونچا ہو نہ نیچا بلکہ پیٹھ اور سر برابر رکھے اور رکوع مین آرام کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی
العظیم کہے بعد اسکے سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جاوے اور اگر منفرد ہو تو ربنا لک
الحمد بھی کہے اور سمع اللہ کو رکوع سے شروع کرے اور حمدہ کی ہے کو قومہ مین تمام کرے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد
کہے اور قومہ مین آرام کرے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ مین جاوے اس طرح پر کہ اللہ کے الف کو
قومہ سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو سجدہ مین تمام کرے اور سجدہ مین جاتے وقت پہلے دونون
زانو رکھے زمین پر بعد اسکے دونون ہاتھ بعد اوسکے ناک بعد اسکے پیشانی اور سجدے مین
جاوے تب دونون ہاتھ کے بیچ مین منہ کو رکھے اور دونون ہاتھونکو دونون کانون کے برابر رکھے
اور اونگلیان سمٹی ہوئی زمین پر اور دونون بازو کشادہ رکھے اور شکم کو ران سے دور رکھے اور ہدایہ
مین لکھا ہے کہ شکم کو اس قدر کشادہ رکھے اگر ایک بکری کا بچہ چاہے تو نکل جاوے اور ہدایہ مین
لکھا ہے کہ جب صف مین ہووے تو اپنے تئین کشادہ نہ رکھے تاکہ اوسکے پاس والیکو ایذا نہ ہووے
اور پانون کی اونگلیون کو قبلے کی طرف متوجہ کرے اور اگر عورت ہووے تو سمٹی ہوئی سجدہ
کرے جیسا کہ اوپر لکھ چکے اور کہے سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہووے تو
پانچ مرتبہ کہے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھاوے اس طرح پر کہ اللہ کے الف کو سجدے سے
شروع کرے اور اکبر کی رے کو بیٹھنے مین تمام کرے اور اس طرح اوٹھے کہ پہلے ناک تب پیشانی
تب دونون ہاتھ اوٹھاوے اور بایان پانون بچھاوے اور داہنا کھڑا رکھے اور اونگلیان قبلہ
رخ رہین اور بیٹھے اس قدر کہ اوسکا بدن آرام لیوے اور نظر سینہ پر رکھے بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے
سجدے کی طرح دوسرا سجدہ کرے اور اوسی طرح سبحان ربی الاعلی کہے بعد اسکے دوسرے سجدے سے اللہ اکبر کہتا ہوا
سر اوٹھاوے تب دونون زانون اور سیدھا کھڑا ہو جاوے دونون پانونکے پنجے پر بغیر بیٹھے ہوئے اور زمین پر ہاتھ ٹیکے
نہ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے مگر دوسری رکعت مین ثنا اور تعوذ نہ کہے اور

نہ ہاتھ اوٹھاوی اور جب دوسری رکعت تمام ہووی تب بایان پانون بچھاوی اور اوسپر بیٹھی
اور داہنا کھڑا رکھے اور اونگلیان پانونکی قبلہ رخ رکھے اور دونون ہاتھونکو دونون رانون پر رکھی
اور مٹھی کھلی رکھے اور اونگلیان قبلہ رخ رہین زانون پر رکھی ہوئی اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک خنصر اور
بنصر کو بند کری اور بیچلی اونگلی اور ابہام کو حلقہ کرکے باندھی اور سبابہ یعنی کلمے کی اونگلی سی اشارہ
کرے یعنی اوسکو اوٹھاوی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پڑھتے وقت اور اسی طرح ہمارے عالموں سے بھی روایت ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے غرض یہ کہ ہمارے
مذہب مین بھی یہ سنت ہی اور عورت ہووی تو اوسی طرح بیٹھے جیسا کہ عورتوں کیواسطے اگلے
تب بعد اسکے التحیات پڑھی اور پچھلی التحیات سے کچھ زیادہ نہ کرے اور دوسری دونون رکعتون مین
فقط الحمد پڑھے اور یہ افضل ہے اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہے یا چپ کھڑا رہے پچھلی دونون
رکعتون مین تب بھی جائز ہی مگر افضل ہے الحمد پڑھنا اور جب دونون رکعت تمام ہووین تب
اوسی طرح بیٹھے جس طرح پہلے بیٹھا تھا اور التحیات پڑھے اور درود پڑھی درود یہ ہی اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور یہ درود محیط اور مشکوٰۃ سے لکھا ہی جب درود پڑھ چکے تب
دعاء ماثورہ پڑھے اور دعاء ماثورہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَ
لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ
وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ یہ درود پڑھی اور چاہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً
مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اسکے یہ معنی ہین کہ اے الہی بیشک
مینے ستم کیا ہے اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہین بخشتا ہی بندون کے گناہونکو مگر توہی
سو تو مجکو بخش دے خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر میری اوپر بیشک توہی

بخشنے والا بندوں کے گناہون کا اور بندون پر مہربانی کرنیوالا مشکوٰۃ اور مصابیح مین لکھا ہی
کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمایا ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مجکو کوئی دعا سکھلائیے کہ اوسکو
مین اپنی نماز کے آخر مین پڑھون تب حضرت صلعم نے صدیق اکبر رضؓ سے فرمایا کہ تو اسی دعا کو پڑھا کر
خلاصہ یہ ہی کہ جو دعا آنحضرت نے فرمائی ہو یا قرآن کی آیت ہووے وہ پڑھے تب دعا ماثورہ
کے بعد داہنی طرف منہ پھیرے اس طرح پر کہ کندھا نظر پڑے اور اوسکا رخسارہ پیچھے سے نظر
پڑے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اور اسی طرح بائین طرف کہے اور امام ہووے تو
دونون سلام مین آدمی اور فرشتون کی نیت کرے جو سب اوسکے پیچھے ہین اور اگر مقتدی ہووے
تو امام کی نیت کرے اور اگر اکیلا ہووے تو فقط فرشتون کی نیت کرے اور جب امام سلام سے فارغ
ہووے تب داہنے یا بائین پھر کے بیٹھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر بہتر یہ ہے کہ ایک مرتبہ آیۃ الکرسی
پڑھے بعد اوسکے دونون ہاتھونکو دونون کانون کے برابر اوٹھاوے اس طرح پر کہ دونون بغلین
ظاہر ہووین اور جو حاجت چاہے سوا اللہ سے مانگے اور چاہے تو یہ مناجات پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اور اگر اکیلا ہووے
تو مختار ہے چاہے داہنے بائین منہ کرکے بیٹھے چاہے نہ بیٹھے

نوین فصل جماعت کے بیان مین

ہدایہ مین لایا ہے کہ جماعت سنت موکدہ ہی جیسا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى
لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ یعنے جماعت سنت موکدہ ہی اوس سے خلاف نہین کرتا ہی مگر جو منافق ہوتا ہے اور
جماعت کا ثواب اکیلے پڑھنے سے زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضؓ نے کہا ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہی کہ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ
تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً یعنے جو نماز کہ جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین وہ نماز زیادتی
کرتی ہی ثواب مین اوس نماز سے کہ اکیلے پڑھتے ہین ستائیس درجے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح مین لکھا ہے

کہ جماعت سنت موکدہ ہے اور فرض نہیں ہے یہ مسئلہ [illegible] امامت کا [illegible]

جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہو [illegible] اور اگر [illegible]

پڑھتا ہو اور اگر اس میں بھی [illegible] برابر ہوں تو جو شخص [illegible]

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ تَقِیٍّ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ [illegible]

پیچھے تو ایسا ہے کہ اوس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی [illegible]

زیادہ ہے اسواسطے کہ اوسکے امام [illegible] جماعت زیادہ ہو گی اور اگر [illegible]

اوس وقت وہ شخص بہتر ہے کہ جس [illegible] مسئلے [illegible]

غلام کو اسواسطے کہ اوسکو فراغت علم سیکھنے کی [illegible]

نادان ہوتے ہیں اور اعرابی کہتے ہیں [illegible] جو شہر سے باہر رہتے ہیں اور [illegible]

اسواسطے کہ وہ اپنے دین کے کام کی [illegible] نہیں کرتے [illegible] اسواسطے کہ اوس [illegible]

لگنے کی احتیاط کم ہوتی ہے اور حرام زادہ [illegible] اسواسطے کہ اوسکو ادب [illegible]

اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ وہ نادان رہتے ہیں اور اسواسطے امامت ان سبھوں کی مکروہ ہے کہ انکا امام

ہونے میں لوگوں کو نفرت ہوتی ہے اور اگر [illegible] امامت کریں تو [illegible] جیسا کہ

ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا اَلْجِہَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ

فَاجِرًا یعنے لڑائی کرنا کافروں سے فرض ہے تمھارے اوپر ہر امیر کے ساتھ ہو کر نیک [illegible]

[illegible] وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہو وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ

بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا اور نماز واجب ہے تمھارے اوپر جماعت سے ہر مسلمان کے پیچھے نیک [illegible]

وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یعنے جائز ہے اوسکے ساتھ اقتدا کرنا اگر [illegible]

اور [illegible] اوس وقت ہے کہ اوسکی بدکاری کفر تک نہ پہونچی ہو [illegible] اوس جگہ حاضر ہو وَالصَّلٰوۃُ

عَلَی الْجَنَازَۃِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ اور نماز جنازہ کی اوپر ہر مسلمان [illegible]

ہو یا بد اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی یہ حدیث مشکوۃ مصابیح میں لکھی ہے مگر وہ [illegible]

بدعتی کی اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جبکہ فقط عورتین ہی ہوویں یعنی عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی ہووے اور عورتین اگر جماعت کرین تو جو عورت کہ امام ہووے وہی بیچمین کھڑی ہووے اگر آگے بڑھے اور اسی طرح اگر ننگے لوگ جماعت کی نماز پڑھتے ہون تو جو امام ہووے وہ بیچمین کھڑا ہووی آگے نہ بڑھے

مسئلہ اور مکروہ ہی جوان عورت کا حاضر ہونا جماعت مین اور بڈھی عورت کا ظہر اور عصر اور عید مین اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کے وقت جماعت مین حاضر ہوویں بڈھی عورتین تو کچھ مضائقہ نہیں ہے

مسئلہ اور درست ہے اگر اقتدا کرے وضو والا تیمم والیکے ساتھ اور پانون دھونیوالا موزے پر مسح کرنیوالے کے ساتھ اور کھڑا ہونیوالا کوزہ پشت کے ساتھ اور بیٹھنے والیکے ساتھ اسواسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھکے امامت کی ہے اور اشارہ کرنیوالا اشارہ کرنیوالیکی ساتھ اور نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والیکے ساتھ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ مین ہے

مسئلہ اور اگر مرد اقتدا کری عورتنکے ساتھ اور لڑکے کے ساتھ اور ہیجڑونکے ساتھ تو درست نہیں ہے اور اگر قرآن پڑھنے والا امّی کے ساتھ اقتدا کرے تو درست نہیں ہے اور امّی کہتے ہیں اسکو جو کہ ایک آیت بھی قرآن کی نہ جانتا ہووے اور اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہو ننگے کے ساتھ یا وہ شخص کہ رکوع اور سجدہ بھی اشارہ کرتا ہے اوسکے ساتھ اقتدا کرے کہ جو اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرتا ہے اور فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والیکے ساتھ تو درست نہیں ہے

مسئلہ اور اقتدا نکری فرض پڑھنے والا اوسکے ساتھ جو دوسرا فرض پڑھتا ہی مثلاً یہ ظہر پڑھتا ہی اور وہ عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہی

مسئلہ اور جو شخص کہ معذور ہووے یعنے ناک سے خون جاری ہے یا پیشاب جاری ہووے یا اور کچھہ عذر ہووے جیسا کہ اوپر لکھہ چکے تو جو شخص کہ ظاہر ہووے وہ اوسکے ساتھ اقتدا نکرے کیونکہ اوسکی امامت درست نہیں ہے اور معذور کی نماز درست ہے مگر ہر نماز کے وقت وضو کریگا

مسئلہ عمدۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ رافضی کے پیچھے جو ابوبکر صدیق رضی اللہ کی خلافت کا منکر ہی درست نہین ہی

مسئلہ ہدایہ مین لکھا ہی کہ مقتدیوں کے ساتھ امام نماز کو طول بہت نکری جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ جبکہ نماز پڑھے تم لوگون میں سے کوئی شخص

آدمیون کے واسطے یعنے اونکی امامت کرے تب چاہیے کہ تخفیف کرے اور لوگون کے اوپر رعایت کرے
فَاِنَّ فِیْهِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ اسواسطے کہ اونکے بیچمین بیمار اور کم زور اور بڈھا ہے
وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ اور جب نماز پڑھے تم مین سے کوئی اپنے ہی واسطے
یعنی اکیلا پڑھے تب چاہیے کہ طول کرے جس قدر کہ چاہیے اور یہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح مین ہے فائدہ
اور جس طول سے کہ امام کو منع کیا ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ جس قدر قرأت سنت ہوا اوس سے طول
نکرے اور جس قدر کہ سنت ہے اوس قدر تو پڑھا چاہیے مسئلہ شرح وقایہ مین لایا ہے کہ امام طول
نکرے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے سوای فجر کی نماز کے مسئلہ اگر ایک ہی مقتدی
ہووے تو اوسکو امام اپنے برابر داہنی طرف کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہووین تو
امام آگے کھڑا ہووے مسئلہ اور اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو مقتدی بھی نماز کو دوہراوے
اسواسطے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز مین شامل ہے جب امام سے نماز مین فساد ہوا تب مقتدی
کی نماز مین بھی فساد ہوا مسئلہ پہلی صف مین مرد کھڑے ہووین دوسری مین لڑکے کھڑے
ہووین تیسری مین ہیجڑے کھڑے ہووین چوتھی مین عورتین کھڑی ہووین مسئلہ اگر ایک عورت
مرد کے برابر کی نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہادت دلانے والی ہووے اور دونون کے درمیان مین
کچھ آڑ نہووے اور دونون تحریمہ کے وقت سے ملے ہووین اور جو وہ پڑھتا ہووے سو یہ پڑھتی
ہووے یعنے دونون مسبوق نہووین اور شروع نماز سے تحریمہ مین شریک ہووین تو اس صورت
مین اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو تو مرد کی نماز باطل ہوگئی اور اگر امام نے عورت کی
امامت کی نیت نہ کی ہو تو عورت کی نماز باطل ہوگئی مسئلہ اور ہدایہ مین لایا ہے کہ امامت کی
نیت کرنیکی شرط اوس وقت مین ہے کہ جب عورت آگے مقتدی ہووے مرد کے برابر مسئلہ
اگر نماز پڑھائی امی نے قرآن پڑھنے والے کو اور امی کو تو سبھون کی نماز باطل ہوئی اور
اوسکی وجہ یہ ہے کہ قاری کی نماز اسواسطے باطل ہوئی کہ اوسکو قرأت کی قدرت تھی اور اوسنے
قرأت ترک کی اوسکی نماز اسواسطے باطل ہوئی کہ جب کہ اوسے خواہش کی جماعت کی تب

واجب ہوا اور سہو کرا قتدا کرے قاری کے ساتھ تاکہ قرأت قاری کی اوسکی قرأت ٹھہرے سوا اوسکی ترک کیا اوس قرأت کو عمدًا قرأت کئے ہوئے مسئلہ اور اگر امام نے پہلی دو رکعت مین قرأت کی پھر اوسکو حدث ہوا تب اوسنے آخری دونون رکعت مین امی کو خلیفہ کیا تو اس صورت مین سبھو نکی نماز باطل ہوگئی اور خلیفہ کرنے کا مسئلہ آگے معلوم ہوویگا انشاء اللہ تعالی اور یہی ہدایہ مین لکھا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام مین صراحت سے لکھا ہے کہ اگر کسی محلے مین دو مسجد ہووین تو چاہیے کہ قدیم مین نماز ادا کرے اور اگر دونون ساتھ کی بنی ہوئی ہووین تو اوس وقت جو نزدیک ہو اوسمین نماز پڑھے اور نچاہیے کہ دور کی مسجد مین جاوے جماعت کی کثرت کیواسطے واللہ تعالی اعلم بالصواب

دسوین فصل نماز مین حدث ہوجانے کے بیان مین

اگر ایک نمازیکو نماز مین بغیر قصد کے آپسے حدث ہووے تو وضو کرے اور اوسی نماز کو پوری کرے یعنی جس مقام سے حدث ہوا ہووے اوسی مقام سے پڑھے یہانتک کہ اگر التحیات کے بعد حدث ہوا تو چاہیے کہ وضو کرے اور آکے سلام پھیرے اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا اپنے کام کے ساتھ فرض ہے مگر افضل ہے کہ دوہرا کے پڑھے اوسکا جانے دیوے مسئلہ اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو امام دوسرے شخص کو خلیفہ کرے یعنی اپنے مکان پر کھینچ لاوے تاکہ وہ نماز پڑھانے لگے جس مقام سے امام نے چھوڑا ہووے اور امام چلا جاوے اور وضو کرے اس صورت مین اگر امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت ہوا ہووے تو اوسکو جسنے وضو کیا ہے اختیار ہے چاہے اوسی مقام پر جہان وضو کیا ہے پڑھ لیوے تاکہ کم چلنا پڑے نماز مین اور چاہے پھر آوے پہلے مکان پر تاکہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہووے اور یہی حکم اکیلے پڑھنے والے کا بھی ہے چاہے وضو کی جگہہ پر پڑھے اور اگر وہ امام یعنی خلیفہ نماز سے فراغت نہوا ہووے تو پہلے امام پھر آوے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری کرے اور یہی حکم مقتدی کا ہے یعنے اگر امام نے فراغت کی ہے تو چاہے وضو کی جگہہ پر پڑھے اور چاہے پہلے مکان پر پڑھے اور اگر امام فراغت نہین ہوا ہے تو پھر آوے اور امام کے پیچھے نماز پوری کرے اور اسکو لاحق کہتے ہین

گیارھوین فصل لاحق کے بیان مین

اور لاحق کا مسئلہ اس طرح پر ہی جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت مین داخل ہو گیا تمام نماز اوس امام کے ساتھہ نہین پائی اس سبب سے کہ سو گیا یا اوسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہے چلا جاوے اور وضو کر کے پھر آوے اس صورت مین اگر امام نے کوئی رکعت پڑھی ہو تو چاہیے کہ اوس رکعت کو جو اوسنے نہین پائی ہی پہلے بغیر قرأت کے ادا کرے تب بعد اسکے امام کی تا بعداری کرے مثلاً ایک شخص ظہر کی نماز امام کے ساتھہ پہلی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ اوسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنیکو جب تک کہ وہ آوے تب تک امام دوسری ایک رکعت پڑھ چکا تب وہ وضو کر کے آیا تو چاہیے کہ اوس ایک رکعت کو جو اوسنے نہین پائی ہے پہلے بغیر قرأت کے پڑھ لیوے تب باقی جو دو رکعت ہین اوسکو امام کے ساتھہ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت پا گیا تو اس صورت مین جو اوسنے نہین پائی ہے اوسکو بغیر قرأت ادا کرے اور اس شخص کو لاحق کہینگے

بارھوین فصل مسبوق کے بیان مین

اور جو شخص کہ امام کے ساتھہ آخر نماز مین ملے یعنے اوسکے اول کی نماز جاوے تو اوسکو مسبوق کہتے ہین اور مسبوق کا مسئلہ اس طرح پر ہے کہ مثلاً ایک شخص فجر کی نماز مین امام کے تئین دوسری رکعت مین پاوے تو ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کہے اور جب امام سلام پھیرے تب چاہیے کہ اوٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے اور وہ ایک رکعت جو اوسنے نہین پائی تھی ادا کرے اور اگر اوسکو معلوم ہووے وہ سورت جو امام نے پڑھی ہی تو فاتحہ کے بعد اوسی سورت کو جہری پڑھے اور نہین تو سورۂ اخلاص پڑھے اور اگر امام کو تشہد مین پاوے تو چاہیے کہ دونون رکعت دوسری ادا کرے جس طرح فجر کی نماز پڑھتا ہی یعنے فاتحہ کی بعد سورت ملاوے اور جہر سے پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسی طرح کوئی وقت ہو وے جماعت مین داخل ہو جاوے اور جو اوسنے نہ پائی ہووے اوسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کر لیوے

تیرھوین فصل نماز کے فاسد ہونیکے بیان مین

نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا سہو سے کہے خواہ قصد سے سو سہو کہتے ہین بھول جانیکو اور قصد کے معنی کوئی کام جان بوجھہ کے کرنا اور فاسد کرتا ہی قصد سے سلام کرنا اور اگر سہو سے سلام کریگا تو نماز فاسد نہوگی

تو بات مین داخل ہوگا اور یہ ظاہر ہی کہ اگر سہو سے اوسکے منہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام تھا مضائقہ
نہین اور اگر کسی شخص کو قصد سے سلام کیا تو بات کرنا ٹھہرا اور فاسد کرتا ہے سلام کا جواب دینا قصد سے
ہو یا سہو سے اور نالہ کرنا بلند آواز سے اور آہ کرنا درد یا بیماری سے اور اُف کرنا اور آواز سے رونا درد کی
یا مصیبت سے اور کھنکھارنا بغیر عذر کے اور چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا اور خبر بد کے جواب مین
انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اور خوش خبر کے جواب مین الحمد للہ کہنا اور عجیب خبر کے جواب مین سبحان اللہ
ولا الہ الا اللہ کہنا اور لقمہ دینا اپنے امام کے سوا دوسرے کو اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوے تو نماز باطل نہو وے
اور لقمہ دینے کے یہ معنی ہین کہ جو کوئی نماز مین قرأت بھول جاوے تو اوسکو یاد دلادینا اور نماز مین قرآن دیکھکے
پڑھنا اور نجس جگہہ پر سجدہ کرنا اور نماز مین دعا کرنا یعنی طلب کرنا وہ چیز جو آدمیون سے طلب کرتا ہی مثلاً
کہی کہ یا اللہ تعالے فلانی عورت سے میرا نکاح کردے یا کہے کہ مجھکو ہزار دینار دے یا کہے کہ مجھکو اچھا کپڑا دے اور مثل
اسکے جو بات ہی اور نماز مین کھانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنی نماز مین ایسا کام زیادہ کرے نماز کو باطل
کرتا ہے اور زیادہ کام کے یہ معنی ہین کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھے تو وہ جانے کہ یہ نماز نہین
پڑھتا ہی یا نمازی آپ بوجھے کہ مین نے کام زیادہ کیا یعنی نمازی کی عقل پر چھوڑ دیوے اور نماز کو نہین
فاسد کرتا ہے بہشت کے ذکر سے یا دوزخ کی دہشت سے رونا بلکہ اس طرح کا رونا نماز مین مستحب ہے اور کھنکھارنا
نماز مین عذر کے ساتھ یعنی آواز بنانے کو واسطے کھنکھارے جسمین قرآن پڑھ سکے اور وہ دعا جو آدمیون سے
نہین طلب کرتا ہے اور تھوڑا کام کرنا اور کسی کا گذرنا نمازی کے آگے سے نماز کو باطل نہین کرتا ہی مگر
وہ شخص گنہگار ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اگر نماز چھوٹی مسجد مین پڑھتا ہووے تو نمازی کے آگے سے جانا
جس جگہہ سے ہووے گنہگار کرتا ہے اسواسطے کہ چھوٹی مسجد ایک ہی مکان ہی اور اگر بڑی مسجد مین یا میدان
مین پڑھتا ہووے تو اس صورت مین اگر اوسکے سجدہ کی جگہہ سے کوئی جاوے تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور اگر
نمازی مکان پر نماز پڑھتا ہووے یعنی اونچے مکان پر اور کوئی اوسکے سامنے جاوے تو اس صورت مین اگر جانیوالیکا بعضا
عضو نمازی کے بعضے عضو سے برابر ہو جاویگا تو وہ جانیوالا گنہگار ہووےگا اور اگر برابر نہوگا تو گنہگار نہوگا مسئلہ
اور جب کوئی شخص نماز میدان مین پڑھے تب ایک سُترہ ایک گز کا لانبا اور ایک اونگل کا موٹا اپنے آگے گاڑ دیوے

اور وہ ستره اوسکے نزدیک ہو اور دونون ابرو مین سے ایک ابرو کے برابر ہووے اور ستره کھڑا ہووے
زمین پر پڑا ہووا نہو اور زمین پر خط نہ کھینچے اور اگر ستره نہووے اور کوئی سامنے آنے یا ستره ہووے اور
کوئی ستره سے اور نمازی کے بیچ مین آوے تو اوسکو منع کرے سبحان اللہ کہکر یا اشارے سے اور تسبیح
اور اشارہ ساتھ نکرے خواہ تسبیح خواہ اشارہ دونون مین سے ایک کرے اور امام کا ستره کفایت کرتا ہے سب کے
واسطے اور ستره کہتے ہین آڑ کو مسئلہ اور جب ڈر ہو کہ نماز مین کوئی آویگا تو ستره کا ترک کرنا جائز ہے

چودھوین فصل نماز کے مکروہات کے بیان مین

مکروہ ہے نماز مین کپڑا سر پر یا کندھے پر ڈالنا اور اوسکے کنارون کا چھوڑ دینا اس طرح پر کہ لٹکتا
رہین اور کپڑے کا سمیٹنا دونون زانو سے سجدے مین جاتے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگے اور کپڑے یا بدن سے
کھیلنا اور بال کا باندھنا مونڈ کی چانڈی پر یعنی بیچ سر پر اور انگلیون کا توڑنا یعنی ملنا یہانتک کہ
آواز دے اور داہنے بائین دیکھنا گردن پھیر کے اس طرح پر کہ منہ قبلے سے پھر جاوے اور بغیر گردن پھیرے
آنکھون کے کنارے سے دیکھنا مکروہ ہے اور مکروہ ہے کنکریون کا ہٹانا سجدے کے واسطے مگر ایکبار مضائقہ
نہین ہے اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑانا اور کتے کی بیٹھک بیٹھنا اور وہ اس
طرح ہے کہ زانو کھڑا کرے اور چوتڑ پر بیٹھے اور مردون کے تئین دونون بازوؤن کا بچھانا
سجدے مین اور عورتین اسی طرح سجدہ کرین انکو مکروہ نہین ہے اور چار زانو بیٹھنا بغیر عذر
کے اور نماز کے باہر چار زانو بیٹھنا مکروہ نہین ہے اور امام کا کھڑا ہونا مسجد کی محراب مین اندر
امام کا کھڑا ہونا اکیلے دکان پر جسقدر آدم کے اونچے پر یا اوسکے اولٹے یعنی امام اکیلا
نیچے ہوے اور مقتدی اونچے پر ہوئین اور مکروہ ہے صورت کا ہونا نمازی کے آگے یا بازو
کے برابر یا چھت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا قبلے کی طرف دیوار مین ہووے اور اگر پیچھے ہووے
یا قدم کے نیچے ہووے تو مکروہ نہین ہے اور اگر نماز کے ادب مین سستی کرے اور بے پرواہی سے
ننگے سر پڑھے تو مکروہ ہے اور نماز کی اہانت کرتا اور ناچیز جانکے ننگے سر پڑھنا کفر ہے اور اگر
اپنے تئین ناچیز اور خراب جانکے ننگے سر پڑھے تو مکروہ نہین اور اچھا کپڑا ہوتے ہوے برا کپڑا پہنکر

جس کپڑے پہ بڑے آدمیونکی پاس نہ جا سکے مکروہ ہی اور نماز مین پیشانی کا پوچھنا خاک سی فراغت
ہونیکی پہلے اور آسمان کی طرف دیکھنا اور پگڑیکے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتونکا اور تسبیح کا شمار کرنا
اونگلیونسے اور اوس کپڑیکا پہننا جسمین صورت بنی ہووی مسئلہ اور مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشاب کرنا
اور پاخانہ پھرنا مسجد کے اوپر اور مسجد کا دروازہ بند کرنا مسئلہ اور مکروہ نہین ہے مسجد مین گچ
سے یا آبنوس سے یا سونے کے پانی سے نقاشی کرنا اور محراب مین سجدہ کرنا اس طرح پر کہ کھڑا
ہووی مسجد مین اور نماز پڑھنا اوسکے پیچھے جو بیٹھا ہووی بات کہہ رہا ہی اور اوس بچھونے پر نماز
پڑھنا جسمین صورت بنی ہووی مگر سجدہ صورت پر نکرے یا صورت چھوٹی ہوے جو کہ دیکھنے
والے کو نظر نپڑے مثلاً چیونٹی یا مکھی کی صورت ہووے یا صورت اوسکی ہووے جسکی جان نہین
ہوتی ہے مثلاً کشتی کی یا درخت کی صورت ہووی یا صورت جاندار کی ہووے مگر اوسکا سر نہ بنا ہو
اور نماز مین سانپ یا بچھو کا مارنا مسئلہ اور پیشاب کرنا اوس گھر کی چھت پر جسمین محراب
بنائی ہے نماز پڑھنے کیواسطے اسواسطے کہ وہ گھر حکم مسجد کا نہین رکھتا ہے مسئلہ اور مکروہ ہی
مقتدی کیواسطے اکیلے کھڑا ہونا صفونکے پیچھے جس وقت کہ صفونمین جگہہ خالی ہووے یعنے اگر جگہہ
خالی ہووی تو اوسی جگہہ کھڑا ہووے کہ وہ جگہہ بھر جاوے اور اگر صفونمین کچھ جگہہ خالی نہووی تو
پیچھے کھڑا ہونا مکروہ نہین ہے اور اگر کسی شخص کو صف مین سے اپنی طرف کھینچ لیوی اور اوسکے
ساتھہ کھڑا ہووی تو یہ بہت خوب ہی اور یہ مسئلہ محیط مین ہی مسئلہ اور مکروہ ہی نماز مین تحریمہ کی
تکبیر دو بار کہنا یعنے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر کہنا اور نماز مین تھوکنا اس طرح سے کہ پاس کا آدمی
نہ سنے اور اس قدر تھوکنا کہ سنے باتمین داخل ہے اور بات نماز کو باطل کرتی ہی اور بلند کہنا تسمیہ
اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قرأت کا رکوع مین جاکر اور رکوع کی تسبیح قومہ کی شروع مین کہنا
اور سجدیکی تسبیح جلسے کی شروع مین کہنا اور مکروہ ہے پہلی رکعت دراز کرنا نفل مین اور مکروہ ہی دوسری رکعت
دراز کرنا پہلی رکعت سی سنت نماز مین اور پیراہن اور تاج کا اوتارنا اور پہننا اور موزیکا اوتارنا تھوڑے کام سے اور
بہت کام سی تو نماز باطل ہوگئی اور خوشبو اور پھول کا سونگھنا اور ہوا کرنا کپڑی یا پنکھے سی ایکبار یا دو بار اور انگ

بند کرنا اور بعضون نے لکھا ہی اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو کچھ دہشت نہین ہے اور ترک کرنا
کسی سنت کا اور وہ چیز منہ مین رکھنا کہ جسکے رکھنے سے قرأت نہو سکے اور جو چیز کہ دانت مین ہے
مثلاً گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑا ہووے اوسکا نگلنا اور سجدے مین جاتے وقت دونون ہاتھ زانو کے
پہلے زمین پر رکھنا بغیر عذر کے اور اوٹھتے وقت اوسکے اولٹے کرنا یعنی ہاتھ کے پہلے زانون اوٹھانا
بغیر عذر کے اور کشادہ رکھنا اونگلیونکا سوا رکوع کے اور تھوکنا اور ناک چھنکنا اور کسی سورۃ کا مقرر
کرنا کہ سوای اوسکے نماز مین نہ پڑھی اور ایک رکعت مین دو سورے کا پڑھنا بیچ کی ایک سورت چھوڑ کے
اور پچھلی سورت کو پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت مین ہووے مثلاً پہلی رکعت مین قل ہو اللہ پڑھے
اور دوسری مین تبّت یدا اور نماز کا طول کرنا اس قدر کہ مقتدیونکو گران معلوم ہووے اور نماز کو ہلکی کرنا مقتدیون
کی جلدی کیواسطے اور ایک ہی سورہ دوبار پڑھنا ایک رکعت مین فرض نماز مین اور آستین کہنیون کے
اوپر تک اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے مسئلہ اور مصحف اور شمشیر
یا شمع اور چراغ آگے ہووے تو کچھ دہشت نہین ہے مگر آگ جلتی ہوئی مکروہ ہے مسئلہ
کمر باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ نہین ہے یہ مسئلہ شرح اوراد لکھا ہے

پندرھوین فصل وتر کی نماز کے بیان مین

وتر تین رکعت کی واجب ہے تین رکعت کی بعد سلام پھیرے اور تینون رکعت مین الحمد کے بعد سورہ پڑھے
اور تیسری رکعت مین رکوع کے پہلے ہاتھ اوٹھاتا ہوا تکبیر کہے تب بعد اسکے دعا قنوت پڑھے اور دعا قنوت
یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ
وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ
وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝
فائدہ ملحق کی حا کو کسرہ پڑھی اور نترک کے کاف کو پیش پڑھی زبر پڑھنا خطا ہی مسئلہ اگر کوئی شخص دعای قنوت
نجانے تو یہ آیت پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یا تین بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہے یا تین مرتبہ یا رب کہی اور وتر کے سوای دوسری نماز مین قنوت نہین مسئلہ

اور اگر امام شافعی مذہب ہووی اور وتر مین رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو مقتدی بھی پڑھی اور
اگر امام فجر کی نماز مین دعای قنوت پڑھے تو مقتدی نہ پڑھی بلکہ چپ کھڑا رہے **فائدہ** اس
کتاب کے پہلے جو اس مقام مین شرح اوراد سے لکھا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اے فاطمہ جو بندہ مومن اور مومنہ عورت کہ وتر کے بعد سجدہ مین سر رکھے سبوح قدوس ربنا
ورب الملائکۃ والروح پانچ مرتبہ کہی تب سر اوٹھاوے اور ایک بار آیۃ الکرسی پڑھی اور پھر دوسری
بار سجدہ مین جاوے اور پانچ مرتبہ پھر سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح کہے تو
قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکی قدرت کے قبضے مین محمد مصطفے صلعم کی جان ہی کہ وہ نہ اوٹھیگا اپنی جگہہ سے
اوٹھنے کے پہلے اور ثواب سو حج اور عمری کا اور ثواب ہزار شہید کا پاوے اور ہزار فرشتے کو
حکم ہووی کہ اوسکے واسطے نیکی لکھین اور گویا کہ سو غلام آزاد کیے ہووین اور اوسکی دعا
قبول پڑے اور ساٹھہ دوزخی کی قیامت کے دن شفاعت کرے اور جب مرے تو شہید مرا
ہووی سو بعد اسکے جو خوب تحقیق کیا تو اوسکی کہین سند نہ پائی مگر بعد سلام پھیرنے وتر کے کہے
سبحان الملک القدوس تین بار اور تیسری بار آواز کو کھینچے اور بلند کرے حصن حصین اور مشکوۃ مصابیح
کا مضمون ہے اور بعد وتر کے دو رکعت ہلکی نفل بیٹھکے پڑھنا پیغمبر صلعم کا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشکوۃ مین آیا ہے

سولھوین فصل سنتون کے بیان مین

فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت
سنت ہے اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعے کی نماز کے پہلے اور جمعے کی نماز کے بعد چار
رکعت سنت ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمعے کے بعد چھہ رکعت سنت ہے
پہلے چار رکعت پڑھکے تب دو رکعت سنت پڑھے اور محیط مین ہے اور عصر کی نماز کے پہلے
اور عشا کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد چار رکعت مستحب ہے اور مغرب کی نماز کے
بعد بھی چھہ رکعت مستحب ہی **مسئلہ** اور مکروہ ہے دنکو ایک سلام کے ساتھ چار رکعت نفل سے
زیادہ پڑھنا اور راتکو آٹھہ رکعت نفل سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھہ نہ کوئی خیال کرے کہ

راتکو نفل زیادہ پڑھنا منع ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ دن کو چار رکعت سے زیادہ اور رات کو آٹھ رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہے چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں میں مسئلہ فرض میں دو رکعت میں قرأت فرض ہے اور وتر اور سنت اور نفل میں سب رکعت میں مسئلہ نفل نماز قصداً شروع کرے تب اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا

ستر ھوین فصل تراویح کے بیان مین

تراویح بیس رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کی چاند رات سے آخر تک جماعت تمام اور بغیر جماعت کے بھی مردوں اور عورتوں دونوں کیواسطے سنت موکدہ ہے جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کرکے دونوں طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ

بعد اسکے دونوں ہاتھ چھاتی کے برابر اوٹھاوے اور یہ مناجات پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اسی طرح چار رکعت کے بعد یہی تسبیح اور یہی مناجات پڑھے اور جب بیس رکعت تمام ہوویں تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی چپ رہے اور رکوع اور سجدے میں امام کی تابعداری کرے جماعت کی طرح پر اور امام وتر میں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سبح اسم یا انا انزلنا پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھے تب بعد اوسکے بیٹھے اور التحیات پڑھکے اوٹھے اور فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ بلند آواز سے پڑھے تب بعد اوسکے دونوں ہاتھ کان کی لو تک پہونچاوے اور تکبیر بلند کہے اور دعا قنوت پڑھے اور مقتدی بھی دعائے قنوت پڑھے بعد اوسکے رکوع و سجدہ کرکے نماز تمام کرے اور دعا قنوت ہاتھ باندھے ہوے پڑھے مسئلہ سوا

رمضان کی وتر کو جماعت کی ساتھہ نہ پڑھی **مسئلہ** اور تراویح مین ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہووے تو ایک ختم تمام رمضان مین کرے اور اگر لوگ سستی کرین تب بھی ایک ختم کو ترک نکرے اور دو ختم کرے تو فضیلت ہے اور تین ختم کرے تو افضل ہے اور ترکیب ختم کی یہ ہے کہ اگر دس آیتین ہر رکعت مین پڑھی تو ایک ختم ہووے تمام رمضان مین اور اگر بیس آیتین ہر رکعت مین پڑھی تو دو ختم ہووے اور اگر تیس آیتین ہر رکعت مین پڑھی تو تین ختم ہووین اور یہی محیط مین لکھا ہے **مسئلہ** اور اگر امام حافظ قرآن نہووے تو ہر رکعت مین ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھی یا کوئی سورہ قصار مفصل سے پڑھے یا الم ترکیف سے آخر قرآن تک دو بار پڑھی تا کہ ہر رکعت مین ایک سورہ پڑھی جاوے اور اسکا حکم ختم کا ہے اور یہ قول احسن ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین سراجی سے لکھا ہی کہ اگر شہر کے لوگ تراویح ترک کرین تو بادشاہ اونکے ساتھہ لڑائی کرے اس سنت کے قائم کرنیکے واسطے **مسئلہ** اور تراویح اسواسطے سنت ہی کہ رسول صلعم نے کتنی رات تراویح پڑھی ہے جب کہ نمازی بہت جمع ہوئے تب حجرہ مبارک سے حضرت صلعم باہر نہ آئے اور عذر بیان فرمایا کہ اگر مین اس نماز کو ہمیشہ ادا کرون تو یہ خوف ہی کہ تم سبھون پر فرض ہو جاوی اور اوسکا ادا کرنا تمپر مشکل ہووے حضرت صلعم نے راہ شفقت فرمائی اور ہمیشہ نہ پڑھا اور خلفای راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اسواسطے کہ خوف فرض ہونیکا نتھا

اٹھارھوین فصل کسوف اور خسوف کی نماز کی بیان مین

کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہین چاند گہن کو کسوف کے وقت سنت ہے کہ امام جمعے کا آدمیون کے ساتھہ دو رکعت جماعت کے ساتھہ بغیر اذان اور اقامت اور خطبے کے ادا کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے سب نفلون کی طرح پر اور قرأت دراز کرے اور آہستہ پڑھے جب نماز سے فراغت ہووی تب دعا مین مشغول ہووے جب تک کہ آفتاب روشن ہووی اور اگر امام حاضر نہووے تو اکیلے اکیلے نماز پڑھین اور جب ماہتاب مین خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعا مین اکیلے اکیلے مشغول ہووے جب تک کہ ماہتاب روشن ہووے اور اسی طرح سے جو خوف کہ آگے آوے مثلاً آندھی آوے یا تاریکی آوے یا دشمن ظاہر آوے یا مینھہ ہمیشہ

برسنے لگے یا گرمی یا بھونچال آوے یا تمام عالم مین بیماری ہووے تو ایسے وقت مین نماز اور دعا مین
مشغول ہونا سنت ہی مسئلہ نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی مگر دو نماز کی جماعت مکروہ نہین ہی ایک
تراویح کی نماز اور دوسرے کسوف کی نماز مسئلہ اگر کسوف کی نماز مکروہ وقت مین ادا کرے ... والسلام

اونیسوین فصل استسقا کی نماز کے بیان مین

اور استسقا کہتے ہین پانی طلب کرنے کو جب مینہ نہ برسے تب مسلمان جمع ہووین اور میدان
مین جاوین اور دعا کرین اور استغفار کہین قبلے کی طرف منہ کرکے اور اکیلے اکیلے نماز ادا کرین
بغیر خطبے اور جماعت کے اسی طرح تین روز باہر نکلین اور ان تینون روز بہت استغفار کہین
اسواسطے کہ استغفار کو مینہ کے طلب کرنے مین بڑا اثر ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا یہ آیت سورہ نوح
مین ہے یہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہی تھی خلاصہ اسکا یہ ہے کہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے
بیشک وہ ہے بخشنے والا اور جب تم توبہ کرو اور گناہ بخشواؤ تو اللہ تعالی تم پر دلی بھیجے خوب
کا پانی برساوے اور استسقا کی نماز مین ذمی لوگ حاضر نکرین اور چادر نہ گھماوین اور ذمی کہتے ہین مطیع الاسلام
کافر کو مسئلہ اور خلق اپنی گناہون سے توبہ کرین تاکہ اللہ تعالی اوسکی برکت سے مینہ برساوے

بیسوین فصل فرض کے پانے مین

جس شخص نے کوئی فرض نماز شروع کی اور اوسی نماز کے واسطے اقامت کہی گئی تو اگر اوسنے
پہلے رکعت کے واسطے سجدہ نکیا ہووے تو نماز کو قطع کرے اور اقتدا کرے یعنی اوس نماز کو چھوڑ
کے جماعت مین شامل ہووے اور اگر سجدہ کیا ہووے پہلی رکعت کے واسطے اور وہ نماز ثلاثی
یا ثنائی ہووے یعنے تین رکعت والی یا دو رکعت والی ہووے اس صورت مین بھی نماز کو
قطع کرے اور اقتدا کرے اسواسطے کہ اگر قطع نکریگا اور دوسری رکعت پڑھیگا تو ثنائی
نماز ہوگی تو تمام ہو جاویگی اور اگر ثلاثی ہوگی اور دوسری رکعت پڑھیگا تو اسمین زیادہ
چلیگا اور تھوڑی باقی رہے گی اور زیادہ کا حکم تمام نماز کا ہے تو اوسکی جماعت جاویگی اور اگر

دو ہی رکعت پڑھ کے جماعت مین ملا تو اوسے آفتاب ڈوبنے کے بعد اور مغرب ادا کرنیکے
پہلے دو رکعت نفل پڑھے اور یہ مکروہ ہے اور اگر اگلی رکعت کیواسطے سجدہ کیا ہووے یعنے
اور وہ نماز رباعی ہووے یعنے چار رکعت والی ہووے تو اس صورت مین ایک رکعت دوسری
بھی ملاوے جسمین دو رکعت نفل ہو جاوے تب بعد اسکے نماز کو قطع کرے اور جماعت مین
شامل ہووے اور اگر رباعی نماز کی تین رکعت پڑھ چکا ہووے تو اوس نماز کو تمام کرے اسواسطے
کہ بہت پڑھ چکا ہے اور بہت کا حکم تمام نماز کا ہے اور تمام کرنیکے بعد اقتدا کرے جو نماز کہ امام
کے ساتھ پڑھیگا وہ نفل ہو جاویگی مگر عصر پڑھ کے اقتدا نکرے اسواسطے کہ عصر اداکرنیکے
بعد نفل مکروہ ہے **مسئلہ** جس مسجد مین اذان کہی جاوے تو اوس مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے
اوس شخص کو جسنے نماز نہین پڑھی ہے مگر جو شخص کہ دوسری جماعت کا مقیم ہووے مثلاً موذن
ہووے کسی مسجد کا یا امام ہووے یا اوسکے حکم سے لوگ جماعت پڑھتے ہون اور اوسکے
غائب ہونے سے لوگ تتر بتر ہو جاوین یا کم اوس شخص کا باہر نکلنا مکروہ نہین ہے اور جس
شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھی ہووے اوسکا باہر نکلنا بھی مکروہ نہین مگر جب
اقامت کہی جاوے تب اوسکو باہر نکلنا مکروہ ہے اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکروہ
نہین ہے اگرچہ اقامت کہی جاوے اور دونون شخصون مین یہ فرق ہے کہ جس شخص نے ظہر یا عشا
ایک مرتبہ پڑھی ہے اور وہ اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکروہ ہے اسواسطے کہ اسکو جماعت
کی مخالفت کی تہمت لگے گی اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز پڑھی تو اوسنے جماعت کی موافقت
کرنے کی فضیلت پائی اور نفل کا ثواب پایا تو تہمت اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب سے
منہ موڑنا بہت بیجا ہے اور لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر باہر نکلا اقامت کے وقت تو اوسکو
تہمت نہ لگے گی اسواسطے کہ اوسکا قصد جماعت کی درستی اور بہتری کا ہے اور اگر نہ نکلا تو
اوسنے وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری جگہہ کی جماعت مین خلل کیا اور جس شخص نے فجر
یا مغرب یا عصر کی نماز پڑھی ہو وہ باہر نکلے اگرچہ اقامت کہی جاوے اسواسطے کہ اگر وہ نماز پڑھیگا تو وہ

نماز نفل ہوگی اور نفل فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہی اور مغرب اسواسطے نہ پڑھے کہ تین رکعت نفل
شرع مین نہین آئی ہے مسئلہ اور جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھینگے تو جماعت نہ
پائینگے تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑھینگے
تو ایک رکعت فجر کی پاوینگے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھے مسئلہ اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے
فوت ہووے تو قضا نکرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دوپہر تک قضا کرے بعد دوپہر
کے نہیں اور اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھ فوت ہووے تو اگر دوپہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی
قضا کرے اور اگر دوپہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے اور بعضے مشائخ کے نزدیک
بعد دوپہر کے بھی سنت قضا کرے فوت کے معنی یہہ ہین کہ نماز جاتی رہے اور قضا کے معنی یہہ ہین
کہ اوسکا بدلہ پڑھے اور سنت ظہر کی ترک کرے اگر جانے کہ سنت ادا کرینگے تو فرض ملیگا یا جانے کہ
سنت ادا کرینگے تو فرض نہ ملیگا دونون حالت مین سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے
تب دونون رکعت سنت جو فرض کے بعد ہی اوسکے پہلے چار رکعت ادا کرے اور امام محمدؒ کے نزدیک
دونون رکعت کے بعد ادا کرے اور سواے فجر اور ظہر کے سنت کی قضا نکرے مسئلہ اور جو شخص
کہ مسجد مین آوے اور اوس مسجد مین نماز پڑھی گئی ہووے تو سنت پڑھے فرض کے پہلے اگرچہ اوسنے
جماعت نہین پائی لیکن جب وقت تنگ ہووے تو سنت کو ترک کرے اور فرض کو ادا کرے
فرض کے فوت ہونے کی دہشت سے مسئلہ امام رکوع مین گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اوسنے
ملنے مین اس قدر دیر کی کہ امام نے سر اوٹھایا تو اوسنے اوس رکعت کو نہین پایا

اکیسوین فصل فوت نمازون کی قضا پڑھنے کے بیان مین

پانچون وقت کی نماز اور وتر اگر فوت ہوجاوین سب یا تھوڑی سی ترتیب انمین فرض ہی خلاصہ مین لکہا
اگر کسیکی پانچ وقت کی نماز فوت ہووے تو اوسکو ترتیب نگاہ رکھنا ضرور ہی پہلے فوت نماز کی قضا پڑھے
لیکن تب وقتی پڑھے اور فوت نماز کے پہلے قضا نہ پڑھی تو وقتی نماز درست نہووے اوسیطرح اگر کسیکی
ایک نماز فوت ہووے تب پہلے اوسکی قضا پڑھے بعد اوسکے وقتی پڑھے اور اسیطرح اگر کسیکی نزدیک وتر فوت ہووے

تو اوسکی فجر کی نماز درست نہووے جب تک کہ وتر کی قضا نہ پڑھے اور ترتیب کے معنی سیدھی کام
کرنا یعنے پہلے فوت نماز کی قضا پڑھے بعد اوسکے وقتی پڑھے اور تین چیز سے ترتیب جاتی رہتی ہے
ایک جب وقت تنگ ہووے تب ترتیب ضرور نہین ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس قدر وقت تنگ
ہووے کہ اگر قضا پڑھے تو ادا نہ ملے تو اوس وقت ترتیب ضرور نہین ہے اور اگر اس قدر
وقت باقی ہووے کہ وقتی نماز کے ساتھ بعضی فوت نماز بھی پڑھ سکے تو وہ شخص جس قدر
کہ وقت مین سماوے اوس قدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھ ادا کرے جس طرح سے کسیکی عشا
اور وتر فوت ہوئے اور فجر کا وقت باقی نرہا مگر اس قدر کہ اوسمین پانچ رکعت سماوے تو
اس صورت مین وتر کی قضا پڑھے اور فجر کی ادا کرے تب آفتاب نکلنے کے بعد عشا کی قضا
پڑھے یا کسیکی ظہر اور عصر فوت ہے اور مغرب کا وقت باقی نرہا مگر اس قدر کہ سات رکعت
پڑھ سکے تو اس صورت مین پہلے چار رکعت ظہر پڑھے تب تین رکعت مغرب پڑھے اور دوسرے
بھول جانے سے ترتیب جاتی رہتی ہے یعنے اگر کسیکے تئین کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اوس
نماز کو وہ بھول گیا اور اوسنے وقت کی نماز ادا کی تب اوسکو یاد آیا کہ اوسکی ایک وقت کی
نماز فوت ہوئی تھی تو وہ نماز وقتی جو پڑھ چکا ہے درست ہے اوسکو نہ دوہرا لیوے اور اس فوت
نماز کی قضا پڑھے اور تیسرے جب بہت نمازین فوت ہووین اور بہت نماز کے یہ معنی کہ
چھہ سے کم نہووے جب کسیکی چھہ نمازین فوت ہوئین تب ترتیب ضرور نہین خواہ وہ فوت نماز پرانی
ہووے خواہ نئی اوسکے یاد رکھتے ہوے وقت کی نماز درست ہے اور اگر بہت نماز کسیکی فوت ہووے اور
ادا کرتے کرتے کم ہوجاوے تو اوس شخص کو ترتیب ضرور نہین ہے مثلاً ایک شخص کی چھہ نمازین یا ایک
مہینے کی نمازین فوت ہوئین تھین اور اوسنے قضا پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ دو تین وقت کی باقی
رہین تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تھی وہ پھر نہ پھریگی اوس فوت نماز کی یاد رکھتے ہوے وقتی نماز ادا
کرنا درست ہے مگر جب سب نماز کی قضا پڑھ چکے تب اوسکو ترتیب نگاہ رکھنا فرض ہووے **مسئلہ**
ایک شخص کی چھہ نمازین فوت ہوئی تھین اور ایک مہینے کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا

تو اس ایک نماز کو جسمین ملاوے اور اس ایک نماز کی یاد رکھتا ہو وے وقتی نماز ادا کرنا درست ہے مسئلہ ایک شخص ظہر کی نماز مین تھا کہ اوسکو شک ہوا کہ مین نے فجر پڑھی ہی یا نہین اور قرأت کے بعد یقین ہوا کہ فجر نہین پڑھی تو فجر پڑھے بعد اوسکے ظہر دوہراوے مسئلہ عمدۃ الاسلام مین عقیدہ و شرح کافی سی لکھا ہی کہ اگر ایک شخص اتنے گناہون سے توبہ نصوحہ کرے تو معاف ہو جاوینگے لیکن نمازین جو اوس سے فوت ہوئی ہین تو جبتک کہ اوسکی قضا نہ پڑھی تب تک اوسکی گردن سے نہ اوترینگی مگر جس شخص نے کہ وقت سی تاخیر کی ہی تو امید کہ توبہ کرنے سے عفو ہووے اللہ تعالی کی کرم اور فضل سے

بائیسوین فصل سہو کے سجدیکے بیان مین

نماز کے کسی واجب کو سہو سی ترک کرنیکے سبب سے دو سجدے سہو کے ایک سلام کے بعد واجب ہوتے ہین اور سجدہ سہو کی ترکیب یہ ہے کہ آخری قعدہ مین تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے تب بعد اوسکے بیٹھے التحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھکے نماز سے فراغت کرے مسئلہ شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے جس وقت کہ نماز کے کسی رکن کو مقدم کرے یعنے اوسکے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے جس طرح سے رکوع قرأت کے پہلے یا کسی رکن کے ادا کرنے مین تاخیر کرے یعنے اوسکے ادا کرنے مین دیری کرے جس طرح سے پچھلی التحیات کے اوپر کچھہ زیادہ پڑھ گیا اس سبب سے تیسری رکعت کے قیام مین دیری ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جس طرح سے دو رکوع کرے سوال اسمین تو کوئی واجب ترک نہین ہوا بلکہ رکن اور زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اسمین کس واسطے واجب ہوا جواب شرح اوراد مین لکھا ہے کہ جس وقت کہ ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اوسکے پاس جو رکن ہی اوسکے ادا کرنے مین دیری کی اور اوس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب ہی تو اوسنے واجب ترک کیا اور ہر فرض اور واجب کو اوسکی مقام پر ادا کرنا واجب ہے جیسا کہ اوپر لکھہ چکے یا کسی واجب کو تغیر کیا یعنے اوسکو بدل ڈالا جس طرح سی آہستہ پڑھنے کے مقام پر بلند پڑھا یا بلند کے مقام پر آہستہ پڑھا یا کسی واجب کو سہو سی ترک کیا جس طرح سی پہلا قعدہ ترک کیا خلاصہ یہ ہے کہ واجب کے ترک کرنے سی سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی کوئی واجب ہووے مثلاً کسینے دعای قنوت

یا عیدین کی تکبیر سہو سے ترک کی تو اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوگا **مسئلہ** فرض کے ترک کرنے سے سہو کے
ہووے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سے واجب کے ترک کرنے مین گناہ ہے اور نماز اوسکی بغیر سجدہ سہو کے
درست ہووے مگر نقصان کے ساتھ اور واجب کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہی اور
سجدہ سہو کا اوس نقصان کے درست کرنیکے واسطے ہوتا ہے اور سنت ترک کرنا قصد سے موجب
گناہ کا ہی اور ثواب کو دور کرتا ہے اور اگر بھول کے سنت ترک کرے تو اوسپر کچھ نہین **مسئلہ** شرح وقایہ
مین ہے کہ مقتدی کی سہو سے سجدہ سہو کا واجب نہووے بلکہ امام کی سہو سے سجدہ سہو کا واجب ہووے
اور اگر امام سجدہ نکرے تو مقتدی پر بھی واجب ہووے یعنے مقتدی بھی نکرے اور مسبوق بھی امام کے ساتھ
سجدہ سہو کا کرے تب بعد اوسکے اپنی نماز پوری کرے **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص پہلے
قعدہ کو سہو کرے تو اگر وہ بیٹھنے کے نزدیک ہی تو بیٹھ جاوے اور اوسپر سہو کا سجدہ نہین ہے اور اگر قیام کے
نزدیک ہی تو کھڑا ہو جاوے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر آخری قعدہ کو سہو کیا اور پانچوین رکعت کیواسطے
کھڑا ہوا تو جبتک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے پھر پھرے اور بیٹھے اور سجدہ سہو کا کرے اور اگر پانچوین
رکعت کا سجدہ کیا تو اوسکا فرض نفل ہو جاوے اور چاہیے تو ایک رکعت دوسری بھی ملاوے تاکہ چھہ
رکعت نفل ہو جاوے اور اگر قعدہ آخری مین بیٹھے اور سہو سے کھڑا ہو جاوے تو پھر پھرے جبتک کہ پانچوین رکعت
کیواسطے سجدہ نہین کیا ہے اور سلام پھیرے اور سجدہ کیا پانچوین رکعت کیواسطے تو اوسکا فرض تمام ہوا
چھٹی رکعت ملاوے تاکہ چار رکعت فرض ہووے اور دو رکعت نفل اور اگر اس نفل کو چھوڑ دیوے تو قضا
بھی نکرے اسواسطے کہ قصد سے شروع نہین کیا ہے کہ اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے اور سجدہ سہو کا کرے
واجب کے ترک کرنیکے سبب سے اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا فرض ہے اور اوسمین اوسنے تاخیر کی تو واجب
ترک ہوا اور یہ دو رکعت جو نفل ہوئی ہی سو یہ نائب نہوگی اوس دو رکعت سنت ظہر کی جو فرض کے بعد ہے یعنے
ان دونونکو اوسمین نہ حساب کرے بلکہ دوسرے تحریمے سے دونون رکعت سنت پڑھلیوے **مسئلہ** جب امام قعدہ
اخیرہ مین التحیات کے موافق بیٹھا بعد اوسکے سہو سے پانچوین رکعت کی طرف اوٹھا تو اس صورت مین مقتدی کو
تابعداری امام کی نکرین اسواسطے کہ جان بوجھکے خطا کرنا نہ چاہیے بلکہ انتظار مین بیٹھے رہین اگر سجدہ کرنیکے پہلے

پھیرا اور سلام پھیرا تو اوسکے ساتھ سلام پھیرین اور اگر پانچوین رکعت مین سجدہ کیا تو مقتدی لوگ
سلام پھیرین اور یہ مسئلہ شرح وقایہ اور عمدۃ الاسلام مین ہی **مسئلہ** جس شخص پر سجدہ سہو کا ہی اوسنے اگر
آخر نماز مین سلام پھیرا تو اگر اوسنے اس سلام کے بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ وہ نماز سے باہر نہین نکلا
یہانتک کہ اگر اوسکے سلام پھیرنیکے بعد کسینے اقتدا کیا تب اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو اوسکا اقتدا درست ہوا
اور اگر اوسنے سجدہ سہو کا نکیا بلکہ نماز کو سلام کے بعد چھوڑ دیا تو اوسکا اقتدا درست نہوا کیونکہ وہ نماز سے
باہر نکلا اور اسیطرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مارکے ہنسا تب اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ
اوسکا وضو ٹوٹ گیا اسواسطے کہ نماز کے بیچ مین قہقہہ پایا گیا اور اگر سجدہ سہو کا نکیا بلکہ سلام کے بعد نماز
چھوڑ دی تو اوسکا وضو نہین ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے باہر ہنسا اور اسیطرح اگر پھیرا اور سلام کے بعد
اوسنے نیت مقیم ہونیکی کی تو اگر اوسنے سجدہ سہو کا کیا تو اوسکی فرض چار رکعت ہوجاویگی اسواسطے کہ
اوسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے بیچ مین کی اور اگر اوسنے سجدہ نکیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی چھوڑ دی تو
اوسکی فرض چار رکعت نہوویگی اسواسطے کہ اوسنے مقیم ہونیکی نیت نماز کے باہر کی اور یہ مضمون
شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اگر کئی بار سہو کیا تو دو ہی سجدہ کفایت ہین اور اگر سہو کیا اور سجدہ سہو کا
ادا کیا اور دوسری بار پھر سہو کیا تو سجدہ سہو کا پھر کرے دوسری بار یہ مسئلہ عمدۃ الاسلام مین اچھی
سے لکھا ہی **مسئلہ** جس شخص نے نماز مین شک کیا اور وہ نہین جانتا ہی کہ ہمنے کتنی رکعت پڑھین تو
اگر شک کرنا اوسکی عادت نہین ہے اوسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہے تو نماز پھر سے شروع کرے اور اگر
اوسکو بہت شک ہوتا ہے تو دل مین ٹھہراوے جو کچھ کہ اوسکے دل مین ٹھہرے اوسپر عمل کرے
اسواسطے کہ جب بہت شک ہووے تب بار بار شروع کرنے مین حرج ہی اور اگر اوسکے دل مین کچھ نہ ٹھہرے
تو کم اختیار کرے یعنی اگر اوسکو شک ہووے کہ ظہر کی تین رکعت پڑھین یا چار رکعت اور اوسکا
دل کسی پر گواہی نہین دیتا ہی تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک رکعت دوسری پڑھے
تاکہ چار رکعت بیشبہہ ہووین مگر اوس تین رکعت کے بعد بیٹھ لیوے تب چوتھی رکعت پڑھے اسواسطے
کہ اگر وہ چوتھی رکعت رہی ہووے تو آخری قعدہ جو فرض ہے وہ ترک نہووے یہ مسئلہ شرح وقایہ مین ہے

تیسوین فصل بیمار کی نماز کے بیان مین

جو بیمار کہ کھڑا نہو سکے مرض کے سبب سے خواہ وہ مرض پہلے سے رہا ہو وے خواہ اوسی نماز مین ہوا ہووے تو نماز پڑھے بیٹھکے رکوع اور سجدے کے ساتھ اور اگر رکوع اور سجدہ بھی نکر سکے تو بیٹھکے سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے اور کوئی چیز سجدے کے واسطے اوسکے آگے نہ لیجاوے اور سکے آگے یعنی تکیہ وغیرہ نرکھے سجدے کے واسطے اور اگر بیٹھ بھی نسکے تو پیٹھ کے بل چت لیٹے اور دونوں پانوؤنکو قبلے کی طرف کرے یا پہلو کے بل لیٹے یعنی کروٹ سے اور اپنا منہ قبلے کی طرف کرے اور چت لیٹنا افضل ہے اور سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نکر سکے تو نماز کی تاخیر کرے اور آنکھ اور بھوؤن اور دل سے اشارہ نکرے اور اگر رکوع اور سجدے نکر سکے اور قیام کر سکے تو بیٹھکے اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کے اشارہ کرنا کھڑے ہوکے اشارے کرنے سے افضل ہے اسواسطے کہ بیٹھنا سجدے سے بہت نزدیک ہے اور سجدے ہی سے مطلب ہے اسواسطے کہ سجدے مین نہایت تعظیم ہے اور اگر کوئی بیمار نماز کے درمیان مین صحت پاوے تو اگر اشارے سے پڑھتا تھا تو نماز کو پھر سے شروع کرے اور اگر بیٹھا ہوا رکوع اور سجدے سے پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہے اور باقی نماز کھڑا ہو کے تمام کرے یہ سب مسئلہ شرح وقایہ سے لکھا ہے **مسئلہ** شرح وقایہ مین ہے کہ اگر کوئی شخص دیوانہ ہو یا اوسپر بیہوشی ہوئی ایک اتدن تو جو نماز کہ اوسکی فوت ہوئی ہے اوسکی قضا پڑھے اور اگر ایک اتدن سے وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بھی زیادہ گذری تو جو نماز کہ فوت ہوئی ہے اوسکی قضا نہ پڑھے

چوبیسوین فصل کشتی مین نماز پڑھنے کے بیان مین

شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ بہتی کشتی مین بغیر عذر بیٹھ کے نماز پڑھے تو درست ہے اور اگر کنارے پر بندھی ہوئی ہو تو بیٹھ کے درست نہین ہے مگر کوئی عذر ہووے تو درست ہی **مسئلہ** محیط مین لکھا ہے کہ نمازی کو لائق ہے کشتی مین کہ قبلے کی طرف منہ کرے جس جس طرف کہ کشتی پھرے وہ اپنے منہ کو بھی قبلے کی طرف پھیرے نماز کا شروع ہووے خواہ نماز کا درمیان قبلے کی طرف متوجہ ہونے مین سب برابر ہے اسواسطے کہ قبلے کی طرف منہ کرنا قدرت کے وقت فرض ہے

وہ قدرت رکھتا ہے تو پھیر قبلے کی طرف منہ کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَحَیْثُ
مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ اور جس جگہہ کہ ہو تم سب جیسے ہو کہ نماز ادا کرو تو پھیرو تم سب
اپنے موہونکو کعبے کی طرف بخلاف چارپائے کے سواری کے اسواسطے کہ وہ قبلے کی طرف منہ
کرنے سے عاجز ہی اسواسطے کہ اگر وہ قبلے کی طرف منہ کرے جس طرح چارپایہ چلے تو پھیر چلنا موقوف ہووے
یعنے اوسکو پورب جانا ہے اور وہ قبلے کی طرف منہ کرے تو اسمین اسکا مطلب نہوگا کیونکہ بغیر چارپائے
کے منہ پھیرے ہوئے قبلے کی طرف نہو سکیگا اور اسمین اوسکا حرج ہی اسواسطے اوسپر عذور کا
حکم دیا گیا قبلے کی طرف متوجہ ہونے مین اور اگر چارپائے کا سوار قبلے کی طرف جاتا ہووے تب اگر
قبلے سے منہ پھیرے تو اوسکی نماز درست نہین ہے اور یہ مسئلہ محیط کے چوبیسوین فصل مین ہے

پچیسوین ۲۵ فصل سجدۂ تلاوت کے بیان مین

سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہی دو تکبیرے کیساتھ یعنے اللہ اکبر کہکر سجدہ مین جاوے اور اللہ اکبر کہکر
سر اوٹھاوے اور نماز کی شرطین اس سجدے کے واسطے بھی ہین مین بدن چھپانا اور قبلے کی طرف منہ کرنا اور
طہارت بیا داخل ہے اور اس سجدے مین ہاتھہ اوٹھانا اور تشہد اور سلام نہین ہے اور اس سجدے مین بھی
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ کہی اور جو شخص کہ سجدے کی چودھون آیتون مین کوئی آیت پڑھے اوسپر
سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی اور سجدے کی آیت سورہ اعراف اور سورہ رعد اور سورہ نحل اور
سورہ بنی اسرائیل اور سورہ مریم کے آخر مین ہے اور سورہ حج مین دو آیتین سجدے کی ہین اوسمین سے
پہلی آیت سجدہ تلاوت کی ہی اور دوسری آیت مین جو ارکعوا واسجدوا کی لفظ ہے اوسمین سجدہ
نہین ہے بلکہ اوسمین نماز کیواسطے رکوع اور سجدہ کرنیکا حکم ہے اور سورہ فرقان اور سورہ نمل
اور سورہ الٓمّ تنزیل اور سورہ صٓ اور سورہ حٰم سجدہ اور سورہ والنجم اور سورہ اذالسماء انشقت اور سورہ اقرا
مین ہے پس جو شخص کہ سجدے کی کوئی آیت سنے اگرچہ سننے کا قصد نکیا ہووے اوسپر بھی سجدہ تلاوت کا واجب
ہوتا ہی مسئلہ امام نے آیت سجدے کی پڑھی تو مقتدی بھی اوسکے ساتھ سجدہ کرے اگرچہ سنا ہووے اور اگر
مقتدی نے پڑھا تو سجدہ نکرے نہ تو نماز مین اور نہ نماز کی بعد اور جو شخص کہ نماز کے باہر ہووے اور سنے تو وہ سجدہ کرے

مسئلہ ایک نمازی نے اوس شخص سے آیت سجدہ کی سنی کہ جو اوسکے ساتھ نماز مین نہین ہے تو سجدہ کرے نماز کے بعد اور اگر نماز ہی مین سجدہ کیا تو سجدہ دوہرا وے نماز کو نہ دوہراوے مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی سنی امام سے اور اوسکے ساتھ نماز مین نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت مین داخل ہوا یعنی جس رکعت مین سنا تھا اوسمین نہین دوسری رکعت مین داخل ہوا تو سجدہ کرے مگر نماز مین نہین اور اگر اوسی رکعت مین داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر اوسی رکعت کو امام کے سجدہ کرنیکے بعد پایا تو سجدہ نکرے اور وہ سجدہ تلاوت کا جسکا مقام نماز مین ہے اوسکو نماز کے باہر قضا نکرے مسئلہ ایک شخص نے آیت سجدہ کی پڑھی تب بعد اوسکے نماز شروع کی اور پھر دوہرایا سجدہ کی آیت کو تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر آیت سجدہ کی پڑھی اور سجدہ کیا تب نماز شروع کی اور پھر سجدہ کی آیت دوہرائی تو دوسرا سجدہ کرے مسئلہ اور اگر ایک آیت سجدہ کی ایک ہی مجلس مین بار بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہے اور اگر کئی آیت پڑھی ایک مجلس مین یا ایک آیت پڑھی کئی مجلس مین تو ایک سجدہ کفایت نہین ہے مثلاً دو آیت ایک مجلس مین پڑھی یا ایک ہی آیت دو مجلس مین پڑھی تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت نہوگا بلکہ دو سجدے کریگا اور مجلس کے بدلنے کی یہ حد ہے کہ مثلاً ایک جولاہہ کھونٹیان گاڑے ہے اور تانا تنتا ہے تو اوس کھونٹی سے اوس کھونٹی تک جانے مین مجلس بدلتی ہے تو اگر ایک شخص آیت سجدہ کی پڑھے اور وہ اوس کھونٹی کے پاس سنے اور پھر اوس کھونٹی تک جاوے اور پھر آوے اور وہ شخص پھر وہی آیت پڑھے تو اس صورت مین سننے والے پر دو سجدے واجب ہوونگے کیونکہ مجلس بدلی اور پڑھنے والے پر ایک ہی کیونکہ ایک ہی مجلس مین بیٹھا رہا یا ایک شاخ پر سے دوسری شاخ پر جاوے تب بھی مجلس بدلتی ہے اور اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور سننے والا ایک ہی جگہہ بیٹھا رہے تو پڑھنے والے پر دو سجدے ہوونگے اور سننے والے پر ایک ہی جانو تم سب کہ اس مقام مین مجلس بدلتی ہے دوسرا کام شروع کرنے مین اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جانے مین مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کے حکم مین ہے اس دلیل سے کہ اگر مسجد کے گوشے مین اقتدا کرے تو اوسکا اقتدا درست ہے اور وہ ایک ہی مکان مین داخل ہے اور ایک

درخت کی شاخین جدا جدا مکان مین مسئلہ اور مکروہ ہے کہ سجدے کی آیت کو ترک کرے اور
باقی سورہ پڑھے اسواسطے کہ اوس سے انکار کا شبہہ معلوم ہوتا ہے اور سجدے کی آیت پڑھنا اور
باقی سورہ ترک کرنا مکروہ نہین ہے اور مستحب ہے کہ ایک آیت یا دو آیت سجدے کی آیت کے پہلی ملا لیوے
یعنے فقط اکیلے سجدے ہی کی آیت نہ پڑھے اسواسطے کہ کوئی شبہہ نکرے کہ اس آیت کو دوسری آیتون
سے فضیلت جانتا ہی اور بہتر ہے اسکا آہستہ پڑھنا اسواسطے کہ اکثر سننے والے لوگ بے وضو رہتے ہین یہ
مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ تیسیر الاحکام مین فتاوے حجہ سے لکھا ہی کہ اگر اوسی وقت سجدہ
میسر نہووے تو مستحب ہے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ کہے بعد اسکے جب
قادر ہووے تب سجدہ بجا لاوے مسئلہ ابراہیم شاہی مین لکھا ہی کہ سجدۂ تلاوت مین یہ مستحب ہے کہ جب
چاہے ادا کرے تب کھڑا ہووے بعد اوسکے سجدہ کرے پھر سر اوٹھاوے سجدے سے اور پھر کھڑا ہووے بعد اوسکے بیٹھے

چھبیسوین فصل مسافر کی نماز کے بیان مین

مسئلہ مسافر وہ شخص ہے کہ جسنے تین رات دن چلنے کا قصد کیا میانی چال سے اور جدا ہوا
اپنے شہر کی بستی سے اور میانی چال جنگل مین اونٹ اور پیادے کی معتبر ہے اور دریا مین ہوا کا
موافق ہونا معتبر ہے اور پہاڑ مین جو کچھ کہ پہاڑ کے لائق ہووے وہی معتبر ہے اور مسافر کہا جاویگا
اگرچہ اپنے سفر مین گناہ کرنیوالا ہووے جب تک کہ اپنے شہر مین نہ داخل ہووے یا آدھے مہینے رہنے
کی نیت نکرے کسی شہر مین یا گانو مین تب تک اوسکے واسطے بہت رخصت ہے یعنے اجازت ہی
کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنی کم کرنا یعنے چار کی دو کرے پھر اگر نیت
کی مسافر نے آدھے مہینے سے کم رہنے کی یا نیت کی اقامت کے مدت کی یعنے آدھے مہینے رہنے
کی دو جگہ مین یا کسی شہر مین داخل ہوا مگر اس ارادے سے کہ [illegible] کل جاویگا یہ سوچتا [illegible] مین
اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتون مین قصر کرے اور اسی طرح سے ایک لشکر ہی کہ وہ دار الحرب مین
داخل ہووے [illegible] دار الحرب کے قلعے کو گھیر لیا یا اہل بغی کے تئین دار الاسلام مین شہر کے باہر گھیر لیا
[illegible] صورتون مین اگرچہ وے سب اقامت کی مدت کی نیت کرینگے مگر [illegible] نماز کو قصر

کرینگے اسواسطے کہ وہ سب مقیم نہین ہوتے ہین اقامت کی نیت کرنے سے مگر بنجارے لوگ
اپنے خیمون مین اگر آدھے مہینے کی اقامت کی نیت کرینگے تو وہ مقیم ہوجاوینگے اسواسطے
کہ اونکی اقامت کی نیت شہر کے باہر درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا لکھا ہے **فائدہ** اقامت
کے معنی رہنے کے ہین اور مقیم کے معنی رہنے والا اور فقہ کے علم مین اوس سے مراد ہے کہ جو شخص
کہ آدھے مہینے یعنی پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گانوں مین نیت کرے یعنی ارادہ کرے
کہ مین یہان پندرہ روز رہونگا تب وہ شخص مقیم ہوجاوی **مسئلہ** مسافر کے حق مین چار رکعتی
نماز فی الفور آبادانی کے چھوڑتے ہی دوگانی ہوجاتی ہے اور رمضان مبارک کا روزہ افطار
کرنیکی رخصت ہوجاتی ہے اور اگر چاہے روزہ رکھے تو افضل ہے یہ مضمون عمدۃ الاسلام اور
تیسیر الاحکام کا ہے **مسئلہ** بندگی کا سفر جسطرح سے حج ہی اور گناہ کا سفر جسطرح سے رہزنی
برابر ہے یعنے مسافر دونون سے ہوگا **مسئلہ** اور مسافرت اور اقامت کی نیت کرنیمین سردار معتبر
ہے تابعدار نہین جسطرح سے عورت یا غلام یا سپاہی اون لوگونکے حق مین مالک کی نیت
معتبر ہے مگر جب اصلی وطن مین آوینگے تب بغیر مالک کی نیت کے مقیم ہوجاوینگے یہ دونون
مسئلے تیسیر الاحکام سے لکھے **مسئلہ** پھر اگر مسافر نے چارون رکعتین پوری پڑھین اور پہلے
قعدے مین بیٹھا تو اوسکا فرض تمام ہوا مگر گنہگار ہوا سلام کی تاخیر کرنیکے سبب سے
اور اللہ تعالے کا صدقہ قبول نکرنیکے سبب سے اور دو رکعت جو اوسنے زیادہ پڑھین سو نفل
ہوئین اور اگر بیچمین نہ بیٹھا تو اوسکا فرض باطل ہوا پہلا قعدہ ترک کرنیکے سبب سے کیونکہ
مسافر کے واسطے وہ آخری قعدہ ہی اور آخری قعدہ فرض ہے فرض کے ترک سے نماز باطل ہوتی
ہے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** ایک مسافر ہے کہ اوسکی امامت مقیم نے کی نماز کے
وقت مین تو مسافر چار رکعت ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت نکرے
اسواسطے کہ وقت مین مسافر کا فرض بھی امام کی تابعداری کی سبب سے مسافر پر چار ہوجاتا ہے
اور وقت کے بعد مسافر کا فرض ہرگز نہین بدلتا ہی یہ شرح وقایہ مین ہے یعنے اگر مسافر کی ظہر

اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر نکریگا اسواسطے کہ اوس نماز کے وقت مسافر پر
دو ہی رکعت فرض تھین پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرے مسئلہ کنز العباد مین
لکھا ہی کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت مین اور وقت کے بعد جائز ہووے اگر دونونکا فرض
ایک ہی ہووے مثلاً فجر یا مغرب دونونکی فوت ہوئین تو اس صورت مین اقتدا درست ہووے
مسئلہ اور اگر مسافر امام ہووے اور مقیم مقتدی ہی تو مسافر قصر کرے اور مقیم پوری پڑھے اور
مستحب ہے کہ مسافر کہدیوے کہ اَتِمُّوا صَلٰوتَکُمْ فَاِنِّیْ مُسَافِرٌ یعنے تم لوگ نماز پوری پڑھلو
اور مین تو مسافر ہون مسئلہ ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو چھوڑ کر دوسری جگہہ وطن اصلی بنایا
تو پہلا وطن اصلی باطل ہوگا دونون وطن کے درمیان مین مدت سفر کی ہووے خواہ نہووے
یہانتک کہ اگر وہ اوس پہلے وطن اصلی مین داخل ہوا تو بغیر اقامت کی نیت کے مقیم نہوویگا مگر
وطن اصلی سفر کرنے سے باطل ہوتا ہے یہانتک کہ اگر مسافر وطن اصلی مین داخل ہوا تو فی الفور
داخل ہوتے ہی مقیم ہوجاوے گا ولیکن وطن اقامت کا یعنے جس مقام مین پندرہ روز رہنے
کی نیت کی ہی وہ باطل ہوتا ہے دوسری جگہہ کے وطن اقامت سے مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت
کا کسی جگہہ پر تھا پھر اوسنے دوسری جگہہ وطن اقامت کا کیا اگرچہ ان دونونکے درمیان مین
مدت سفر کی نہین ہے تو اس صورت مین پہلی جگہہ وطن اقامت کی نہ باقی رہیگی یہانتک کہ
اگر وطن اقامت مین پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت مقیم نہوویگا اور اسی طرح سے اگر وطن اقامت سے
اپنے وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت باقی نہ رہیگا مسئلہ اور سفر اور حضر دونون فوت نمازونکو نہین
بدلتی ہین یعنی جب فوت کہ سفر کی فوت نمازونکو حضر مین قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نمازونکو سفر مین
قضا کرے تو قصر نکرے اور حضری ہین مقیم کے مکان کو یعنے سفر کی الٹی حضر ہے دونون مسئلے شرح وقایہ سے لکھے ہین

ستائیسوین فصل جمعے کی نماز کے بیان مین

جمعے کی فرض ہونیکے واسطے نو شرطین ہین جس شخص مین یہ نوون شرطین موجود ہون اوس پر فرض ہے
پہلی شرط یہ ہے کہ شہر مین مقیم ہووے مسافر پر جمعہ واجب نہین [illegible] دوسری

کہ تندرست ہووے تو بیمار پر جمعہ واجب نہیں اور تیسری شرط یہ ہی کہ آزاد ہووے تو غلام پر جمعہ واجب نہیں اور چوتھی شرط یہ ہی کہ مرد ہووے تو عورت پر جمعہ واجب نہیں اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بالغ ہووے تو لڑکونپر جمعہ واجب نہیں اور چھٹی شرط یہ ہی کہ عاقل ہووے تو دیوانا اور لڑکے پر جمعہ واجب نہیں اور ساتوین شرط یہ ہی کہ اسلام ہووے اور یہ ظاہر ہی اور آٹھوین شرط یہ ہی کہ آنکھہ سلامت ہووے اندھے پر جمعہ واجب نہیں اور نوین شرط یہ ہی کہ پانون سلامت ہووین لنگڑے پر جمعہ واجب نہیں اور اگر وہ شخص جسپر جمعہ واجب نہیں ہے حاضر ہووے اور جمعہ ادا کرے تو درست ہی اور ظہر کا فرض اوسکا ادا ہو جاوے اگرچہ جمعہ اوسپر واجب تھا یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور جمعے کے ادا ہونے کیواسطے چھ شرطین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہووے خواہ شہر کا کنارہ اور شہر کی تفسیر مین اختلاف ہے بعضونکے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جس جگہہ مین امیر اور قاضی ہووے کہ شرع کا حکم پہونچاوے اور حدونکو قائم کرے اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جس وقت کہ وہان کے لوگ جمع ہووین تو وہان کی بڑی مسجد مین نہ سماوین اور شرح وقایہ مین اسی قول پر فتوے ہی کہ جو مقام ایسا ہے کہ اگر وہان کے لوگ سب جمع ہووین تو وہان کی جو سب سے بڑی مسجد ہووے اوسمین نہ سماوین تو وہ مقام شہر ہے اور شہر کے کنارے کی تفسیر یہ ہے کہ جو مقام کہ شہر کے متصل ہووے اور شہر کے فائدے کے واسطے مقرر ہووے مثلاً گھوڑا دوڑانیکے واسطے یا لشکر اوترنے کے واسطے یا تیر اندازی کے واسطے یا مردہ دفن کرنے کے واسطے یا جنازے کی نماز پڑھنے کے واسطے یا اسی طرح دوسرے کامون کیواسطے مقرر ہووے تو وہ مقام شہر کا کنارہ ہے اور جمعہ پڑھنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات مین درست نہیں ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہووے یا اوسکا نائب **فائدہ** جس طرح سے خطیب ہے اور یہ عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے اور نائب کے معنی محیط مین لکھے ہین کہ امیر ہووے یا قاضی اور دونون ایک ہی بات ہین کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب ایک ہی **مسئلہ** شرح ادا مین لکھا ہی کہ مناسب نہین ہے کہ جمعے مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہووے **مسئلہ** فتاوی عالمگیری

مین لکھا ہی کہ جس شہر مین بادشاہ کافر ہووے تو وہان مسلمانونکو جمعہ پڑھنا درست ہی
مسلمان لوگ قاضی ٹھہرا دین گے وہ قاضی ٹھہریگا اور مسلمانون پر واجب ہے کہ ایک مسلمان کو
اپنا سردار مقرر کرین **تیسری** شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت ہووے یہانتک کہ اگر جمعے کی نماز کے
درمیان مین ظہر کا وقت جاتا رہے تو جمعہ باطل ہووے اور **چوتھی** شرط یہ ہے کہ نماز سے پہلے خطبہ
ہووے **مسئلہ** جمعے مین دو خطبے سنت ہین اور دونون خطبون مین اللہ تعالی کی حمد ثنا ہو
واسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہووے اور کوئی آیت قرآن کی
اور ان دونون خطبون کے درمیان مین تھوڑا سا بیٹھے اور بیٹھنے کا یہ اندازہ ہے کہ تمام عضو
آرام آجاوین یعنے بدن سستا لیوے اور پہلے خطبے کو جہر سے پڑھے اور دوسرے کو بھی جہر سے مگر
سے کم اور جاننا چاہیے کہ دونون خطبے دراز پڑھنا مکروہ ہے اور کھڑا ہو کے طہارت کے ساتھ خطبہ
اور اگر جنبی کے بغیر طہارت کے بیٹھ کے خطبہ پڑھا تو درست ہوا مگر مکروہ ہے یہ مسئلے شرح او
سے لکھے ہین **پانچوین** شرط یہ ہے کہ جماعت ہووے اور جماعت کی حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین
ہووین اور اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے مقتدی بھاگ جاوین تو اس صورت مین امام ظہر
کرے اور اگر مقتدی بھاگین اور تین مرد رہ جاوین یا امام کے سجدہ کرنیکے بعد بھاگین تو ا
دونون صورتون مین امام جمعہ تمام کرے یہ شرح وقایہ مین ہے اور **چھٹی** شرط یہ ہے کہ اذ
ہووے یعنے تمام لوگونکو حکم مسجد مین جانیکا ہووے اور ہر شخص وہان جاوے وہ جانے پاوے
یہانتک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین جمع ہووین اور دروازہ مسجد کا بند کرین اور جمعہ
کرین تو اس صورت مین جمعہ درست نہووے اور اسی طرح سے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے
جمعہ پڑھنے کا ارادہ کرے تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا رکھے اور آدمیونکی واسطے اذن دیوے یعنے حکم
جو چاہے سو چلا آوے تو اوسکی نماز درست ہووے عوام لوگ حاضر ہووین خواہ نہین اور اگر درواز
کرے یا دربان کو بٹھال دیوے دروازہ پر تاکہ لوگونکو اندر آنے سے منع کرین تو اس صورت مین
درست نہووے یہ مضمون محیط کا ہی **مسئلہ** جس مقام کے شہر ہونے مین شک ہووے اور وہان کے ا

جمعہ ادا کرین جمعے کی سب شرطون کے ساتھہ تو مناسب ہی کہ وہان کے لوگ جمعے کے بعد چار رکعت
ظہر کی نیت سے واسطے احتیاط کے پڑھ لیوین اسواسطے کہ اگر جمعہ ادا نہووے تو ظہر پڑھنے سے اوس وقت کا فرض
اوس سے بے شبہہ ادا ہو جاوے یہ مضمون محیط کا ہے اور کنز العباد مین فتاوی واقعات سے لکھا ہی کہ قاضی
بدیع الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ چار رکعت جو جمعے کے بعد ظہر کی نیت سے پڑھتے ہین
اون چارون رکعتون مین فاتحہ کے بعد سورہ بھی پڑھو اسواسطے کہ اگر وہ چارون رکعتین جو فرض ہو جاوینگی
تو سورت پڑھنا کچھ ضرر نکریگا اور اگر جمعے کی نماز صحیح ہوگی اور چار رکعت سنت ہو جاوینگی تو سنت مین
سورت پڑھنا واجب ہی مسئلہ شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جو شخص جمعے کے سوا سب نمازون مین امامت کے
لائق ہو وہ جمعے مین بھی امامت کے لائق ہی مسئلہ فتاوی محیط مین لکھا ہی اور مسافر لوگ جبکہ جمعے کے روز
شہر مین حاضر ہووین تو اکیلے اکیلے نماز ظہر کی پڑھ لیوین اور اسی طرح سے شہر کے لوگ جبکہ اونکا جمعہ
فوت ہووے اور قیدی اور بیمار اکیلے اکیلے نماز ظہر کی پڑھ لیوین کیونکہ اونکو جماعت مکروہ ہی مسئلہ
اور معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے ساتھہ جمعے کے روز شہر مین مکروہ ہی جبکہ معذور کا حکم
تب غیر معذور کی ظہر بلا شبہہ مکروہ ہوئی یہ شرح وقایہ کے مضمون کا خلاصہ ہی مسئلہ اور گانو کے
لوگ اور جنگلی لوگ جن پر جمعہ واجب نہین ہی وہ جمعے کے روز جماعت کے ساتھہ پڑھین اذان
اور اقامت کہکر یہ مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ اور جس شخص کو عذر نہین ہے اوس
شخص کو جمعے کی نماز سے پہلے شہر مین ظہر پڑھنا مکروہ ہے اور پیچھے ظہر پڑھ کے جمعے کی نماز کیواسطے
دوڑنا جس وقت کہ امام جمعے کی نماز مین مشغول ہووے ظہر کو باطل کرتا ہے جمعے کی نماز پاوے
یا نہین پاوے ظہر پھر پڑھ لیوے پہلے جو پڑھی تھی وہ باطل ہوئی اور جو شخص کہ جمعے کی نماز مین تشہد مین یا
سہو کے سجدے مین ملے تو وہ شخص جمعے کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑھے اوسنے جمعہ پایا یہ مضمون شرح وقایہ
کا ہی مسئلہ شرح وقایہ مین ہی کہ جب پہلے اذان ہووے تب سب کوئی خریدنا بیچنا چھوڑ دیوین اور
جمعے کی نماز کیواسطے دوڑین اور شرح اوراد مین لکھا ہی کہ جس وقت کہ موذن جمعے کے روز پہلے
پہلی اذان کہے تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیوین اور جمعے کی طرف متوجہ ہووین جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا

اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ یعنے جب اذان
کہی جاوے نماز کیواسطے جمعے کے روز دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اور چھوڑو تم سب بیچنا اور
بیچنا اور بیع کی لفظ جو آیت میں ہے اس سے یہ مراد ہی کہ بیع ہو خواہ دوسری چیز کہ جسمین آدمی
شامل بیع کے مشغول ہو جاوے اور جمعہ بھول جاوے لیکن بیع کا ذکر اسواسطے کیا کہ بیع آدمی کے
مقصدون مین بڑا مقصد ہی اور اوسمین آدمی کا فائدہ ہے سو خبردار کرنیکے واسطے اللہ تعالے نے
فرمایا ہے **مسئلہ** شرح اور اوسین فتاوی حجت سے لکھا ہے کہ اصل یہ ہے کہ اذان جمعے کے روز
منارے پر ہووے اسواسطے کہ اذان دور و نزدیک کے آدمیون کے خبر کرنیکے واسطے ہے جیسا کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا
اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ معنے اسکے یہ ہین کہ اے شرع کے حکمون پر ایمان لانے والے لوگو جبکہ اذان
کہی جاوے نماز کیواسطے جمعے کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنیکی طرف اللہ کی یاد کہا نماز اور
خطبے کو یعنے خواہش کرو نماز اور خطبے کی طرف اور اوسکے واسطے دوڑو اور کوشش کرو اور چھوڑو
خریدنا اور بیچنا **مسئلہ** شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اوٹھے تب نماز اور
بات کرنا حرام ہو جاوے جبتک کہ خطبہ تمام نہووے اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے
دوسری بار امام کے آگے اور لوگ امام کی طرف منہ کرکے خطبہ سنین اور امام کھڑا ہوکے باطہارت
دو خطبے پڑھے ان دونوں کے بیچمین ایک بار بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہووے تب اقامت کہی جاوے
اور امام آدمیون کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے **مسئلہ** کنز العباد مین لکھا ہے کہ ایک مرد ہے
کہ وہ جمعے کے روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کرے کہ مین نے فجر کی نماز نہین پڑھی تو اوٹھے اور فجر کی نماز
قضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوۃٍ
اَوْ نَسِيَهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا یعنے جو شخص کہ نماز کے وقت
سو گیا اوس نماز کو بھول گیا اور اوس سبب سے اوسکی نماز قضا ہو گئی تو چاہیے کہ اوس نماز کو
پڑھے جس وقت کہ اوسکو یاد آیا اسواسطے کہ جس وقت کہ اوسنے یاد کیا ہی وہی اوس نماز کا وقت ہے اور دوسرے

اسواسطے کہ اگر وہ خطبے کے بعد فجر کی قضا پڑھیگا تو اسکا جمعہ فوت ہوگا اور فتاوی محیط مین بھی لکھا ہی
فائدہ کنز العباد مین ینابیع سے لکھا ہے کہ مستحب ہے کہ جمعے کے روز امام پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور
دوسری مین سورۂ منافقون پڑھے **مسئلہ** کنز العباد مین ہے کہ جمعے کے روز غسل کرنا سنت
ہے **مسئلہ** کنز العباد مین صلوٰۃ مسعودی سے لکھا ہے ہمارے عالمون کے قول کے موافق اور نیز
اللہ کی رحمت ہو جیو کہ حدث حدث مین ملجاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہووے لیکن ایک ہی مین داخل
ہو جاتا ہی جس طرح سے ایک مسلمان ہے کہ اوسکو حدث ہوا اور پھر جنابت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا
یا عرفے کا یا جمعے کا تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اوس سے ادا ہو جاوینگے **مسئلہ** کنز العباد
مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ جو شخص کہ جمعے مین جاوے اوسکے واسطے مستحب ہے کہ خوشبو مل لیوے اور اچھا کپڑا
پہن لیوے اور ذخیرہ سے لکھا ہی کہ جمعے اور عیدین مین سوار ہو کے جانا درست نہین ہے مگر پیادہ جانا افضل ہی

اٹھائیسوین فصل عیدین کی نماز کے بیان مین

مسئلہ مستحب ہے کہ عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا کھاوے اور مسواک کرے اور خوشبو ملے
اور اپنا اچھا کپڑا پہنے اور صدقہ فطر کا ادا کرے اور مسجد کی طرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوے یہ مضمون
شرح وقایہ کا ہے اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے کرینگے **مسئلہ** اور عیدین کی نماز کے پہلے نفل نہ پڑھے
اور جو شرط کہ جمعے کے واسطے ہے وہی شرط عید کے واسطے بھی ہے واجب ہونے اور ادا ہونے کے
حق مین یعنے جس شخص پر جمعہ واجب ہی عید بھی واجب ہے اور جس شہر مین جمعہ ادا ہووے عید بھی ادا
ہووے مگر خطبہ عیدین مین سنت ہے اور جمعے مین فرض یہ شرح وقایہ سے لکھا **مسئلہ** اور عید کی
نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب آفتاب ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے
جب تک کہ آفتاب نہین ڈھلتا ہے اور جب آفتاب ڈھلا تب پھر وقت نہین رہتا ہی یہ مختصر قدوری
اور فتاوی محیط مین ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اور امام مقتدیون کے ساتھ دو رکعت
نماز پڑھے اس طرح سے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کی کہے تب ثنا پڑھے بعد اوسکے تین تکبیرین کہے تب
فاتحہ اور سورہ پڑھے تب رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا اور دوسری رکعت مین پہلے قرآن پڑھنا شروع

کرے تب بعد قرأت کے تین تکبیر کہے اور رکوع کیواسطے دوسری تکبیر کہی چھ تکبیرین جو زیادہ ہین انمین ہاتھ اوٹھاوے اور نماز کے بعد دو خطبے پڑھے اون دونوںمین صدقہ فطر کے احکام بتلاوے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور اگر امام نے نماز عید کی پڑھی اور کسی شخص نے اوسکی نماز نہ پڑھی تو وہ شخص اوسکی قضا نہ پڑھے یہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری مین ہے مسئلہ اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلے روز نہ پڑھی گئی تو دوسرے روز پڑھے اور تیسرے روز نہ پڑھے یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاوے محیط اور عمدۃ الاسلام کا ہے مسئلہ اور عید اضحے کے احکام عید فطر کے موافق ہین مگر اضحے مین مستحب ہے کہ جب تک نماز نہ پڑھی جاوے تب تک کھانا نہ کھاوے اور نماز کے پہلے کھانا کھانا مکروہ ہی اور اسی پر فتوے ہے اور عید اضحے مین بلند آواز سے راہ مین تکبیر کہے اور خطبے مین تکبیر تشریق کی بتلاوے اور اگر کسی عذر سے یا بغیر عذر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہے اور بعد اوسکے نہین اور عرفے کے روز واقفون کی مشابہت کیواسطے جمع ہونا کچھہ معتبر چیز نہین ہے کہ اوس سے ثواب ہووے اسواسطے کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات کہتے ہین اوسمین حاضر ہونیکا حکم اللہ کی نزدیکی کیواسطے پایا گیا ہے اور عرفات کے سوا دوسرے مکان مین نہین یہ شرح وقایہ مین ہے فائدہ اور واقفین کہتے ہین اون لوگونکو جو ذی الحجہ کی نوین تاریخ کو عرفات مین حاضر ہوتے ہین مسئلہ اور تکبیر تشریق کی یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد عرفے کی فجر سے ہر فرض کے بعد جو مردون کی جماعت کے ساتھہ پڑھا جاوے شہر کے مقیم پر اور اوس عورت پر جسنے مرد کے ساتھہ اقتدا کیا ہی اور اوس مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کے آخر روز کے عصر تک واجب ہی یہ شرح وقایہ مین ہے فائدہ اور ایام تشریق یا نوین ذی الحجہ کی فجر سے تیرھوین ذی الحجہ کی عصر تک ہین مسئلہ اور مقتدی تکبیر تشریق کی تکبیر کہے اگرچہ امام ترک کرے مسئلہ فتاوی محیط مین ہے کہ باہر نکلنا عیدگاہ کی طرف عید کی نماز کیواسطے سنت ہے اگرچہ جامع مسجد مین سب آدمی سما وین مسئلہ محیط مین ہے کہ شہر سے دو جگہ مین اور ایک جگہ سے زیادہ

عید کی نماز پڑھیں اسواسطے کہ عید کی نماز درست ہونیکی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارہ بھی شہر

اونتیسویں فصل خوف کی نماز کے بیان میں

مختصر قدوری میں لکھا ہے کہ جس وقت دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اوس وقت امام
ایک گروہ کو دشمن کی طرف کرے اور دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے اور اوس گروہ کے ساتھ ایک
رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور جب دوسرے سجدے سے سر اوٹھاوے تب یہ گروہ دشمن کی طرف
جاویں اور وہ دوسرا گروہ جو دشمن کی طرف گیا تھا وہ آوے تب امام اون سجدوں کے ساتھ
ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور تشہد پڑھے اور سلام پھیری اور یہ گروہ سلام نہ پھیریں
اور دشمن کی طرف جاویں اور پہلے گروہ آویں اور نماز پڑھیں اکیلے اکیلے ایک رکعت دو سجدے
کے ساتھ بغیر قرأت کے اور تشہد پڑھیں اور سلام پھیریں اور دشمن کی طرف جاویں تب
دوسرے گروہ آویں ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ با قرأت کے اور تشہد پڑھیں اور سلام
پھیریں یہ مسئلہ مسافر کا ہے اور اسی سے فجر کا مسئلہ بھی بوجھا گیا پھر اگر امام مقیم ہووے تو پہلے
گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دو رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ اور مغرب میں پہلے گروہ
کے ساتھ دو رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت اور نماز پڑھنے کی حالت میں لڑائی
نہ کریں اور اگر لڑائی کریں گے تو نماز باطل ہو گئی اور اگر اس قدر خوف ہووے کہ گھوڑے سے اوتر نہ
سکیں تو اکیلے اکیلے سوار ہوئے نماز پڑھیں رکوع سجدہ اشارے سے کریں اور اگر قبلے کی طرف
منہ نہ کر سکیں تو جس طرف چاہیں منہ کریں یہانتک مضمون مختصر قدوری کا ہے مسئلہ شرح وقایہ
میں لکھا ہے کہ باطل کرتا ہے نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا اور سوار ہونا خلاصہ یہی ہے کہ یہ کام نماز پڑھتے
ہوئے منع ہیں کہ نماز پڑھتے جاویں اور یہ کام کرتے جاویں اور اس طرح سے کہ ایک رکعت پڑھکے
جانا دشمن کی طرف اور پھر آکے اوسی نماز کو تمام کرنا درست ہی جیسا کہ لکھ چکے

تیسویں فصل جنازے کے احکام کے بیان میں

مسئلہ تیسیر الاحکام میں لکھا ہی کہ جب مریض مرنیکے قریب ہووی تب سر نو توبہ کرے اور اگر اوسنے کسی کا

کچھ حق ہووے تو اوسکو ادا کرے اور جو کسی سے کچھ دشمنی ہووے تو اوسکو خوش کرے اور جو سنت ہووے
جس طرح سے مونچھ کے بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا وغیرہ سے اوسپر مستعد ہووے مسئلہ جو شخص مرنے کے قریب
ہووے اوسکے واسطے سنت ہے کہ اوسکا منہ قبلے کی طرف کیا جاوے داہنی کروٹ اور کلمہ شہادت کا
سکھلا دیا جاوے یہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور ہدایہ کا ہے مسئلہ عمدۃ الاسلام میں لکھا ہے
کہ اوسکے نزدیک بیٹھکے کلمہ شہادت کا کہیں اور کلمہ شہادت کہنے کا اوسکو حکم نکیا جاوے شاید انکار کرے
اور بیخبری سے دوسری بات کہہ دیوے اور جامع الاحکام میں بھی لکھا ہے کہ اوسکے نزدیک کلمہ شہادت کا
زور زور کہے اور یہی اوسکا یاد دلانا ہے مسئلہ اور جب مر جاوے تب اوسکی داڑھی باندھے اور اوسکی آنکھ بند کرے
اور خوشبو آگ پر رکھکے اوسکا تخت اور کفن باسے اور باسنے کا شمار طاق ہووے یعنے ایک یا تین یا پانچ مرتبہ
اور باسنے میں تعظیم مردے کی ہے اور تخت پر رکھے اور کپڑے اوتارے اور اوسکا عورت چھپاوے اور ایک پٹی کپڑے کی
جو اوسکی عورت غلیظہ چھپا سکے اوسکی عورت پر رکھے اسی پر فتوی ہے آسانی کیواسطے اور عورت غلیظہ دبر
اور خصیوں کو کہتے ہیں اور وضو کراوے بغیر کلی اور بغیر استنشاق کے اور اوسکے مردیکے اوپر وہ پانی جاری کرے
کہ جسکو بیر کی پتی یا اشنان گھاس ڈالکے جوش کیا ہووے یہ زیادہ صفائی کیواسطے ہے اور اگر بیر کی پتی یا
اشنان کا پانی نہووے تو فقط خالص پانی کفایت ہے اور اوسکا سر اور داڑھی گل خیرو سے دھووے تاکہ خوب
صاف ہو جاوے بعد اوسکے مردیکو بائین کروٹ لٹاوے اور غسل دیوے اس قدر کہ جو بدن تخت سے ملا ہووے
اوسکو پانی پہونچے تب بعد اوسکے داہنی کروٹ لٹاوے اور اسی طرح سے غسل دیوے اور پہلے بائین کروٹ لٹانا اسواسطے
کہا کہ جسمین داہنی طرف سے غسل شروع ہووے تب اوسکو ٹیکی دیکے بٹھا لیوے اور اوسکے شکم کو نرم نرم ملے اور جو کچھ
نکلے اوسکو دھووے اور اوسکے وضو اور غسل کو نہ دوہراوے تب بعد اوسکے ایک کپڑے سے پانی پونچھے اور اوسکا ناخن
نہ تراشے اور اوسکے بال مین کنگھی نکرے اور اوسکے سر اور داڑھی پر خوشبو ملے اور سجدیکے عضو پر کافور ملے اسواسطے کہ
خوشبو سنت ہے اور سجدیکے عضو خوشبو ملنے کیواسطے بہت بہتر ہین بسبب زیادہ بزرگی کی یہ شرح وقایہ اور
ہدایہ اور مختصر قدوری کا مضمون ہے فائدہ اور سجدیکے عضو یہ ہین پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں
زانوں اور دونوں قدم مسئلہ شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ سنت کفن کی مردیکے واسطے ازار اور لفافہ ہے اور قمیص

کہتے ہین اوس چادر کو جو کپڑونکے اوپر لپیٹی جاتی ہے اور متاخرین نے عمامہ بھی پسند رکھا ہی مگر خوب نہین اور عورتنکے واسطے پیراہن اور ازار اور دامنی اور لفافہ اور سینہ بند جس سے اوسکی پستان باندھی جاوین سنت ہی اور مرد کیواسطے ازار اور لفافہ بھی کفایت ہی اور عورت کیواسطے ازار اور لفافہ اور دامنی بھی کفایت ہی **مسئلہ** اور ضرورت کے وقت جو کچھ موجود ہووے کفایت ہی یہ عمدۃ الاسلام مین ہے **مسئلہ** ہدایہ مین لکھا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا مکروہ ہے مگر ضرورت کی وقت درست ہی **فائدہ** لفافہ اس قدر ہووے سر کے بال سے قدم تک چھپاوے اور ازار بھی سر کے بال سے قدم تک ہووے یہ مضمون محیط کا ہی **فائدہ** دامنی اوسکو کہتے ہین جو سر پر اوڑھائی جاتی ہی وہ دو گز کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہووے اور سینہ بند تین گز کی لانبی اور بغل سے زانو تک کی چوڑی ہووے یہ مضمون حلبی کا ہے اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک ہووے یہ مضمون شرح اوراد کا ہی **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین سراجی سی لکھا ہی کہ ایک مرد مرگیا اور اوسکو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض ہی کہ اوسکو کفن دیوین اور اگر بعضونکو مقدور نہووے تو وہ لوگ مقدور والونسے کفن طلب کرین **مسئلہ** اول پہلے لفافہ بچھاوے تب اوسکی اوپر ازار تب مرد کو پیراہن پہنا کے ازار پر رکھے اور ازار کو پہلے بائین طرف سے لپیٹے تب داہنی طرف سے لپیٹے تب بعد اوسکے لفافہ بھی اسی طرح سے لپیٹے اور عورتنکو پہلے پیراہن پہناوین اور اوسکے سر کے بال کو دو حصے کرکے اوسکی چھاتی پر پیراہن کے اوپر رکھ دیوی تب اوسکی اوپر دامنی اوڑھاوے تب اوسکے اوپر لفافہ لپیٹے اور اگر کھلنے کا خوف ہووے تو کفن کو باندھ دیوے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور سینہ بند عورتکا سب کفنونکے اوپر پہناوین یہ برجندی کا مضمون ہے **مسئلہ** شرح اوراد مین ینابیع سی لکھا ہی کہ جو کپڑا کہ آدمی کیواسطے زندگی مین پہننا حلال ہی مرد ہووے خواہ عورت تو اوس کپڑے کا کفن دینا بھی حلال ہی مرنیکے بعد اور افضل ہی سفید کپڑا کورا ہووے خواہ دھویا یہی مضمون محیط کا ہے **مسئلہ** اور اوس پر نماز پڑھنا فرض کفایہ ہی یعنی اگر ایک شخص پڑھی تو سب سے ساقط ہوجاوے اور اگر کوئی نہ ادا کرے تو سب گنہگار ہووین اور نماز جنازے کی یہ ہے کہ پہلے تکبیر کہے دونوں ہاتھونکو کان تک اوٹھاتا ہوا پھر بعد اوسکے ہاتھ اوٹھاوے اور ثنا پڑھی پھر دوسری تکبیر کہے اور درود بھیجے نبی صلعم پر

پھر تکبیر کہے اور دعا پڑھے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے اور اوس نماز میں قرأت اور تشہد نہیں ہے
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** اور نماز جنازہ کی چار تکبیرین ہین اور جنازہ کی نماز ادا کرنیکی ترکیب ہے
کہ یہی نیت کرے اس طرح پر نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ اَلثَّنَاءُ لِلّٰہِ تَعَالٰی
وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَالدُّعَاءُ لِھٰذَا الْمَیِّتِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اگر
عورت ہووے تو لِھٰذِہِ الْمَیِّتَۃِ اور امام ہووے تو نیت امام ہونیکی کرے اور مقتدی ہووے تو نیت اقتدا کی کرے اور
نیت کے بعد پہلے تکبیر کہے ہاتھوں کو کانوں تک اوٹھاتا ہوا اور پہلی تکبیر کے بعد یہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ
وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھکے دوسری تکبیر کہے اور دوسری
تکبیر کے بعد یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ
وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور درود پڑھکے تیسری تکبیر
کہے اور تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا
وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا
فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ یہ پڑھکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہووے تو تیسری تکبیر کے بعد
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یہ پڑھکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر مردہ
لڑکی ہووے تو اِجْعَلْہُ کی جگہہ پر اِجْعَلْھَا کہے اور شَافِعًا اور مُشَفَّعًا کی جگہہ پر
شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً کہے اور تکبیرین بلند کہے تب چوتھی تکبیر کے بعد داہنے بائین سلام کہے اور
اون تکبیرون میں ہاتھہ نہ اوٹھاوے اور اگر پانچ تکبیر کہے تو مقتدی اوسکی تابعداری نکرے **مسئلہ**
اور جنازے کی نماز مین ثنا اور درود اور دعا کوئی چیز جہر سے نہ پڑھے یہ شرح اوراد سے لکھا ہے
مسئلہ ہدایہ مین لکھا ہے جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مردے کے سینے کے برابر کھڑا ہووے مردہ عورت
ہووے خواہ مرد اسواسطے کہ سینہ دل کی جگہہ ہے اور دل میں ایمان کا نور ہے تو سینے کی برابر کھڑا ہونا
شفاعت کی طرف اشارہ ہے اوسکے ایمان کے سبب **مسئلہ** شرح اوراد مین صلوۃ مسعودی سے
لکھا ہے کہ اگر جنازے کی نماز میں قہقہہ مارکے ہنسے تو طہارت باقی ہے نماز کو دوہراکے شروع کرے

مسئلہ اور بہتر ہے امامت کیواسطے بادشاہ تب قاضی تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصبات کی ترکیب سے اور ولی میّت کی اجازت سے امامت کرنا درست ہی اور اگر ولی میت کے سوائے اور دوسرے نماز پڑھ گئے تو اگر ولی چاہے تو دوہرا وے اور اگر ولی میت نے پڑھ لی دوسرے لوگ نہ دوہراوین اور جو مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اوسکی قبر پر نماز پڑھی جاوے جبتک شبہہ ہووے کہ وہ مردہ پھٹا نہیں ہے اور اوسکا اندازہ تین روز تک کا ہے یعنے تین روز تک نماز پڑھی جاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے فائدہ عصبہ یعنے قرابت والے کا نام ہی اور عصبات کا بیان فرائض کی کتاب مین مفصل ہے مگر اسمین ضرورت کے موافق بیان کرتے ہین سو جس عصبہ کو ہم پہلے لکھینگے سو امامت کیواسطے بھی پہلے مقرر ہوگا اور جسکو پیچھے لکھینگے سو امامت کیواسطے پیچھے مقرر ہوگا اور جو ترتیب لکھی ہے اوسکی یہی معنے ہین عصبے کی قسم یہ ہی پہلے میت کی اولاد جس طرح بیٹا تب بعد اوسکے پوتا اور نیچے جہانتک حساب کر دو دوسرے میت کی جڑ جس طرح باپ تب بعد اوسکے دادا تیسرے میت کے باپکی اولاد جس طرح بھائی تب بعد اوسکے بھتیجا اور جہانتک نیچے حساب کرو چھوتھے دادا کی اولاد جس طرح چچا تب بعد اوسکے چچیرا بھائی اور جہانتک نیچے حساب کرو مسئلہ اور جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مر گیا تو اگر رویا ہووے تو اوسکا نام رکھا جاوے اور غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ رویا ہووے تو ایک پارچہ کپڑے مین لپیٹا جاوے اور نماز نہ پڑھی جاوے اور غسل دیا جاوے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان تھا تو اوسکا ولی غسل دیوے جس طرح سے نجس چیزین دھوئی جاتی ہین یعنے اسکے غسل کو وضو سے شروع نکرے اور داہنی طرف سے شروع نکرے اور اوسکو ایک پارچہ کپڑے مین لپیٹے اور ایک غار کھودے اور اوسکو اوسمین ڈال دیوے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور سنت ہے جنازے کے اوٹھانے مین چار آدمی اس طرح پر کہ اوسکے آگے کے پائے اور نیچے کے پائے کو اپنے داہنے کندھے پر رکھین تب اوسکے دوسری طرف کے آگے کے پائے اور نیچے کے پائے کو اپنے بائین کندھے پر لیوین اور جنازے کو جلدی لیجاوین دوڑین نہین یہ شرح وقایہ مین ہے یہ جنازہ اوٹھانے کی ترکیب جو شرح وقایہ سے لکھی ایسا طرح محیط

مین بھی ہی اور لکھا ہے کہ یہ سنت ہے جس وقت کہ میت کے اوٹھانیوالے ہو وین چار ایک ہی ایک
پیوین تو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ اوٹھانیوالا شروع کرے مردیکے داہنے طرف کے آگے کے پایے
سے اور وہ پایہ اوٹھانیوالیکا بھی داہنا ہووے اور جنازہ کندھے پر سے رکھنیکے پہلے مکروہ ہی
اور جنازیکے پیچھے چلنا مستحب ہی اور قبر کھودے اور لحد بناوے اور مردیکو لحد مین جو قبر سے قبلے کی
طرف ہی رکھے اور اوسکا رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور مردیکا منہ قبلے کی
طرف کر دیوے اور جو کفن کھلنے کے خوف سے کفن مین گرہ باندھی تھی سو کھول دیوے اور کچی اینٹ
اور بانس قبر مین برابر رکھے اور دفن کے وقت عورت کی قبر پر کپڑا لے پردہ کرے مرد کی قبر پر نہین
اور پختہ اینٹ اور لکڑی قبر مین بچھانا مکروہ ہی پھر اینٹ اور بانس بچھانیکے بعد مٹی دیوین اور
قبر کو ماہی پشت کرے اور مربع نکرے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ قرابتی محرم عورت کی قبر مین
اوترین عورت کے دفن کرنیکے واسطے اور اگر قرابتی محرم نہووین تو بیگانے لوگ جو بڈھے
اور نیک ہووین وہ اوترین اور اگر بڈھے نہووین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہووین
وہ اوترین یہ مضمون کنز العباد کا ہے مسئلہ کنز العباد مین منافع سے لکھا ہے کہ جنازہ قبر سے
قبلے کی طرف رکھے اور مردے کو اوسمین سے اوٹھاوے تب لحد مین رکھے مسئلہ اور جو شخص کہ
سمندر مین کشتی یعنی جہاز مین مر گیا تو اوسکو غسل دیکر اور کفن دیوے اور اوسپر نماز پڑھو اور
سمندر مین اوسکو ڈال دیوی اسواسطے کہ اوسکے دفن مین عذر ہی یعنے سمندر مین جہان زمین
نہووے یہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی مسئلہ اور قبر آدمی کے قد برابر طول ہووے اور آدمی
کے آدھے قد برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووے یہ مضمون کنز العباد مین
ہے مسئلہ آدمی بے اذن ولی میت کے دفن کے پہلے پھر نہ آوین مسئلہ کنز العباد مین لکھا ہی کہ ایک
شخص کے تین جنازیکی نماز کی تکبیر فوت ہوئی تو تکبیرون کو جو فوت ہوئی ہین قضا کرے بغیر دعا کے
جبتک کہ جنازہ زمین پر رکھا ہوا ہی اسواسطے کہ اگر قضا کریگا دعا میت تو مردیکو اوٹھا لیجاوینگے
تبہا اسکی تکبیر فوت ہو گئی اور جب وہ اوٹھا لیجاوین تب تکبیر موقوف کردین اسواسطے کہ نماز مردیپر ہوتی ہی اور مردہ نہیں

اکتیسوین فصل شہید کے بیان مین

جو شخص کہ طاہر اور بالغ ہووے اور تیز چیز سے مارا جاوے ظلم کی راہ سے اور اوس مارنے کے بدلے مین مال دنیا واجب نہووے یعنے وہ قتل خطا سے نہووے یا کافرون کی لڑائی کے میدان مین مردہ زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہے اوسکا حکم یہہ ہے کہ جو کپڑا کہ مردہ کیواسطے مقرر ہے اوسکے سوائے جو کچھہ ہووے جس طرح پوستین اور قبا اور تاج اور ہتھیار اور موزہ ہی تو اوسکو اوتار لیوی اور اگر کفن کی قسم کی کوئی چیز کم ہووے جس طرح ازار وغیرہ ہے تو اوسمین زیادہ کری تا کہ کفن اوسکا پورا ہو جاوے اور اگر کفن کی قسم سے کوئی چیز زیادہ ہووے تو اوسکو اوتار لیوے اور اوسکو غسل نہ دیوی اور اوسپر نماز پڑھے اور اوسکو خون سمیت دفن کرے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** قتل خطا یہہ ہی جس طرح سے ایک مسلمان نے مشرکون کی طرف تیر مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کے لگا تو یہہ قتل خطا ہی اسمین مال دنیا واجب ہوتا ہے **مسئلہ** وہ شہید ہے جسکو مشرکون نے مارا یا لڑائی کے میدان مین زخمی مردہ پایا گیا یا مسلمانون نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اوس قتل کے بدلے مال نہین واجب ہے تو اوسکو کفن دیوی اور اوسپر نماز پڑھے اور غسل نہ دیوے یہہ مضمون ہدایہ کا ہے **مسئلہ** اور جسکو اہل حرب یا اہل بغی یا رہزنون نے قتل کیا ہو کسی ہتھیار سے وہ شہید ہے یہہ مضمون ہدایہ کا ہے **فائدہ** اہل بغی وہ شخص ہے جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف ہووے **مسئلہ** اور اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی عورت کا جو شخص کہ شہر مین مارا ہوا پایا جاوی اور اوسکا قاتل نہ معلوم ہووے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کیواسطے مارا جاوے اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھہ زندگی کا فائدہ لیا جس طرح سویا یا کھایا یا پیا یا علاج کیا یا اوسکو خیمے مین جگہہ دی یا لڑائی کے میدان سے زندہ باہر نکلا یا ایک نماز کے وقت تک ہوش سے رہا یا کچھہ وصیت کی ان سبکو غسل دیا جاوے اور اونپر نماز پڑھی جاوے اور اگر بغی ہونے کے سبب سے یا رہزنی کے سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے اور اوسپر نماز پڑھی جاوے

بتیسوین فصل کعبے مین نماز پڑھنے کے بیان مین

کعبے مین فرض اور نفل پڑھنا درست ہی اگرچہ مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہووے مگر اوسکی نماز نہ درست ہووے جسکی پیٹھ امام کے منہ کی طرف ہوگی اسواسطے کہ وہ امام کے آگے ہوگیا اور مکروہ ہے نماز پڑھنا کعبے کے اوپر اوسکی تعظیم کے واسطے مسئلہ ایک امام کے ساتھ لوگون نے اقتدا کعبے کے گرد حلقہ باندھکے اور اونمین سے بعضے اپنے امام سے زیادہ نزدیک ہین کعبے کی طرف اگر امام دوسرے فرق پر ہی اور مقتدی ایک ہی فرق پر کعبے سی تو اس صورت مین وہ شخص اگر اوسی طرف ہی جس طرف امام ہی تو نماز نہوگی اور اگر دوسری طرف ہے تو درست ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ کعبے مین چار طرف ہین چار دیوار کے حساب سے تو پھر جو شخص کہ اوس طرف کھڑا ہی کہ جس طرف امام ہی تو وہ شخص جو کہ کعبے کی طرف سی امام سے زیادہ نزدیک ہی وہ امام کے آگے ہی بخلاف دوسری طرف کے کھڑے ہونیوالونکے کیونکہ جو شخص کہ اونمین امام سے زیادہ کعبے کی نزدیک ہے وہ امام کے آگے نہین ہے شرح وقایہ مین

چوتھا باب روزے کے بیان مین

اور اس باب مین سات فصلین ہین

پہلی فصل روزے کے بیان مین

کھانا پینا جماع ترک کرنا فجر سی آفتاب ڈوبنے تک نیت کے ساتھ اسکو روزہ کہتے ہین اور روزہ رمضان فرض ہے سب مسلمانون عاقل اور بالغ پر اور اوسکا ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سی ترک ہوا ہے تو اوسکا قضا کرنا فرض ہی اور روزہ نذر کا اور کفارے کا واجب ہے اور اوسکے سوا باقی سب نفل ہین یہ شرح وقایہ مین ہے اور رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزے کی نیت کرنا رات سی دوپہر قبل تک درست ہے اور دوپہر کو درست نہین اور اگر نیت فقط روزے کی کرے کہ مین روزہ اللہ کا رکھتا ہون اور مقرر نکرے رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست ہے اور اگر رمضان کے مہینے مین دوسرے واجب کی نیت کی تو رمضان کا روزہ اوسی نیت سے ادا ہوجاوے گا

اور اگر مریض یا مسافر رمضان مین دوسرے واجب کی نیت کریگا تو وہی روزہ ادا ہوگا جسکی نیت کی اور اگر ایک شخص نے ایک روزہ رکھنے کی نذر کی یعنی نذر کی کہ مین فلانے روز روزہ رکھونگا اور اوس روز دوسرے واجب کی نیت کی تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت کی خواہ مسافر ہووے خواہ مقیم اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہی نفل کی نیت سے اور صرف نیت سے کہ مین روزہ رکھونگا اور نیت قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کیواسطے شرط ہے رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ مین فلانا روزہ رکھتا ہون یعنی دل مین مقرر کرے کہ فلانا روزہ رکھونگا یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور جس شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی دیکھا تو روزہ رکھے دونون صورتون مین اگرچہ اوسکا قول قبول نہوگا اور اگر افطار کرے تو قضا کا روزہ رکھے یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اگر آسمان مین بدلی یا غبار ہووے تو رمضان کے مہینے مین ایک شخص عادل کی خبر کفایت ہے اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہووے یا زنا کی تہمت کسیکو اوسنے لگائی ہووے اور اوسکے بدلے مین وہ درے مارا گیا ہووے اور پھر اوسنے توبہ کی ہووے اور شوال اور ذی الحجہ مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت آزاد خبر دین کہ ہمنے چاند دیکھا اور بغیر بدلی کی شرط ہے تینون مہینے کیواسطے کہ بہت سے آدمی گواہی دین تو اونکا قول قبول کیا جاوے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہے اور بعضون نے قاضی کی عقل پر چھوڑ دیا ہے اور یہی بہتر ہے یہ مضمون شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا ہے

دوسری فصل روزونکے فاسد ہونیکی اور اوسکی قضا اور کفارہ کی بیان مین

جو شخص کہ قصداً جماع کرے یا جماع کیا جاوے قبل یا دبر مین یا کچھہ کھاوے یا کچھہ پیوے خواہ غذا کیواسطے خواہ دوا کیواسطے یا سینگی لگاوے یعنی پچھنا لیوے اور معلوم کرے کہ میرا روزہ افطار ہوگیا اور پھر قصداً کھا لیوے تو ان سب صورتون مین قضا کا روزہ رکھے اور کفارہ دیوے ظہار کے کفارہ کی طرح اور کفارہ فقط رمضان کا روزہ قصداً فاسد کرنیکے واسطے ہے دوسرے روزے کیواسطے نہین یہ شرح وقایہ مین ہے

فائدہ اور کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اس شرط پر کہ وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور

اور اوسکے دونون انگوٹھے کٹے اور دونون پانون کٹے ہوئے نہووین یا ایک ہی طرف کا ایک
ہاتھ اور ایک پانون کٹا ہوا نہووے اور وہ غلام مکاتب جو تھوڑا مال دے چکا ہی نہووے اور مدبر اور
ام ولد نہووے شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہے **فائدہ** مکاتب کہتے ہین اوس غلام کو جسکو اوسکے
مالک نے لکھدیا ہی کہ تو اگر اس قدر مال دیوے تو مین تجھکو آزاد کرون اور مدبر کہتے ہین اوس غلام کو
جسکو اوسکے مالک نے لکھدیا ہی کہ میرے مرنیکے بعد تو آزاد ہی اور ام ولد کہتے ہین اوس لونڈی کو
کہ جسکے لڑکا ہوا ہووے اوسکے مالک کا جنایا ہوا **مسئلہ** کفارہ روزیکا یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے
مسلمان ہووے یا کافر غلام ہووے یا لونڈی چھوٹا ہووے یا بڑا اور بہرا ہووے یا کانا یا اوسکا ایک ہاتھ
ایکطرف کا اور پانون دوسری طرف کا کٹا ہووے یا مکاتب ہووے اور کچھہ مال ندیا ہووے
تو ان سبکا آزاد کرنا درست ہی یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اور اگر غلام آزاد کرنے سے
عاجز ہووے تو دو مہینے برابر روزے رکھے رمضان کے مہینے کے سوا اور پانچ روز جنمین روزہ رکھنا
منع ہی اوسکے سواے اور اگر ان دونون عذر کے سوا اون دو مہینے کے بیچمین ایک روزہ بھی
توڑے تو پھر سے سرنو روزہ شروع کرے اور اگر روزے سے بھی عاجز ہووے تو ساٹھہ مسکین کو
آپ کھانا کھلاوے یا کسیکو نائب کردے وہ کھلاوے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام
مین سراجی سے لکھا ہی کہ ایک عورت روزہ کفارہ کا ادا کرتی ہی اور اوس دو مہینے مین اوسکی حیض کے
ایام شروع ہوے تو پھر اوسکا روزہ برابر نہ ٹھہریگا تو اس صورت مین وہ کیا کرے تو اوسکا جواب یہ ہی
کہ اوسکے حق مین روزہ افطار کرنا مباح ہی اور اوسکے حق مین تتابع شرط نہین ہی اسواسطے
کہ وہ معذور ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ مین لکھا ہی **فائدہ** تتابع کے یہ معنی ہین برابر لگاتار
مسئلہ اور اگر خطا سے روزہ افطار کیا ہو مثلاً اوسکو روزہ یاد تھا اور کلی کرنے لگا پانی اوسکے
حلق مین بغیر قصد کے چلا گیا یا کسی نے اوسکو زبردستی افطار کروا دیا یا حقنہ لیا یا کان مین
دوا ڈالی یا اوسکے زخم مین دوا لگائی اور وہ اوسکے دماغ مین پہنچ گئی یا زخم [illegible] دوا لگائی اور وہ اوسکے
پیٹ مین [illegible] بھولکر کھایا پیا یا افطار

کیا اس شبہ سے کہ رات ہی اور وہ دن تھا یا سہو سے کچھ کھایا اور شبہہ کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا
تب پھر قصداً کھایا یا عورت سوتی تھی اور اوسکے مرد نے جماع کیا سونے مین یا رمضان کے
تمام مہینے مین نہ روزہ رکھنے کی نیت کی نہ افطار کی یا صبح تک روزے کی نیت نکیے تھا اور کچھ
کھایا تو ان سب صورتون مین فقط قضا کرے اور اگر کھایا یا پیا یا جماع کیا اور اوسکو یاد نتھا کہ مین روزہ
ہون یا سویا اور اوسکو احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کی اور انزال ہوا یا تیل ملایا سرمہ دیا
یا غیبت کی یا اوسپر قے غالب ہوئی اور اوسنے قے کی یا تھوڑی تھوڑی قے کی یا جنب تھا
صبح ہو گئی اور غسل نکیا یا اپنے ذکر کے سوراخ مین پانی ڈالا یا اپنے کان مین تیل ڈالا یا غبار یا دھوان
یا مکھی اوسکے حلق مین داخل ہوئی تو ان سب صورتون مین روزہ نگیا اور اگر منہہ پر ستا ہی یا برف پڑتی ہی
اور اوسکے منہ مین جاوے تو اوسکا روزہ فاسد ہووے اور اگر وطی کیا مردے سے یا چارپائی سے یا فرج
کے سوا دوسرے بدن مین جس طرح ران ہی یا بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتون مین اگر انزال
ہوا تو قضا کرے اور اگر انزال نہوا تو قضا نکرے ایک شخص نے گوشت کھایا جو اوسکے دانت مین
چنے برابر رہا تھا تو فقط قضا کرے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم رہا ہوگا تو قضا نکرے مگر جس وقت
کہ اوس گوشت کو منہ سے نکالکے ہاتھہ مین لیا تب کھایا اگرچہ چنے سے کم تھا مگر قضا کرے فقط اور اگر
کسی شخص نے ایک تل نگلا تو اوسکا روزہ فاسد ہوا مگر جس وقت کہ اوس تل کو چبایگا تو اوسکے منہ مین
چھترا کے ناچیز ہو جاویگا اوسکا روزہ نہ فاسد ہوگا اور بہت سی قے یعنے منہ بھر قے آکے پھر جاوے
یا وہ آپ سے پھیرے تو روزہ فاسد ہوگا اور تھوڑی سی قے سے دونون حالت مین فاسد نہوگا اور
امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ قے کو آپسے پھیری اگرچہ تھوڑی ہو تو فاسد ہوگا اور قے کے پھر جانے سے
اگرچہ بہت ہو فاسد نہوگا اور بہت سی قے کے آپ پھیرنے مین بالاتفاق فاسد ہوگا اور تھوڑی سی
قے کے پھر جانے سے بالاتفاق فاسد نہوگا اور تھوڑی سی قے کو آپسے پھیرنے مین ابو یوسف رحمہ اللہ
کے نزدیک فاسد نہوگا خلاف محمد رحمہ اللہ کے اور بہت سی قے کے پھر جانے سے ابو یوسف
کے نزدیک فاسد ہوگا امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں یہ سب مسئلے شرح وقایہ مین ہین

ایک شخص ابریشم کا کام کرتا ہے اور اوسنے ریشم منہ مین ڈالا اور سبزی یا زردی یا سرخی رنگ
کی نکلی اور تھوک مین ملی اور تھوک سبز یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اوس تھوک کو اوسنے نگلا اور
اوسکو روزہ اپنا یاد تھا تو اوسکا روزہ فاسد ہوگا یہ کنز العباد مین ہی

تیسری فصل روزونکے مکروہات کے بیان مین

مسئلہ مکروہ ہے روزہ دار کیواسطے کسی چیز کا مزہ چکھنا اور چبانا مگر لڑکے کیواسطے جس وقت کہ
ضرورت پڑے یعنی کوئی چیز اس طرح کی ملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کھلا سکے اور مکروہ
بوسہ لینا جس وقت کہ اپنے سے بے دہشت نہووے مسئلہ اور سرمہ دینا اور مونچھ مین تیل لگانا
اور مسواک کرنا اگرچہ زوال کے بعد ہووے مکروہ نہین ہے یہ شرح اوراد مین ہے مسئلہ مسواک
کرنا تر ہووے خواہ خشک ظہر کے قبل خواہ بعد کچھ دہشت نہین ہے یہ شرح اوراد مین ہی مسئلہ
اگر کسی عورت کا مرد بدخو ہووے کہ نمک کی زیادتی کیواسطے لڑائی کرے تو اوس وقت
اگر نمک چکھے تو مکروہ نہووے یہ عمدة الاسلام مین نہایہ سے لکھا ہی اور یہی مضمون [illegible]
کا ہے مسئلہ مکروہ ہی دو روزے رکھنا اس طرح پر کہ اون دونونکے بیچ مین افطار نکری اور ایسا
ہی صوم الصمت اور اسکے یہ معنی ہین کہ روزہ رکھے اور بات نکرے چپ رہے اسواسطے کہ یہ مجو[illegible]
کام ہی یہ مضمون شرح اوراد مین ہی مسئلہ مکروہ ہی روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا یہ شرح او
مین سراجیہ سے لکھا ہے مسئلہ جو بڈھا ضعیف کہ کمزوری کے سبب سی روزہ رکھنے سی ناچار
تو وہ روزہ نرکھے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیوی عید فطر کے صدقے کی طرح اور عید الفطر
صدقے کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور جب اوس بڈھے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو
تب اوس روزونکی قضا ادا کری یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور عورت حاملہ اور عورت دودھ پلانے
جس وقت کہ اپنی جان یا بچے کی جان کا خوف رکھے یا مریض ہووے اپنی مرض کی زیادتی کا خوف
یا مسافر ہووے تو یہ چارون افطار کرین اور جب ان چارونکا عذر دفع ہووے تب روزونکی قضا ادا
بغیر صدقے کی یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نکرے تو اوسکو روزہ رکھنا

اور نقصان کرے تو اوسکو افطار کرنا ہے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور جو شخص کہ سفر مین مر گیا تو
اوسکے روزیکے بدلے مین صدقہ نہ دیا جاویگا اور اگر بیمار تھا اور اچھا ہوا یا مسافر تھا اور مقیم ہوا
تب مرا تو اوسکے روزیکے بدلے مین اوسکا ولی صدقہ دیوی اس طرح پر کہ اگر وہ شخص صحت اقامت
کے بعد اوسکے جتنے روزی فوت ہوئے تھے اوتنے روز جی کے مرا ہووے تو اوسکے سب روزے کے
بدلے صدقہ دیوے اور اگر اوتنے روز نہین جیا تو جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اوتنے ہی
روزے کے روزے کا صدقہ دیوے اوسکی صورت یہ ہی کہ مثلاً ایک شخص کے دس روزے سفر مین
یا بیماری مین فوت ہوے اور وہ شخص رمضان کے بعد دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو
اوسکے دسون روزے کے بدلے صدقہ دیا جاویگا اور اگر رمضان کے بعد پانچ روز کے مقیم یا پانچ روز
تندرست رہا تب بعد اوسکے مرا تو اوسکے پانچ ہی روزیکے بدلے کا صدقہ دیا جاویگا اور صدقہ
دینے کیواسطے یہ شرط بھی ہی کہ وہ شخص مرتے وقت کسی سے وصیت کر گیا ہووے کہ میرے روزیکے بدلے
صدقہ دینا اور اوسنے جس قدر مال چھوڑا ہے اوسکے مال کے تیسرے حصے مین سے ادا کیا جاویگا
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ اور صدقہ ایک وقت کی نماز کا ایک روزیکے صدقے کے برابر ہی
یعنے ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روزے کے صدقے کے برابر صدقہ دیوے یعنی کوئی شخص
مر گیا اور اوسکی نمازین فوت ہوئی تھین تو اوسکے ولی اس قدر صدقہ دیوین اوسکے مال
مین سے اور اوسمین بھی شرط ہے کہ وصیت کر گیا ہووے مرتے وقت مسئلہ اور رمضان کی قضا
چاہے برابر لگتا تار ادا کرے اور چاہے تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کرے اور اگر دوسرا رمضان آجاوے تو اوسی
رمضان کا روزہ رکھے تب بعد رمضان کے پہلے روزیکی قضا کرے بغیر صدقے کے یعنے اوسکو صدقہ دینا
نہوگا یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ مگر مستحب ہے کہ برابر لگتا تار قضا ادا کرے جسمین اوسکے کندھے سے واجب
جلدی ساقط ہو جاوے یہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہے مسئلہ اور مردیکا ولی مردیکے روزیکے بدلے
روزہ نرکھے اور اوسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑھے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ اور نفل کا روزہ جب کسی نے
شروع کیا تب اوسکا تمام کرنا فرض ہو جاتا ہی اور اگر اوس روزیکو توڑے تو اوسپر قضا اوس

نا فرض ہووے مگر جن ایام مین روزہ رکہنا منع ہی اگر اوس ایام مین نفل کا روزہ رکہیگا تو اوسکا
پورا کرنا فرض نہووےگا اسواسطے کہ اوس ایام مین روزہ رکہنا گناہ ہی پہر گناہ کرنا کس طرح فرض
اور جن ایام مین روزہ رکہنا منع ہی وہ پانچ روز ہین ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید الضحی
اور تین روز اوسکے بعد یعنی ذی الحجہ کی گیارہوین بارہوین تیرہوین مسئلہ اور نفل کا
بغیر عذر نہ توڑے اور ضیافت کے عذر سے نفل کا روزہ توڑنا مباح ہی اور یہ حکم ضیافت کرنیوالے
یا کہانیوالے دونون کیواسطے ہی یعنی نفل کا روزہ افطار کرنا ضیافت کے عذر سے دونون کے واسطے ہے
وقایہ مین ہی مسئلہ اگر رمضان مین دنکو ایک لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا تو اوس روز باقی
کچہہ کہاوے پیوے نہ رمضان کی بزرگی کے سبب سے اور اوس روزے روزیکی قضا نہ ادا کرے
دوپہر کے پہلے بالغ ہوا تہا یا مسلمان ہوا تہا اور نیت روزیکی کی تہی اور بعد نیت کے کچہہ
تب بہی قضا کرے اسواسطے کہ صبح کو اوسپر فرض نہ تہا اور اگر عورت حیض سے پاک ہوئی یا
اپنے گہر آیا تو یہ دونون باقی روز نہ کچہہ کہاوین نہ پیوین اور اوس روزے کی قضا
مین یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ ایک مسافر نے افطار کی نیت کی بعد اوسکے
گہر آیا تب نفل روزے کی نیت کی اور نیت کرنے کا وقت تہا یعنے دوپہر کے پہلے تو وہ
درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا مہینا تہا اوسپر اوس روزے کا پورا کرنا واجب
اور اگر اوسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہے اوسی طرح سے اگر مقیم نے رمضان مین دن کو
کیا تو اوسپر بہی روزے کا پورا کرنا واجب ہوگیا اور اگر اوسنے افطار کیا تو کفارہ نہین
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے مسئلہ چہہ عذر ہین کہ روزہ دار کو افطار کرنا مباح کر دیتے ہین
سفر اور دوسرے وہ مرض جو روزے سے زیادہ ہووے یا اوسکو ہلاک کرے
تیسرے عورت کا حاملہ ہونا چوتہے دودہ پلانا مگر جب روزے سے ان دونون
کی جان کو یا اونکے لڑکے کو نقصان ہووے اور پانچوین بڑی شدت کی پیاس جس سے ہلاک ہو
ہووے اور چہٹے بڑی شدت کی بہوک جس سے ہلاک ہونیکا خوف ہووے یہ مسئلہ شرح اور ادا کا مسئلہ

جس وقت غازی رمضان کے مہینے مین دشمن کے مقابل ہووی اور خوف کرے کہ اوسکو روزہ
کمزور کردیگا تو اوسکے واسطے افطار کرنا افضل ہے اسواسطے کہ کمزوری کے سبب جو
خلل کہ دین مین ہوویگا یعنے وہ شخص کفارونکے قتل کرنے سے باز رہیگا تو اوس خلل کا بدلہ
بغیر اوس وقت کے نہوسکیگا اور جو خلل کہ افطار کے سبب سے رمضان کے روزے مین ہوویگا
تو اوسکا بدلہ دوسرے ایام مین ہوسکیگا تو اسواسطے افطار کرنا افضل ہوا یہ شرح اوراد
مین ہے لکھا فائدہ غازی کہتے ہین اون مسلمانون کو جو کفارون سے دین کیواسطے لڑائی
کرتے ہین مسئلہ مستحب ہے روزہ رکھنا ایام بیض مین ایام بیض کہتے ہین ہر مہینے کی تیرھوین
چودھوین پندرھوین کو مگر ذی الحجہ کی تیرھوین کو نرکھے یہ شرح اوراد مین ہے لکھا

چوتھی فصل اعتکاف کے بیان مین

اعتکاف سنت موکدہ ہے اور اعتکاف کے معنی یہ ہین کہ اعتکاف کی نیت کرکے دیر تک
رہنا روزہ دار کا مسجد مین جسمین جماعت ہوتی ہی اور بہت کم مدت اوسکی ایک دن ہے تو پھر
جو کوئی اعتکاف کرے اور ایک روز تمام ہونیکے پہلے چھوڑ دیوے تو اوسپر اوسکی قضا ہے
یہ مضمون شرح وقایہ کا ہی مسئلہ اعتکاف سنت موکدہ ہے اسواسطے کہ نبی صلعم اعتکاف کرتے تھے
رمضان کے اخیر عشرہ مین یہ مضمون شرح اوراد اور ہدایہ مین ہے مسئلہ محیط مین لکھا ہی کہ اعتکاف
دو قسم ہے پہلے قسم نفل اور نفل کے یہ معنی ہین کہ اعتکاف شروع کرے اور اپنے اوپر واجب
نکرے اور دوسرا واجب اور اوسکے یہ معنی ہین کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کری خلاصہ
یہ ہے کہ واجب وہ ہی کہ اعتکاف کی نذر کری مثلاً کہی کہ مین اللہ کیواسطے اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک
مہینے یا ایک برس اور نفل وہ ہی کہ مسجد مین اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر
واجب نکری اور یہی مضمون شرح اوراد کا ہے مسئلہ اور معتکف مسجد مین سی باہر نہ نکلے مگر حاجت
انسانی کیواسطے جس طرح پیشاب یا حاجت ضروری یا جمعہ کیواسطے آفتاب ڈھلے نکلے اور جسکا مکان
جامع مسجد سی دور ہووے تو وہ ایسے وقت جاوے کہ جمعہ پاوے اور سنتین پڑھے جمعے کے پہلے چھ رکعت

دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعے کے بعد چھہ
رکعت سنت پڑھے خواہ چار ہی رکعت مسئلہ اور اس قدر سی زیادہ دیری کرنا معتکف کا جامع مسجد
مین اعتکاف کو فاسد نہین کرتا ہی یہ شرح وقایہ مین ہے اور یہی ہدایہ مین ہے کہ اگر معتکف جامع مسجد
مین جمعہ اور اوسکے قبل کے بعد کی سنت پڑھنے سے زیادہ ٹھہرا رہا تو اوسکا اعتکاف فاسد
نہوگا اسواسطے کہ جامع مسجد مین بھی اعتکاف کی جگہہ ہے مگر یہ مستحب نہین ہے اسواسطے کہ اوسنے
ایک ہی مسجد مین اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا سو دو مسجد مین بغیر ضرورت کی اعتکاف نہ ادا کرے
مسئلہ اور اگر بغیر عذر کے مسجد مین سے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو اعتکاف باطل ہووے
اور کھاوے اور پیوے اور خرید کرے مسجد مین بغیر سودا حاضر کیے ہوئے یعنی سودا لا کے نہ بیچے
اور معتکف کے سوا کوئی دوسرا یہ کام نکرے اور چپ بیٹھے اعتکاف مین اور نہ نیک بات کے
سوا کچھہ بولے یہ شرح وقایہ مین ہی مسئلہ مکروہ ہے اعتکاف مین چپ رہنا اور مستحب ہے
اللہ کا ذکر یہ کنز العباد مین سراجیہ سی لکھا ہی مسئلہ اور اعتکاف کو باطل کرتی ہے وطی اگرچہ
رات کو ہووے یا بھولے سے اور معتکف کا وطی کرنا غیر فرج مین اور بوسہ لینا اور عورت کا چھونا اور اگر
وہ منزل ہووے تو اعتکاف کو باطل کرتا ہے اور اگر منزل نہووے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا اگرچہ
یہ کام اعتکاف مین حرام ہی یہ شرح وقایہ مین ہے اور یہی مضمون ہدایہ کا ہے فائدہ وطی کہتے ہین
جماع کو مسئلہ اور عورت کیواسطے اعتکاف اپنے گھر مین کی مسجد مین ہے اور گھر مین کی مسجد سے
وہ مقام مراد ہے جو نماز کیواسطے مقرر ہی اسواسطے کہ اوسکے واسطے اوس مکان مین بڑا
پردہ ہے اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد مین تب بھی درست ہے یہ کنز العباد مین کافی سے
لکھا ہے مسئلہ عورتکو نہین لائق ہی کہ اپنے شوہر کے بغیر اذن اعتکاف کرے یہ کنز العباد مین
تحفہ سے لکھا ہی اور جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کسی روز کا واجب کیا تو اوسپر وہ روزہ کی اتنی ہی
اوسکو اعتکاف کرنا واجب ہوگیا برابر لگتا تار اگرچہ اوسنے برابر لگتا تار اعتکاف کرنیکی نیت نہین کی تھی
یہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہی مسئلہ اور جو دونکی نیت کی تو دونون راتونکی بھی اعتکاف لازم ہوگیا

پانچوین فصل صدقۂ فطر کے بیان مین

صدقہ فطر کا گیہون یا اوسکے آٹے یا اوسکے ستو سے یا سوکھے انگور سے آدھے صاع اور خرما یا او کے آٹے سے ایک صاع اور وہ صاع جسمین آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے یہ شرح وقایہ مین ہی **فائدہ** اور اوس صاع سے مراد صاع عراقی ہے اور صاع عراقی چار من کا ہے اور من چالیس استار کا اور استار ساڑھے چار مثقال کا ہے استار کے معنی سیر تو اس حساب مین من ایکسو اسّی مثقال کا ٹھہرا یہ شرح وقایہ مین ہے **فائدہ** اور مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط پانچ جو کا یہ شرح وقایہ کی باب زکوۃ الاموال مین ہی **فائدہ** صاع آٹھ رطل کا ہے اور ہر رطل بیس سیر کا اور ہر سیر ساڑھے چھ درم شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایکہزار اور چالیس درم شرعی کا ٹھہرا اور ایک درم چودہ قیراط کا ہے اور ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایکدرم ستر جو کا ہے اور گھونگچی کے حساب سے ایک درم تیئس گھونگچی ایک جو کا ہے یہ مضمون شرح اوراد کا ہے **فائدہ** ایک صاع کا بہتر ہزار اور آٹھ سو جو ہوا اور اس قدر جو کے چوبیس ہزار دو سو چھیاسٹھ رتی ہوئین دو جو اوپر اور رتی ہوتی ہے تین جو کی اور اس قدر رتی کا تین ہزار تینتیس ماشہ ہوا دو رتی اور دو جو اوپر اور ماشہ ہوتا ہے آٹھ رتی کا اور اس قدر ماشہ کا دو سو باون تولہ ہوا نو ماشے اور دو رتی اور دو جو اوپر اور تولہ ہوتا ہے بارہ ماشے کا اور اس قدر تولے کا تین سیر ہوا اڑھائی چھٹانک تین ماشے دو رتی دو جو اوپر یعنے ایک صاع کا تین سیر ہوا بارہ تولے نو ماشے دو رتی دو جو اوپر اور یہ حساب جونپوری سیر کا ہے اور جونپوری سیر چھیانوے روپیہ بنارسی کا ہے اور بنارسی روپیہ دس ماشے کا ہے اس طرح سے اپنے شہر کے سیر کا حساب جو چاہے سو تولے سے لگا لیوے اسی واسطے ہمنے تولہ بھی لکھدیا ہے کیونکہ تولے سے سیر بنا لینا آسان ہے اور تولہ سب شہر والے سمجھ جاتے ہین **مسئلہ** اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو حر ہووے یعنے آزاد ہووے کسیکا غلام نہووے اور مسلمان ہووے اور وہ شخص مالک ہووے نصاب زکوۃ کا اور وہ نصاب زیادہ ہووے اوسکے رہنے کے گھر سے اور اوسکے لباس سے اور اوسکے گھر کے اسباب سے اور اوسکی سواری کے گھوڑے سے اور اوسکے ہتھیار سے اور اوسکے غلام سے جو خدمت کے واسطے ہین اگرچہ اوس شخص کو مال ملے ہوئے ایک

برس نہ گذرا ہووے بخلاف اوس نصاب کے جسمین زکوۃ دینا واجب ہوتا ہے کیونکہ اوس نصاب
مین شرط ہے کہ مال ملنے کے روز سے ایک برس گذرے تب زکوۃ دے اور صدقہ فطر دینے کیواسطے
شرط نہین ہے اور ایسے شخص پر جسپر صدقہ فطر کا واجب ہے صدقہ زکوۃ کا لینا حرام ہے یہ مضمون
ہدایہ اور شرح وقایہ کا ہے **فائدہ** اور نصاب زکوۃ کہتے ہین سونے کے حساب سے بیس مثقال
سونے کو اور ایک مثقال سوا چار ماشے کا اور چاندی کے حساب سے دو سو درم کو تو پھر جو شخص اسی قدر
مال کا مالک ہووے تو اوسپر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا دینا واجب ہوتا ہے **مسئلہ** اور جس شخص پر صدقہ
فطر کا واجب ہے وہ ادا کرے اپنی جان کیواسطے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے اگر وہ لڑکا
مالک نصاب کا نہووے اور اپنے غلام لونڈی کی طرف سے جو خدمت کیواسطے مین اگرچہ مدبر ہووے
یا ام ولد ہووے یا کافر ہووے اور اپنی جورو کی طرف سے اور بڑے لڑکے کی طرف سے صدقہ فطر کا نہ دیوے اور اپنے
چھوٹے لڑکے کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہے نہ دیوے بلکہ اوسکے مال مین سے دیوے اور مکاتب کی طرف سے اور اوس غلام
کی طرف سے جو سوداگری کیواسطے ہے نہ دیوے اور اوس غلام کی طرف سے جو بھاگنے والا ہے نہ دیوے
مگر جب وہ بھاگنے کے بعد پھر آیا ہووے تو اوسکی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام
دو شریک کے بیچ مین ہووین تو اون غلامون کی طرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہووے
اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا
عید الفطر کے صبح ہونے کے پہلے اوسکے واسطے واجب ہوتا ہے اور صدقہ فطر کا واجب نہین ہوتا ہے
اوسکے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مر گیا یعنے صبح ہونے کے پہلے چاند رات کو مر گیا یا مسلمان ہوا یا
پیدا ہوا عید الفطر کی صبح ہونے کے بعد تو ان دونون پر صدقہ واجب نہین ہوتا ہے اور اگر صدقہ
فطر کا پہلے سے دیوے تو درست ہے اور مستحب ہے صدقہ فطر کا صبح ہونے کے بعد جلدی دینا اور اگر
تاخیر کرے صدقہ دینے مین تو اوسکے گذرنے سے صدقہ ساقط نہووے بغیر دیئے ہوئے **مسئلہ**
اگر کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودھ پلانیوالی روزہ رمضان کا افطار کرے
تو ان سے ... کے گذرنے سے صدقہ فطر کا ساقط نہووے عمدۃ الاسلام مین ہے **مسئلہ** عمدۃ الاسلام مین

سراجی سے لکھا ہی کہ صدقہ فطر کے دینے مین تین چیز کا فائدہ ہے ایک تو قبول ہونا روزے کا اور دوسرے نجات پانا موت کے وقت جانکندن کی ایذا سے اور تیسرے بے دہشت ہونا قبر کے عذاب سے

چھٹی فصل قربانی کے بیان مین

مسئلہ ایک بکری قربانی کرنا ایک آدمی سے درست ہی اور ایک گای یا ایک اونٹ قربانی ایک آدمی سے بھی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک ہوکر ایک گاے یا ایک اونٹ قربانی کرین تب بھی درست ہی مگر جبکہ ساتون آدمی برابر ساتوان حصہ قیمت کا دیوین اور اگر ساتون شریک مین سے ایک بھی ساتوین حصے سے کم قیمت دیویگا تو کیسیکی قربانی نہ درست ہوگی یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور قربانی اونٹ اور گاے یا بھینس اور بکری سے درست ہی یہ قدوری مین ہے **فائدہ** دنبہ اور بھیڑی بکری کے جنس مین داخل ہی اور بھینس گاے کی جنس مین داخل ہے **مسئلہ** اور قربانی کا گوشت شریک لوگ تول کر تقسیم کرین اٹکل نہین مگر جب گوشت کے ساتھ پایہ اور چمڑا بھی ملاکر تقسیم کرین تو درست ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کے حصے مین کچھ گوشت اور کچھ چمڑیکا ٹکڑا ہووی اور خواہ ایک حصے مین گوشت اور پایچہ ہووی اور دوسرے حصے مین گوشت اور چمڑا ہووے یہ شرح وقایہ مین ہی **مسئلہ** اور اگر ایک شخص نے قربانی کیواسطے ایک گاے خریدی اور خریدنے کے بعد چھ آدمی اور بھی شریک ہوگئے تو درست ہی اور یہ شریک ہونا خریدنیکے پہلے مستحب ہے کیونکہ خریدنے کے بعد شریک ہونا مکروہ ہے یہ شرح وقایہ مین ہے **مسئلہ** اور قربانی واجب نہین ہے مگر اوسی پر جسپر صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ فطر کے واجب ہونیکا بیان اوپر گذریگا اور قربانی جو واجب ہی سو پیغمبر کی قربانی سے کہ آپنے فرمایا مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا اسکے یہ معنی ہین کہ جو شخص کہ مقدور والا ہووے اور قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد مین نہ آوے اور قربانی اپنی جان ہی کے بدلے کرے اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے نہین بلکہ لڑکے کی طرف سے لڑکے کے مال سے اوسکا باپ یا اوسکا وصی قربانی کرے اور لڑکا آپ ہی گوشت کھاوے اور جو اوسکے کھانے سے باقی رہی تو اوس

کو ہتت کو اوس چیز سے بدلے کہ کام اوس چیز کے فائدہ پائے مثلا لباس یا موزہ یہ شرح وقایہ
مین ہے قولہ اور وصی کے یعنی کہ مثلا ایک لڑکے کے باپ مان مر گئے اور کسی شخص کو وہ
لڑکا سونپ گئے تو جسکو لڑکا سونپا ہے وہی شخص وصی ہے مسئلہ اور قربانی کا اول وقت عید اضحی کی
نماز کے بعد ہے اگر شہر مین قربانی کرے اور اگر شہر کے سوا دوسرے مکان مین قربانی کرے تو فجر کی روز کی
صبح ہو چکنے کے بعد اور نحر کا روز ذی الحجہ کی دسوین تاریخ کو کہتے ہین اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ
کی بارھوین تاریخ تک ہے آفتاب کے ڈوبنے سے ذرا سا پہلے تک اور جو شخص کہ قربانی کے اول ایام مین
صاحب مال نہ تھا اور آخر ایام مین غنی ہو گیا تو اوسپر قربانی نہ واجب ہوویگی اور اگر پیدا ہوا تھا
متکلم سے قربانی کے آخر روز مین تو اوسپر قربانی واجب ہوویگی اور اگر قربانی کی آخر روز مین مر گیا
تو اوسپر قربانی نہ واجب ہوویگی شرح وقایہ کا مضمون ہے مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ مکروہ ہے ذبح
کرنا رات کے وقت اور یہی مضمون کنز العباد مین ہدایہ سے لکھا ہے کہ رات کو ذبح کرنا درست ہے مگر مکروہ ہے
اسواسطے کہ شبہ ہے کہ اندھیری رات مین ذبح کرنے مین غلطی ہووے مسئلہ اور اگر قربانی ترک کی اور
اوسکا ایام گذر گیا تو جس شخص نے نذر کی ہووے کہ مین قربانی کرونگا یا فقیر ہووے اور قربانی کیواسطے
جانور خرید کیا ہووے تو اس صورت مین چاہئے یہ دونون زندہ جانور صدقہ کرین اور اگر صاحب مال
ہووے تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا ہو یا نہین اسواسطے کہ اوسکے اوپر قربانی واجب
ہے خرید کرے خواہ نہین شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور درست ہے چھ مہینے کا دنبہ قربانی کرنا اور
چھ مہینے سے کم کا درست نہین اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہین اور گائے دو برس یا زیادہ
کی اور دو برس سے کم کی درست نہین اور بکری ایک برس یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی درست
نہین اور اگر قربانی کا جانور منڈا ہووے یعنی بے سینگ کا یا بدھیا ہووے یا دیوانہ ہووے تو قربانی
کرنا درست ہے اور اگر اندھا ہووے یا کانا ہووے یا بہت لاغر ہووے یعنی اس قدر لاغر ہووے کہ اوسکی
ہڈیون مین مغز نہووے یا لنگڑا ہووے اس قدر کہ قربانی کرنیکی جگہ تک نہ جا سکے تو ان سب جانورونکو
قربانی کرنا درست نہین اور لاغر کے معنی دُبلا یہ شرح وقایہ مین ہے مسئلہ اور جس جانور کا ایک

ہاتھ یا ایک پانون کٹا ہووے یا اوسکا کان تیسرے حصے سے زیادہ کٹا ہووے یا اوسکی دم تیسرے
حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اوسکی آنکھ تیسرے حصے سے زیادہ کٹی ہووے یا اوسکا چوتڑ تیسرے
حصے سے زیادہ کٹا ہووے تو ان سب جانورونکو قربانی کرنا درست نہین یہ شرح وقایہ مین ہے
مسئلہ اور قربانی کرنیوالا قربانی کے گوشت مین سے آپ کھاوے اور غنی و فقیر کو کھلاوے
اور جمع کر رکھے یہ قدوری اور ہدایہ کا مضمون ہے اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہے **فائدہ**
تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے تو اوسکو لینا درست
ہے **مسئلہ** اور مستحب ہے تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور عیال دار کو صدقہ نکرنا ہووے
تو لڑکے بالے کو واسطے فراغت سے کھاوین اور ذبح کرنا اپنے ہاتھ سے اگر بخوبی ذبح کر سکے اور اگر بخوبی ذبح
نکر سکے تو دوسرے کو حکم کرے یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے **مسئلہ** اور قبلے کی طرف اوسکا منہ
کر لٹاوے اور ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ
نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور فلان بن فلان کی جگہ قربانی کرنیوالے
اور اوسکے باپ کا نام لیا جاوے مثلاً اس طرح پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اور ذبح کر کے چھوڑ دیوے جب ٹھنڈا ہووے تب اوسکی کھال کھینچے اور گوشت بناوے

ساتوین فصل عقیقے کے بیان مین

مسئلہ شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ عقیقے کا یہ حق ہے کہ بیٹا پیدا ہووے تو دو
بکری اور بیٹی پیدا ہووے تو ایک بکری ذبح کرے اور نبی صلعم نے اپنی طرف سے عقیقہ کیا ہے نبی ہونیکے
بعد اور عقیقے کے ذبح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَ
لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لَهٗ
مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور فلان کی جگہ اوس لڑکے کا نام لیوے اور عقیقے کی ہڈی
نہ توڑے یعنی اوسکو پکا دیوے یا پورا اعضو اور دائی کو ایک ران دیوے اور اوسکو تصدق کرے

پیدا ہونیکے ساتوین روز یا چودھوین روز یا اکیسوین روز کرے اور لڑکے کا سر منڈوا
ل کے وزن برابر چاندی تصدق کرے مسائل اور جو شرط اور احکام کہ قربانی کے جانور
ہی عقیقے مین ہے اور لڑکے کے داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہی جاوے
خرما یا دوسری میٹھی چیز منہ سے چبا کر اوسکے تالو مین لگا دے شرح مشکوٰۃ مین ہی مسئلہ
مین لکھا ہی کہ بیٹا پیدا ہووے تو دو بکری اور لڑکی ہووے تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا
ایک ہی بکری کرے تو کچھ دہشت نہین ہے مسئلہ مستحب ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے
لا اِلٰہَ اِلّا اللہ اوسکو سکھلاوے اسواسطے کہ اوسکی پہلی بات کلمہ ہووے واللہ اعلم بالصواب
گنہگار نے اس کتاب کو تصنیف کرنیکے کئی برس بعد حج کے سفر سے پھرتے ہوے
ہجری مین چھپوایا تھا سو اب بعضے مقام پر مضمون صاف ہونیکے لیے کچھ لفظین
مین اور دو چار مسئلے ضروری جو چھوٹ گئے تھے سو اونکی مقام پر داخل کیا اب جسکے
کتاب ہووے وہ اوسکے موافق اپنی کتاب کو درست کرے یا رب العالمین جو اس
مین سہو اور خطا ہوئی ہو اوسکو بخش دے اور اس کتاب کے پڑھنے والونکو اپنا مقبول کر
کے گناہونکو بخش دے اور اونکے ذہن کو کھولدے اور اونکو کچھ مسئلہ دان کر اور اونکا دونون
مین بھلا کر اور اوپر اور سب مومن مردون اور عورتون پر رحمت کر آمین رب العالمین تمام شد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مفتاح الجنۃ مشحون بمسائل فقہیہ اردو از تصنیفات فاضل لوذعی
مولوی کرامت علی جونپوری مطبع جناب منشی نول کشور صاحب
واقع کانپور مین ماہ اگست سنہ ۱۸۹۰ عیسوی باہتمام
منصرم باکمال منشی بشیشر دیال
[illegible] ہوئی

مثنوی زائر دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شبیر [illegible]
دوازدہ مجلس مسمے بریاض الانہار فی احوال
سید الابرار مؤلفہ مولوی وحید الدین محمد رضوی
اسرار کربلا حالات معرکہ کربلا ی علی مؤلفہ
منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی
مہر نبوت نعت پیغمبر میں تصنیف نواب
محمد مردان علی خان نظام
رموز القرآن اوقات قرآن کا بیان مؤلفہ
مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہانپوری
نار محشر علامات قیامت کا حال
صبح کا ستارہ حالات بہشت و دوزخ و دنیا
مؤلفہ مولوی عباس علی
قیامت نامہ بہشت نامہ مؤلفہ مولوی
فیاض الحق
آثار قیامت
اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت مترجمہ
مولوی محمد [illegible] الدین
مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم کامل
[illegible]
ہدایۃ الکونین الی شہادۃ الحسنین
مؤلفہ [illegible] مولوی محمد معین الدین شہیدی
[illegible]

مولوی محمد عباس
عین البکا معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ شغل
مشہور بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطاء اللہ
مجموعہ قوت روح نام شامل چند مسائل ذیل
۱ - دعای مغنی - ۲ - قصیدہ بردہ - ۳
قصیدہ بانت سعاد - ۴ - قصیدہ غوثیہ
۵ - دعائے سریانی - ۶ - قصیدہ اویس قرنی
انوار محمدی بیان اختلاف فرق اسلامیہ تصنیف
محمد امیر اکبرآبادی
شرح چہل حدیث تصنیف میر علی
مجموعہ وفات نامہ - قصیدہ نعتیہ
قصہ حضرت بلال - قصہ حضرت دائی حلیمہ - نور نامہ
معروف بہ حلیہ شریف
مولود شریف منظوم از مرزا علی بہار
مولود شریف شہید [illegible] مولوی غلام امام شہید
ایضاً - [illegible]
میلاد مصطفوی بروایات امامیہ تصنیف
مولوی وزیر حسن
[illegible] میلاد [illegible] فضائل ولادت حضرت
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
[illegible]